نابکار مجرم

امجد رئیس

دہشت گردی اور قتل کی واردات کا ابہام دو مختلف اداروں کا تصادم......

ہر قدم سوچ سمجھ کر اٹھانے میں ہی عافیت و آشتی چھپی ہوتی ہے... لیکن عجلت پسند اور سہل پرست اکثر اس عافیت کو درخورِ اعتنا نہیں سمجھتے... بنا سوچے سمجھے وہ کر گزرتے ہیں جس کا انجام صرف ناکامی کی صورت میں نکلتا ہے... منفی طرزِ عمل اختیار کرنے والے یہ بھول جاتے ہیں کہ ان کے راستے میں کوئی بھول بھی آسکتی ہے... جو بھٹکا سکتی ہے... اپنی طرف سے انہوں نے بہترین منصوبہ سازی کی تھی... واردات کا ہر پہلو مکمل اور کامیاب تر تھا... نہ جانے کہاں بھول ہوئی... جو پکڑ کی زد سے بچ نہ سکی... تجسس اور تھرل سے بھرپور ناول کی شاندار تلخیص...

جرم کے تعاقب میں جان لڑا دینے والے سراغرسانوں کی ناقابل فراموش کارکردگی......

کال آدھی رات کے بعد آئی تھی۔ ہیری بوش، تاریک لیونگ روم میں بیدار تھا۔ کال، اس کے سپروائزر کی جانب سے تھی۔ ہومی سائیڈ اسپیشل میں یہ ہیری بوش کی نئی جاب تھی اور شاید اس روز اس کی ضرورت آن پڑی تھی۔

''ہیری، تم جاگ رہے ہو؟''

''جی ہاں۔''

''کون پیانو بجا رہا ہے؟''

''نیویارک میں ''جاز اسٹینڈرڈ'' لائیو پروگرام ہے......فرینک مورگن پرفارم کر رہا ہے۔''

''فرینک اِز گڈ......لیکن مجبوری ہے۔ فرینک سے تمہیں دور کرنا بُرا لگ رہا ہے۔''

بوش نے ریموٹ کی مدد سے موسیقی تمام کر دی۔ ''کیا مسئلہ ہے لیوٹیننٹ؟''

''تم اور اگنا سیو پہنچو، ہالی ووڈ کو ضرورت ہے۔ مرڈر کیس ہے۔''

''کہاں؟''

''مُل ہالینڈ، ڈیم دیکھا ہے؟''

''ہاں، ایک مرتبہ گزرا ہوں وہاں سے۔'' ہیری نے جواب دیا اور چھوٹی سی

نوٹ بک پر تاریخ اور لوکیشن لکھی۔ ’’کچھ اور؟‘‘

’’کچھ زیادہ نہیں...... کوئی اس آدمی کو وہاں لایا اور کھوپڑا اڑادیا...... دو گولیاں سر میں۔‘‘

ہیری نے اگلا سوال کرنے سے پہلے لکھ لیا۔ ’’مقتول کون ہے؟‘‘

’’ڈویژن کوشش کررہا ہے۔ ممکن ہے جب تم پہنچو...... اس وقت تک شناخت ہوجائے۔‘‘ لیو نے جواب دیتے ہوئے لوکیشن کے بارے میں مزید تفصیل بتائی اور کہا۔ ’’ہیری کال کرنی پڑے تو میری نیند کی پروا مت کرنا۔‘‘

’’او کے، میں اپنے پارٹنر کو فون کر کے نکلتا ہوں۔‘‘

اس نے فون بند کر دیا وار اپنے پارٹنر اگنا سیو فیر اس کا نمبر ملایا۔ ہیری کا نیا پارٹنر اگنا سیو، ہیری سے بیس برس جونیئر تھا۔ ثقافتی پس منظر بھی جدا تھا، ہیری جانتا تھا کہ پارٹنر کے ساتھ ہم آہنگی میں وقت لگے گا۔

اگنا سیو فون کی وجہ سے بیدار ہوا اور جلد ہی الرٹ ہو گیا۔ وہ پُرجوش معلوم ہورہا تھا۔ یہ مثبت علامت تھی۔ مشکل یہ تھی کہ اسے ڈائمنڈ بار سے آنا تھا۔ یہ سفر ایک گھنٹے کا تھا۔ ہیری کو معلوم تھا کہ وہ پہلے سے جائے واردات پر پہنچ جائے گا...... اس نے ضروری معلومات فراہم کر کے فون بند کر دیا۔

ہاتھ کوٹ کی آستینوں میں ڈالتے وقت اس نے آئینے پر نظر ڈالی۔ چھپن برس کی عمر میں وہ فٹ نظر آرہا تھا جبکہ اس کے ساتھ کے دوسرے سراغ رساں درمیان سے گول ہوچکے تھے۔ اس نے تیاری میں زیادہ وقت نہیں لیا۔ آخری شے گن تھی۔ ہولسٹر دائیں کولھے پر تھا۔ ہیری نے بائیں ہاتھ سے کمبر الٹرا کیری نکالا۔ تیزی سے چیک کیا اور انگلیوں پر نچا کر بائیں ہاتھ سے ہی ہولسٹر میں فٹ کر دیا...... ہیری بوش تیار تھا۔ اس نے دروازہ کھولا اور باہر نکل گیا۔

لیوٹیننٹ کو کیس کے بارے میں خاص علم نہیں تھا۔ البتہ وہ اتنا ضرور جانتا تھا کہ ہیری کا گھر کرائم سین سے قریب ہے۔ ہیری نے ’’کوہینگا‘‘ اور بارہم کے بعد فری وے ایک سو ایک پکڑا اور سیدھا ہالی ووڈ ڈرائیو کے پڑوس میں جا پہنچا۔ وہاں ذخیرۂ آب کی پہاڑیوں پر قیمتی بنگلے موجود تھے۔ تاہو ڈرائیو پر وہ پہاڑیوں میں مزید اندر گیا اور مُل ہالینڈ کی مشرقی حد پر نکل آیا۔ یہاں دو نشان بنے تھے۔ ’’نو پارکنگ‘‘ دوسرا ’’اوورلُک کلوزڈ، ایٹ ڈارک۔‘‘ تاہم دن ہو یا رات، ان نشانات کو نظرانداز کرنا روز کا معمول تھا۔ وہ جائے واردات پر پہنچ چکا تھا۔ وہاں پہلے ہی کئی گاڑیاں موجود تھیں۔ فارنسک وین، تفتیشی اہلکار، پولیس کارز (نشان زدہ اور غیرنشان زدہ دونوں) زرد ٹیپ نے کرائم سین کو گھیرا ہوا تھا۔ ہیری نے گاڑی روکی اور اتر گیا۔ زرد ٹیپ کے حلقے میں ایک پورشے کیریرا کھڑی تھی۔ پورشے کا سامنے والا ہڈ کھلا ہوا تھا۔ گاڑی کے گرد ٹیپ کا ایک اور حلقہ تھا۔ ہیری نے اندازہ لگایا کہ پورشے مقتول کی ملکیت ہوگی۔

ایک پٹرول آفیسر نے اس کا نام اور بیج نمبر دیکھا جس کے بعد ہیری جھک کر زرد ٹیپ کے حلقے میں چلا گیا۔ وہ کرائم سین کی طرف بڑھ رہا تھا جہاں پورٹیبل روشنیوں کے درمیان مقتول کی باڈی دکھائی دے رہی تھی اور متعلقہ اہلکار اپنا کام کررہے تھے۔ ایک ٹیکنیشن وڈیو کیمرے کے ساتھ موجود تھا۔

’’ہیری، یہاں......‘‘ ایک آواز آئی۔ ہیری نے گردن گھمائی۔ ڈیٹیکٹیو جیری ایڈگر غیرنشان زدہ کروزر کے پاس کھڑا تھا۔ ہیری نے رخ اس کی جانب کرلیا۔ کسی وقت ہالی ووڈ ڈویژن میں وہ ہیری کا پارٹنر ہوا کرتا تھا۔ اس وقت ہیری ہومی سائڈ ٹیم کا لیڈر تھا۔ تصویر پلٹ گئی تھی...... اب ایڈگر لیڈر تھا۔

’’میں انتظار کررہا تھا...... لیکن تم؟‘‘

’’ہاں میں۔‘‘

’’تم کیس پر تنہا کام کروگے؟‘‘

’’نہیں، میرا پارٹنر پہنچ رہا ہے۔‘‘ ہیری نے جواباً کہا۔

’’اوہ، نیا پارٹنر...... گزشتہ برس، ایکو پارک کیس کے بعد......‘‘

’’ہاں...... یہاں کیا صورتِ حال ہے؟‘‘ ہیری نے قطع کلامی کی۔ وہ ایکو پارک کے حوالے سے ایڈگر یا کسی اور سے بات نہیں کرنا چاہتا تھا۔ اس کی خواہش تھی کہ توجہ موجودہ کیس پر مرکوز رہے۔ ہومی سائڈ اسپیشل میں ٹرانسفر کے بعد یہ اس کا پہلا کیس تھا اور وہ بخوبی آگاہ تھا کہ بہت سی نگاہیں اس کی کارکردگی پر ہیں۔ مزید یہ کہ ان میں کچھ اس کی ناکامی کے آرزومند بھی ہیں۔

وہ کروزر کے ٹرنک کی طرف متوجہ ہوگیا جس پر مقتول کی اشیا بیگس میں رکھی تھیں۔ ہر آئٹم الگ منی بیگ میں تھا۔ والٹ، کی رِنگ (نام کے ٹیگ کے ساتھ)، کرنسی کی گڈی اور ایک بلیک بیری سیل فون...... فون ابھی تک آن

تھا۔ سبز بتی فلیش کر رہی تھی لیکن مالک کال کرنے یا وصولیابی کے لیے اس دنیا سے گزر چکا تھا۔

ہیری نے منی بیگ اٹھایا جس میں شناختی ٹیگ محفوظ تھا...... ٹیگ کو روشنی کی طرف کر کے جائزہ لیا۔ اس پر ایک آدمی کی چھوٹی سی تصویر تھی۔ سیاہ آنکھیں، سیاہ بال...... وہ کیمرے کی جانب دیکھ کر مسکرا رہا تھا۔ وہ سینٹ اگا تھا کلینک فار وومین کا کارڈ تھا۔ نام کی جگہ ڈاکٹر اسٹینلے کینٹ لکھا تھا۔ ہیری نے نوٹ کیا کہ کارڈ بطور ''کی'' کے طور پر بھی استعمال کیا جاسکتا تھا...... ''سوائپ کی''۔ اس قسم کی ''سوائپ کی'' مخصوص دروازے کھولنے کے لیے استعمال کی جاتی ہیں۔

''لاش کب دریافت ہوئی تھی؟'' ہیری نے سوال کیا۔

''دس گھنٹے گزر گئے ہیں۔'' جواب ملا۔ ''مجھے بتایا گیا کہ وہاں میڈونا کا مکان ہے، یا تھا۔'' ایڈگر نے سو گز کے فاصلے پر بلند مینشن کی طرف اشارہ کیا۔ ''پٹرول کار گیارہ بجے کے قریب گھوم کر آئی، اس وقت گیارہ بج رہے تھے، جب پورشے پر نظر پڑی۔ اس قسم کی پورشے کا انجن عقب میں ہوتا ہے...... سامنے کی طرف ہڈ کھلا ہوا تھا۔ پٹرول کار کے آفیسر باہر آئے۔ پورشے سے کچھ فاصلے پر انہوں نے باڈی دریافت کی۔ لاش کا چہرہ زمین کی طرف تھا...... پیچھے سے سر میں دو گولیاں ماری گئی تھیں۔ سیدھا سادہ مرڈر ہے۔''

''یہ اسٹینلے کینٹ ہے؟'' ہیری نے ٹیگ چٹکی میں پکڑا۔

''ٹیگ اور والٹ کے مطابق یہی ظاہر ہوتا ہے۔ عمر بیالیس سال۔ رہائش، ایرو ڈرائیو کے کونے پر۔''

ہیری سر ہلاتے ہوئے تفصیلات نوٹ کر رہا تھا۔

''ہم نے لائسنس پلیٹ نمبر کی معلومات کمپیوٹر سے لی ہیں۔ گاڑی K اینڈ K میڈیکل کے نام پر رجسٹرڈ ہے۔''

''کبیدہ خاطر ہونے کی ضرورت نہیں ہے، اگر تم یہ کیس میری جگہ لے لو۔'' ایڈگر نے کہا۔ ''ویسے بھی میری تین پارٹنرز کی ٹیم مکمل نہیں ہے...... ایک کورٹ میں الجھا ہوا ہے، دوسرا کوئین آف اینجلز کیس میں اٹکا ہوا ہے۔''

ہیری بوش کے علم میں تھا کہ ہالی ووڈ میں ہومی سائڈ اسکواڈ، روایتی دو پارٹنرز کی جگہ لے چکا ہے۔ اس نے باڈی کے اطراف افراد کی طرف اشارہ کیا۔

''ہاں، یہ سادہ شوٹنگ کیس ہے...... مختلف معاملہ ہے۔ تم یہ کیس لو گے تو مجھے خوشی ہوگی۔''

''گڈ۔'' ہیری نے کہا۔ ''کسی نے کار کو دیکھا ہے؟''

''نہیں، تمہارا انتظار ہو رہا تھا۔''

''کوئی مقتول کے گھر پہنچا ہے؟'' ہیری نے سوال کیا۔

''ابھی تک نہیں۔ پہلے ہم کرائم سین سے فارغ ہونا چاہتے تھے۔''

ہیری کو اندازہ تھا کہ ایڈگر، ہیری کو وہاں دیکھ کر چونکا تھا۔ وہ آر ایچ ڈی کے آدمی کا انتظار کر رہا تھا۔ یہ بات عیاں تھی کہ وہ کیس ''روبری ہومی سائڈ ڈپارٹمنٹ'' کے سپرد کرنا چاہتا تھا اسی لیے اب تک وہاں کوئی خاص پیش رفت نہیں ہوئی تھی۔ جہاں یہ بات پریشان کن تھی وہیں باعثِ طمانیت بھی تھی کہ ہیری اور اس کے نئے پارٹنر کے لیے کیس پر کام کرنے کے لیے تمام چیزیں تقریباً فریش تھیں۔ کیسز کے معاملے میں ڈپارٹمنٹ بدمعاملگی کی پرانی تاریخ کا حامل تھا۔ لاس اینجلس پولیس ڈپارٹمنٹ (LAPD) کے جغرافیائی اعتبار سے سترہ ڈویژن تھے۔ ہر ایک کا اپنا اسٹیشن، ڈیٹکٹیو بیورو اور ہومی سائڈ اسکواڈ تھا۔ طولانی کیسز میں ڈویژنل اسکواڈز پہلی ترجیح تھی۔ سیاسی، سلیبریٹی یا میڈیا سے متعلق کیس کی گیند ہومی سائڈ اسپیشل کے کورٹ میں آتی تھی، اس کا تعلق RHD سے نہیں تھا۔ ایسے کیس عموماً دشوار اور صبر آزما ثابت ہوتے تھے۔

اس نے لاش کے قریب افراد کی گنتی کی۔ کُل پانچ اہلکار تھے۔

''ہاں، تو کرائم سین پر سب سے پہلے تم نے قدموں کے نشان تلاش کیے ہوں گے۔'' وہ آواز کو ہموار نہ رکھ سکا۔

''ہیری۔'' ایڈگر کی آواز بھی کھنچ گئی۔ ''کرسمس قریب ہے، یہاں سیکڑوں لوگوں کا آنا جانا ہوتا رہتا ہے...... قدموں کو تلاش کرنا بے معنی تھا۔ مزید یہ کہ یہ پروفیشنل شوٹ ہے۔ گن، کار اور شوز...... قاتل صفائی سے کام کر کے بہت پہلے صاف نکل گئے۔''

ہیری بوش نے سر ہلایا۔ وہ بحث میں نہیں پڑنا چاہتا تھا۔

''ٹھیک ہے، میں دیکھتا ہوں۔'' ہیری نے کہا۔

کچھ دیر بعد ایڈگر رخصت ہو گیا۔ ہیری نے پورشے کا رخ کیا۔ اس کے خیال میں ایڈگر نے آر ایچ ڈی سے کسی کو نہیں بلایا ہوگا بلکہ یہ حرکت آر ایچ ڈی میں سے کسی نے کی تھی...... اس نے دستانے چڑھائے اور ڈرائیونگ سائڈ کا

دروازہ کھولا۔ اس نے اندر نظر دوڑائی۔ پسنجر سیٹ پر ایک بریف کیس پڑا تھا۔ بریف کیس لاک نہیں تھا۔ ہیری نے اسے کھول کر دیکھا۔ چند فائلیں، ایک کیلکولیٹر، چند پیڈ، پین اور کاغذات۔ ہیری نے اسے بند کر کے وہیں رہنے دیا۔

بعدازاں ہیری نے گلو باکس کھولا۔ پہلے جو فیگ اور کلپ اس نے دیکھا تھا ویسے ہی چند اور کلپ وہاں رکھے تھے۔ ہیری نے باری باری ان کا جائزہ لیا۔ ہر ایک بیج مختلف مقامی اسپتالوں نے جاری کیا تھا۔ سب پر وہی تصویر تھی اور نام...... اسٹینلے کینٹ۔ ہیری نے بیجز کے پیچھے دیکھا...... بیشتر پر ہاتھ سے کچھ لکھا ہوا تھا۔ وہ کافی دیر تک ان الفاظ کو دیکھتا رہا۔ زیادہ تر کا اختتام ایل اور آر پر ہوا تھا۔ ہیری کے اندازے کے مطابق یہ لاک کمبی نیشن تھے۔

اس نے پھر گلو باکس میں ہاتھ ڈالا...... مزید کی کارڈ اور بیج نکل آئے۔ اسے قدرے حیرت کا سامنا تھا۔ یوں معلوم ہوتا تھا کہ مقتول کے قبضے میں لاس اینجلس کے ہر اسپتال کے ’کی کارڈ‘ اور سیکیورٹی کمبی نیشن موجود تھے۔ پہلا خیال اسے یہ آیا کہ اسٹینلے کینٹ اسپتالوں میں کسی ہیرا پھیری میں ملوث تھا۔ اس نے ہر چیز واپس گلو باکس میں رکھ کر اسے بند کر دیا۔ پھر سیٹوں کے نیچے ناکام تلاشی لی اور گاڑی سے اتر کر کھلے ہوئے ٹرنک کی طرف آ گیا۔ ٹرنک زیادہ بڑا نہیں تھا اور خالی پڑا تھا۔ ہیری نے فلیش لائٹ میں غور سے دیکھا۔ ٹرنک کی تہ پر قالین تھا جس کے چار کونوں پر ایک جیسے نشان تھے۔ نشان ظاہر کر رہے تھے کہ وہاں کوئی چار ٹانگوں یا پہیوں والی چوکور وزنی شے موجود رہی تھی۔ کوئی باکس بھی ہو سکتا تھا۔ جسے دورانِ واردات نکال لیا گیا۔

”ڈیٹکٹیو؟“

ہیری نے مڑ کر پٹرول مین کو دیکھا۔ ”کیا بات ہے؟“

”وہاں ایف بی آئی کی ایجنٹ آئی ہے۔ وہ اندر آنا چاہتی ہے؟“

”وہ کہاں ہے؟“ ہیری نے سوال کیا اور اس کی رہنمائی میں چل پڑا۔ وہ زرد ٹیپ کے دوسری طرف اپنی گاڑی کے کھلے دروازے کے ساتھ کھڑی تھی۔ وہ تنہا تھی۔ چہرہ مسکراہٹ سے عاری تھا۔ اسے پہچان کر ہیری کا سینہ جل اٹھا۔

”ہیلو ہیری۔“ اس نے ہیری کو دیکھ لیا تھا۔

”ہیلو راشیل۔“ وہ بولا۔

☆☆☆

ہیری کو ٹھیک طرح یاد نہیں تھا کہ وہ کتنے عرصے بعد ایف بی آئی اسپیشل ایجنٹ راشیل والنگ کو دیکھ رہا تھا۔ ایک وقت تھا، جب کوئی دن راشیل کے خیال کے بغیر نہیں گزرتا تھا۔ اس کے گمان میں بھی نہ تھا کہ رات کے اس پہر مرڈر سین پر وہ دوبارہ آمنے سامنے ہوں گے...... اس نے جین پر آکسفورڈ شرٹ اور گہرے نیلے رنگ کا بلیزر زیب تن کیا ہوا تھا۔ اس کا حسن اب بھی متاثر کن تھا۔ لگتا تھا کہ ہیری کی طرح اسے بھی کال کر کے اٹھایا گیا تھا۔ اگرچہ ہیری بوش کال کے وقت بیدار حالت میں تھا۔ راشیل کا سپاٹ چہرہ بتا رہا تھا کہ ہیری کے ساتھ آخری تلخی اسے یاد ہے۔

دونوں آخری بار ایکو پارک پر ملے تھے۔ وہ ایف بی آئی کے کسی خفیہ ٹیکٹیکل انٹیلی جنس کی نمائندہ تھی۔ اس نے کبھی نہیں بتایا کہ یہ کیا چیز ہے، نہ ہیری نے جستجو کی کہ ایف بی آئی کا مذکورہ یونٹ کام کیا کرتا ہے؟ ایکو پارک کیس میں ملاقاتیں، کیس سے پہلے کے رومانس کا حاصل تھیں۔

اس وقت وہ مقصد سے آئی تھی اور ہیری بھی محسوس کر رہا تھا کہ وہ معلوم کرے گا کہ ایف بی آئی کا مذکورہ یونٹ کس مقصد کے لیے ہے۔

”کیا میں کرائم سین دیکھ سکتی ہوں؟“

”کیوں نہیں، آ جاؤ......“ ہیری نے زرد ٹیپ کو اوپر کیا اور مثبت جواب دیا۔ وہ اندر آ کر رک گئی۔ یہ اشارہ تھا کہ وہ ہیری کی رہنمائی کا حق تسلیم کرتی ہے۔ وہ راشیل کو لے کر آگے بڑھا۔

”میرا خیال ہے کہ میں تمہاری مدد کر سکتی ہوں۔“ اس نے کہا۔ ”اگر میں باڈی دیکھ لوں تو امکان ہے کہ رسمی شناخت بتا سکوں گی۔“ اس نے اپنے ہاتھ میں موجود فائل دکھائی۔

”اس طرف آؤ۔“ ہیری نے کہا۔ موبائل یونٹ کی فلورسینٹ روشنی میں لاش نارنجی مٹی پر پڑی تھی۔ پہاڑی کا کنارہ محض پانچ فٹ دور تھا۔ نیچے ذخیرۂ آب، جس کے پرے شہر کی روشنیاں تاریکی میں لاکھوں جگنوؤں کے مانند جھلملا رہی تھیں۔

میڈیکل ایگزامنر نے لاش کو سیدھا کر دیا تھا۔ چہرہ زخمی ہو گیا تھا۔ لیکن بیجز پر جو فوٹو ہیری نے دیکھے تھے، وہ پہچان سکتا تھا کہ لاش اسٹینلے کینٹ ہی کی تھی۔ کھلی ہوئی شرٹ میں سے اس کا بالوں سے بے نیاز سینہ نظر آ رہا تھا۔ ایگزامنر نے آلۂ جراحی کے ذریعے ایک جگہ کٹ لگایا ہوا تھا۔ مقصد

جگر تک پہنچتا تھا۔ جگر کی حدت سے تعین کیا جا سکتا تھا کہ قتل کس وقت ہوا۔

”ایوننگ ہیری۔“ ایگزامنر جو فیلٹن نے کہا۔

”نہیں بلکہ صبح بخیر زیادہ درست ہے...... میرے خیال میں تمہارا نیا پارٹنر آگنا سیو ہے؟“ جو فیلٹن نے راشیل کی طرف دیکھا۔

”ہاں، میں اسی کے ساتھ ہوں۔ یہ اسپیشل ایجنٹ راشیل والنگ ہے...... ایف بی آئی......“ ہیری نے کہا۔

جو فیلٹن نے مشکوک نظروں سے ہیری کو دیکھا۔

راشیل نے آگے بڑھ کر پوزیشن بنائی اور فائل سے آٹھ بائی دس کی رنگین تصویر نکالی۔ یہ چہرے کا کلوز اَپ تھا۔ اس نے احتیاط سے تصویر اور لاش کے چہرے کا موازنہ کیا۔

”اسٹینلے کینٹ۔“ وہ بڑبڑائی۔

ہیری سر ہلا کر لاش کے دوسری جانب چلا گیا۔

”ڈاکٹر جو، اب تک کہاں پہنچے ہو؟“ اس نے سوال کیا۔

”کوئی مقتول کو یہاں لایا تھا یا خود آیا تھا اور مقتول بعد میں۔ وجہ کچھ بھی ہو سکتی ہے۔ بہر حال مقتول کو گھٹنوں کے بل بٹھایا گیا۔“ جو نے مقتول کی پتلون کے گھٹنوں کی طرف اشارہ کیا۔ ”پھر کسی نے اس کے سر میں پیچھے سے دو گولیاں ماریں...... وہ نیچے گرا اور چہرہ زخمی ہو گیا۔ تاہم وہ گرنے سے پہلے ہی مر چکا تھا۔ گولیاں سر میں ہی ہیں...... غالباً اعشاریہ بائیس کی ہوں گی۔“

”موت کا وقت؟“

”لیور ٹمپریچر کے مطابق، آٹھ بجے کے لگ بھگ۔“ جو نے جواب دیا۔

ہیری کے لیے یہ جواب غیر متوقع تھا۔ آٹھ بجے تاریکی چھا جاتی تھی اور لوگ گھروں میں ہوتے تھے۔ وہ جگہ ایسی تھی کہ دھماکوں کے ساتھ بازگشت کی گونج لازم تھی۔ لیکن کسی نے پولیس کو کال نہیں کی اور لاش بھی پٹرول کار نے دریافت کی...... تقریباً تین گھنٹے بعد۔

”میں جانتا ہوں، تم کیا سوچ رہے ہو۔“ جو نے کہا۔ ”دھماکوں کی آواز...... ممکنہ طور پر وضاحت کی جا سکتی ہے۔ دوستو...... اسے ذرا پلٹو......“ جو نے مدد طلب کی۔

ہیری کھڑا ہوتے ہوئے ذرا سا ہٹ گیا۔ باڈی کو واپس پلٹ دیا گیا۔ ہیری اور راشیل کی نگاہیں چار ہوئیں۔ پھر دونوں کی نظریں لاش کے سر میں گولیوں کے زخم پر رک گئیں۔ سیاہ بال خون آلود تھے۔ عقب سے سفید قمیص پر خاکی اسپرے کے چھینٹے دکھائی دے رہے تھے۔ ہیری نے طویل کیریئر میں اَن گنت کرائم سین دیکھے تھے۔ اس وقت سفید شرٹ پر جو چھینٹے وہ دیکھ رہا تھا، وہ خون کے نہیں تھے۔

”یہ خون نہیں ہے؟“

”ہاں، یہ خون نہیں ہے۔“ جو نے کہا۔ ”یہ پرانا کوکا کولا سیرپ ہے...... بوتل کے پیندے میں بچا ہوا کولا۔“

ہیری کے کچھ کہنے سے پیشتر راشیل بول پڑی۔ ”یہ سائلنسر کی شکل ہے۔ پلاسٹک کی ایک لیٹر بوتل کا منہ گن کی نالی میں پھنسا کر یا ٹیپ لگا کر فائر کرنے سے آواز دب جاتی ہے۔ کیونکہ آواز کی لہروں کو کھلی فضا میں پھیلنے کا موقع نہیں ملتا...... بوتل کا بچا ہوا مشروب بھی ٹارگٹ کی طرف جاتا ہے۔“

جو نے ہیری کی طرف دیکھ کر اثبات میں سر ہلایا۔

”ایک اور چیز قابلِ توجہ ہے۔“ جو نے مقتول کے ہاتھوں کی طرف اشارہ کیا۔ ہیری نے جھک کر دیکھا۔ ہاتھوں کی درمیانی انگلی میں سرخ رنگت کے رنگ تھے...... پلاسٹک کے رِنگ۔

”یہ کیا ہے؟“ ہیری بوش نے سوال کیا۔

”فی الحال یقین سے کچھ نہیں کہا جا سکتا۔“ جو نے جواب دیا۔

”میں بتاتی ہوں۔“ راشیل نے پیشکش کی۔ ”یہ ٹی ایل ڈی رِنگ کہلاتے ہیں...... تھرمل لومی نیسنٹ ڈوسی میٹری۔ یہ وارننگ ڈیوائس ہے، جو قبل از وقت خطرے کی نشاندہی کرتا ہے۔ یہ رِنگ ریڈی ایشن کی موجودگی کو محسوس کر کے وارن کرتا ہے کہ آپ ریڈی ایشن کی زد میں ہیں۔“

وہ ہیری سے مخاطب تھی۔ اس کے انکشاف نے کچھ دیر کے لیے وہاں سکوت طاری کر دیا۔

”ایک اور بات بتاؤں۔“ وہ بولی۔ ”اگر رِنگ اس طرح پہنا جائے کہ اس کا سفید حصہ اندر کی جانب ہو...... جیسے مقتول کی انگلیوں میں ہے...... یعنی ٹی ایل ڈی اسکرین اندر کی جانب ہے۔ اس کا صاف مطلب ہے کہ رِنگ پہننے والا ریڈیو ایکٹو مواد کو ہینڈل کرتا رہا ہے۔“

”اوکے، سب لوگ پیچھے ہٹ جائیں۔“ ہیری نے کہا۔

راشیل کے علاوہ سب نے فاصلہ اختیار کر لیا۔

”رک جاؤ، خطرے کی بات نہیں ہے۔“ راشیل نے ہاتھ اٹھایا۔ تاہم کوئی سابقہ پوزیشن پر واپس نہیں آیا۔

”اگر تابکاری کا خطرہ موجود ہوتا تو ٹی ایل ڈی رِنگ

کا اسکرین سیاہ ہو جاتا۔ یہ قبل از وقت وارننگ کی علامت ہے۔'' راشیل نے اطمینان دلایا۔ ''اس کے علاوہ یہ دیکھو۔'' اس نے اپنی جیکٹ کو ایک طرف ہٹایا۔ اس کی بیلٹ کے ساتھ پیجر نما ایک چھوٹا سا باکس منسلک تھا۔ ''یہ تابکاری کو مانیٹر کرتا ہے۔'' راشیل نے وہاں موجود افراد کی معلومات میں اضافہ کیا۔ ''خطرے کی صورت میں یہ سائرن کی طرح بجنے لگتا اور بھاگنے والوں میں، میں سب سے آگے ہوتی...... او کے، گھبرانے کی ضرورت نہیں ہے...... کول ڈاؤن۔''

ہیری، راشیل کے قریب آیا اور اس کا ہاتھ کہنی کے قریب سے پکڑا۔ ''یہاں سے ہٹو، ایک منٹ بات کرنی ہے۔''

وہ بدمزہ ہو گیا تھا۔ ماحول راشیل کی سمت شفٹ ہو رہا تھا۔ بالفاظ دیگر ایف بی آئی کی طرف۔ ہیری، کرائم سین پر اپنا کنٹرول کھونا نہیں چاہتا ہے۔

''راشیل، تم یہاں کیا کر رہی ہو...... کیا معاملہ ہے؟''

''تمہاری طرح، میں نے بھی رات میں کال وصول کی تھی۔''

''یہ جواب تسلی بخش نہیں ہے۔''

''میں یقین دلاتی ہوں کہ میں یہاں تمہاری مدد کے لیے آئی ہوں۔''

''ایسا ہے تو مجھے تفصیل بتاؤ...... یہ بھی بتاؤ کہ تمہیں بھیجا کس نے ہے؟''

راشیل نے دائیں بائیں دیکھا پھر ہیری پر نظر ڈالی اور زرد ٹیپ کی دوسری جانب اشارہ کیا۔ ''وہاں چلیں؟''

وہ زرد ٹیپ کے دائرے سے باہر آ گئے۔

''دیکھو، جو میں بتا رہی ہوں۔ یہ ایک کانفی ڈینشل میٹر ہے۔ اسٹینلے کینٹ کا نام پہلے سے لسٹ پر تھا۔ جب تم یا تمہارے لوگوں نے اس کا نام کمپیوٹر میں نیشنل کرائم انڈیکس کے لیے ڈالا تو واشنگٹن ڈی سی میں سرخ جھنڈی لہرانے لگی اور ایف بی آئی کے ٹیکٹیکل انٹیلی جنس نے مجھے کال کی۔''

''وہاٹ؟ کیا وہ دہشت گرد ہے؟''

''نہیں، میڈیکل سے تعلق رکھتا ہے۔ فزیشن...... اور ایک ایسا شہری جو قانون کا احترام کرتا ہے۔''

''پھر ایف بی آئی، رات میں یہاں کیا کر رہی ہے...... تابکاری کے رِنگ...... کیا کہانی ہے...... اور اس کا نام کون سی لسٹ پر تھا؟''

راشیل نے ہیری کے سوالات نظر انداز کر دیے۔

''ہیری، مجھے یہ بتاؤ کہ کوئی اس کے گھر گیا یا اس کی بیوی سے ملا؟''

''ابھی نہیں۔ ہمارا پلان تھا کہ پہلے کرائم سین......''

''فوراً نکلو۔'' راشیل نے کہا۔ ''سوالات راستے میں کر لینا۔''

''گاڑی میں چلاؤں گا۔'' اس نے راشیل کی فورڈ مستانگ کی طرف اشارہ کیا...... ''ایک منٹ رکو۔'' وہ ایڈگر کی کروزر کی طرف چلا گیا۔ جہاں مقتول کی اشیا پلاسٹک کے منی بیگز میں کروزر کے ٹرنک پر رکھی تھیں۔ ہیری نے وہاں مستعد سارجنٹ سے کہا۔ ''سنو، میں مقتول کے گھر جا رہا ہوں۔ میرا پارٹنر اگنا سیو پہنچنے والا ہے...... ہم دونوں میں سے کسی کے آنے تک حالات پر نظر رکھنا۔''

سارجنٹ نے سر ہلایا۔ ہیری نے سیل فون نکال کر اگنا سیو کا نمبر ملایا۔ وہ بیس منٹ کے فاصلے پر تھا۔ ہیری نے اسے مختصر ہدایات دیں۔ فون بند کیا اور چلتے چلتے آنکھ بچا کر ٹرنک پر رکھی مختلف اشیا میں سے ''کی رِنگ'' اٹھا کر کوٹ کی جیب میں رکھ لیا۔ وہ مستانگ تک پہنچا تو راشیل پسنجر سیٹ پر تھی۔

ہیری نے ڈرائیونگ سیٹ سنبھالی۔ ''کون تھا؟ پریذیڈنٹ سے بات کر رہی تھیں؟''

''میرا پارٹنر تھا۔ میں نے اسے کہا ہے کہ وہیں گھر پر ملے۔''

ہیری نے انجن اسٹارٹ کرتے ہی سوالات شروع کر دیے۔ ''اگر وہ دہشت گرد نہیں تھا تو کس قسم کی لسٹ پر اُس کا نام تھا؟''

''بحیثیت میڈیکل فزیسٹ وہ تابکاری مواد تک براہِ راست رسائی رکھتا تھا۔'' راشیل نے کہا۔

راشیل کا جواب سن کر ہیری کے ذہن میں ان تمام اسپتالوں کے نام ابھرے جن کے ٹیگس اس نے پورشے کے گلوبکس میں دیکھے تھے۔

''یہ مواد کہاں تھا...... اسپتالوں میں؟''

''ہاں، ایسا ہی تھا۔ کیونکہ بنیادی طور پر یہ مخصوص تابکاری مواد کینسر کے علاج میں استعمال ہوتا ہے۔''

ہیری نے سر ہلایا۔ ''راشیل میں کیا مس کر رہا ہوں؟ مجھے سمجھاؤ۔''

''اسٹینلے کینٹ رسائی رکھتا تھا لیکن دوسرے لوگ بھی دلچسپی رکھنے کے باوجود تابکاری مواد سے دور تھے اور ان کی دلچسپی کی وجہ کینسر کا علاج نہیں تھا۔''

''دہشت گرد؟''

''بالکل ٹھیک۔'' راشیل نے کہا۔

''کیا اسٹینلے آزادانہ نقل وحرکت کرتا رہا۔ اسپتالوں میں سیکیورٹی سسٹم تو ہوگا یا نہیں؟''

''حفاظتی نظام کے باوجود رخنے رہ جاتے ہیں۔ خصوصاً ایسے لوگوں کے لیے جن پر اعتماد کیا جاتا ہے، ایسے افراد اندر کے آدمی ہوتے ہیں، جیسے اسٹینلے کینٹ۔''

ہیری سوچ رہا تھا کہ یقیناً اسٹینلے شک سے بالاتر تھا کہ اس نے کارڈز کے پیچھے کمبی نیشن تک لکھ رکھے تھے۔

''میں سمجھ رہا ہوں۔'' ہیری نے کہا۔

''سیکیورٹی مضبوط ہو یا کمزور...... تم رسائی کے لیے کیا کرتے؟''

''ظاہر ہے، ایسے شخص کو تلاش کرتا جو ایسے نظام کو خوب جانتا ہے۔'' ہیری نے موڑ کاٹتے ہوئے کہا۔

''ہاں۔''

''یعنی تم کہنا چاہ رہی ہو کہ......''

''نہیں، ابھی نہیں...... ابھی میں کچھ نہیں کہنا چاہتی۔''

''کیا تم اسٹینلے کینٹ کو جانتی تھیں؟'' ہیری نے اچانک ایک مختلف سوال کرتے ہوئے اس کی جانب دیکھا۔ اندھیرے کا تیر تھا۔ ہیری ردِعمل دیکھنا چاہتا تھا۔ اس کے سوال پر راشیل نے مدھم حیرت کا اظہار کیا اور کھڑکی سے باہر دیکھنے لگی۔ ہیری آگاہ تھا کہ جواب میں اسے جھوٹ سننا پڑے گا۔

''نہیں، میں کبھی اُس سے نہیں ملی۔''

ہیری نے گاڑی روک دی۔ ''گھر آگیا۔''

گھر کے اندر اور باہر تاریکی کا راج تھا۔ یوں معلوم ہوتا تھا جیسے وہاں کوئی رہائش پذیر نہیں ہے۔

''کیا کر رہے ہو؟ یہ اس کا گھر نہیں ہے۔ وہ دوسرے بلاک......'' اچانک اس نے ہونٹ سی لیے۔ تاہم تاخیر ہو چکی تھی۔ ہیری چند لمحے اسے گھورتا رہا، پھر بولا۔ ''تم میرے ساتھ صاف گوئی کا مظاہرہ کروگی یا گاڑی سے اترو گی؟''

''دیکھو ہیری، میں نے بتایا تھا کہ کچھ معاملات......''

''پلیز راشیل، اتر جاؤ...... میں خود سنبھال لوں گا۔''

''تمہیں سمجھنا چاہیے۔'' راشیل نے پھر کوشش کی۔

''دس اِز ہومی سائڈ۔ مائی ہومی سائڈ۔''

''میں ایک فون کروں گی اور تمہیں اس کیس کی تفتیش سے ہٹا دیا جائے گا۔'' راشیل نے پینترا بدلا۔

''خوب...... شاید تم ہیری بوش سے پہلی مرتبہ مل رہی ہو۔ فوراً کال کرو، مجھے ابھی...... آج رات، میرے ہی کیس پر سے ہٹاؤ گی۔ ڈو اِٹ ناؤ۔'' ہیری نے جھک کر ہاتھ بڑھایا اور راشیل کی سائڈ کا ڈور کھول دیا۔

راشیل نے ہاتھ بلند کر کے پسپائی اختیار کی۔ ''آل رائٹ۔'' اس نے کہا۔ ''کیا جاننا چاہتے ہو؟''

''سچ، پورا سچ!''

☆☆☆

''تم اس کو جانتی تھیں۔ تم نے جھوٹ بولا تھا۔ کیا وہ دہشت گرد ہے؟''

''میں نے کہا تھا، نہیں۔ وہ فزیسٹ ہے۔ قانون پسند شہری ہے لیکن وہ واچ لسٹ پر تھا۔ کیونکہ اگر تابکار مادہ غلط ہاتھوں میں جاتا ہے تو عوام کے خلاف استعمال ہو سکتا ہے۔''

''کیا مطلب ہے؟ وہ کیسے؟''

''مختلف طریقے ہیں۔ انفرادی..... اور اجتماعی دونوں۔ پچھلی مرتبہ تھینکس گیونگ ڈے پر ایک روسی لندن میں پولونیم کے ذریعے ہلاک کیا گیا تھا۔ وہ ایک انفرادی ٹارگٹ تھا۔ وہ ایک معمولی نشانہ...... غالباً پولونیم کا ٹیسٹ۔ (تابکار عنصر) کینٹ کی رسائی جس مواد تک رہی تھی، وہ بڑے پیمانے پر تباہی مچا سکتا ہے۔ مثلاً کوئی ''مال'' یا سب وے یا اور کوئی پُرہجوم جگہ۔ یہ اس بات پر منحصر ہے کہ تابکار مادے کی کتنی مقدار استعمال کی جاتی ہے اور اسے ڈلیور کرنے والا ڈیوائس کس قسم کا ہے۔''

''ڈلیوری ڈیوائس؟ مطلب ڈرٹی بم/ بومب؟''

''ہاں، بومب کی شکل ممکن ہے...... نوعیت مختلف ہو سکتی ہے۔''

''تمہیں کیسے معلوم ہے کہ وہ یہاں نہیں رہتا؟''

راشیل نے انگلیوں سے اپنی پیشانی مسلی...... جیسے ہیری کے سوالات نے سر درد پیدا کر دیا ہو۔ ''کیونکہ میں پہلے بھی اس کے گھر آچکی ہوں۔ یہ گزشتہ برس کے اواخر کی بات ہے۔ اس وقت میرا پارٹنر بھی ہمراہ تھا۔ ہم نے اسے اور اس کی بیوی کو اس پیشے سے منسلک خطرات سے آگاہ کیا تھا۔ ہمیں یہ ہدایت ہوم لینڈ سیکیورٹی ڈپارٹمنٹ کی جانب سے ملی تھی، اوکے؟''

''اوکے۔ لیکن یہ ایف بی آئی کے پُراسرار ٹیکٹیکل ونگ کا روٹین چیک نہیں تھا...... نہ ہی ہوم لینڈ سیکیورٹی کی معمول کی کارروائی۔ خطرہ کیوں محسوس کیا گیا؟ دھمکی کس کو

ملی تھی؟‘‘

راشیل نے نشست میں پہلو بدلا۔ ’’کوئی مخصوص خطرہ نہیں تھا...... یہ محض احتیاطی تدابیر تھیں۔ سولہ مہینے قبل کسی نے گرینس برو میں ایک کینسر کلینک سے بائیس چھوٹی ٹیوبس چرالی تھیں۔ ٹیوبس میں۔ ریڈیو آئیسوٹوپس ’’سیسیم 137‘‘ موجود تھے۔ ہمیں نہیں پتا کہ چرانے والا کون تھا اور مقصد کیا تھا...... تاہم یہاں لاس اینجلس میں جوائنٹ ٹیررازم ٹاسک فورس نے اسی قسم کے مختلف مواد کی سیکیورٹی جانچنے کا فیصلہ کیا۔ مقامی اسپتالوں کے متعلقہ افراد سے رابطہ کر کے انہیں الرٹ کیا گیا۔ نیز حفاظتی اقدامات بڑھا دیے گئے...... کیا اب چلیں؟‘‘ آخر میں راشیل نے خواہش ظاہر کی۔

’’ٹاسک فورس نے تمہارے ونگ کو اشارہ کیا اور آخر میں ذمے داری تم تک آن پہنچی؟‘‘

’’ہاں، میں اور میرا پارٹنر وفاقی ایجنٹ تھے۔ ہم اسٹیلے کینٹ اور دوسرے افراد سے ملے۔ یہی وجہ تھی کہ جب اس کا نام ہمارے کمپیوٹرز میں ٹمٹمایا تو مجھے کال کیا گیا۔‘‘

ہیری نے گاڑی اسٹارٹ کر کے ریورس کی۔ ’’تم نے شروع میں ہی مجھے آگاہ کیوں نہیں کیا؟‘‘

’’کیونکہ گرینس برو کے واقعے کے بعد کوئی موت یا مشکوک صورتِ حال سامنے نہیں آئی تھی۔ کوئی اور وجہ بھی ممکن ہوسکتی ہے اسی لیے مجھے احتیاط اور صوابدید کے ساتھ حرکت کرنے کے لیے کہا گیا تھا۔ مجھے افسوس ہے کہ مجھے جھوٹ بولنا پڑا۔‘‘

’’کیا گرینس برو سے غائب ہونے والی سیسیم 137 بازیاب کرلی گئی تھی؟‘‘

’’نہیں، مثبت استعمال کے لیے اس کی خاصی قیمت تھی۔ افواہ اُڑی کہ وہ بلیک مارکیٹ میں فروخت ہو چکی ہے۔ یہی وجہ تھی کہ ہم پُریقین نہیں تھے اور مجھے آنا پڑا۔‘‘

ہیری نے خاموشی اختیار کر لی۔ ایک منٹ سے پہلے وہ صحیح بلاک میں صحیح مکان کے قریب تھے۔ دونوں گاڑی سے باہر آگئے۔ یہ مکان بھی تاریک تھا۔ ہیری داخلی دروازے پر پہنچا...... باریک جھری بتا رہی تھی کہ دروازہ کھلا ہے۔

’’دروازہ کھلا ہے۔‘‘ ہیری نے سرگوشی کی اور گن نکال لی۔ راشیل کی گن بھی ہاتھ میں تھی۔ دونوں گن بدست، چوکنے انداز میں خاموش اور تاریک مکان میں داخل ہو گئے۔ ہیری نے دیوار پر ہاتھ پھیر کر سوئچ آن کر دیا۔ وہ خالی لیونگ روم میں کھڑے تھے۔ کسی گڑبڑ کے آثار نہیں تھے۔ راشیل نے مسز کینٹ کو پکارا اور سرگوشی میں ہیری کو بتایا کہ وہاں بچے نہیں ہیں۔ اس نے ایک بار پھر آواز بلند کی۔ تاہم سناٹا قائم رہا۔

دونوں ایک دوسرے سے دور ہو گئے اور محتاط انداز میں آگے بڑھنا شروع کیا۔ ہیری نے ایک اور سوئچ آن کر دیا۔ گھر خالی دکھائی دے رہا تھا۔ تاہم چند منٹ بعد انہوں نے ماسٹر بیڈ روم میں مسز کینٹ کو دریافت کرلیا۔ وہ بستر پر عریاں حالت میں بندھی پڑی تھی۔ منہ میں کپڑا ٹھونس دیا گیا تھا۔ آنکھیں بند تھیں۔ راشیل بستر کی طرف اور ہیری باتھ روم کی طرف گیا۔ اس نے باتھ روم اور کلوزٹ چیک کیا اور بستر کے قریب آگیا۔ مسز کینٹ کو عجیب انداز میں باندھا گیا تھا۔ دونوں ہاتھ اور ٹانگیں پیچھے لے جا کر کلائیاں اور ٹخنے جکڑ دیے گئے تھے۔ ریڑھ کی ہڈی معکوس حالت میں خم کھا گئی تھی۔ باندھنے کے لیے ٹائیاں استعمال کی گئی تھیں۔ راشیل نے جیبی چاقو سے بندھن کاٹے اور چادر اوپر ڈال کر جسم ڈھک دیا۔ کمرے میں پیشاب کی بُو نمایاں تھی۔

’’زندہ ہے؟‘‘

’’ہاں۔‘‘ راشیل نے جواب دیا۔ ’’شاید بے ہوش ہے۔‘‘ راشیل نے عورت کی کلائیاں اور ہاتھ مسلنے شروع کیے۔ جن کی رنگت بندش اور کم دورانِ خون کے باعث جامنی ہو رہی تھی۔ ہیری نے ہال وے میں آکر پیرامیڈیکس کے حصول کے لیے نمبر ملایا۔ دس منٹ کا وقت بتا کر وہ واپس بیڈ روم میں آگیا۔ ایک زندہ گواہ کی موجودگی میں اسے طمانیت کا احساس ہو رہا تھا۔ یہ نہایت اہم اور امید افزا تھا کہ مسز کینٹ جلد از جلد گفتگو کے قابل ہو جائے۔ اس نے کراہنا شروع کر دیا تھا۔

راشیل اسے تحفظ کا احساس دلا رہی تھی۔ مسز کینٹ تناؤ کا شکار تھی۔ دو اجنبی افراد کو وہاں دیکھ کر اس کی آنکھیں پھیل گئیں۔ راشیل نے ایف بی آئی ڈی دکھاتے ہوئے سوال کیا۔ ’’کیا تم مجھے پہچانتی ہو؟‘‘

’’کیا؟ کون...... میرا شوہر کہاں ہے؟‘‘ اس نے اٹھنا چاہا۔ معاً اسے برہنگی کا احساس ہوا۔ اس نے چادر مضبوطی سے اپنے گرد لپیٹ لی۔ راشیل نے ہیری کی جانب دیکھا، جیسے پوچھ رہی ہو کہ کیسے ہینڈل کیا جائے۔

’’مسز کینٹ، تمہارا شوہر یہاں نہیں ہے۔‘‘ ہیری نے کہا۔ ’’میں ڈیٹکٹیو ہیری بوش ہوں۔ لاس اینجلس پولیس ڈپارٹمنٹ اور یہ ایف بی آئی ایجنٹ راشیل ہے۔ ہم جاننا

چاہ رہے ہیں کہ تمہارے شوہر کے ساتھ کیا واقع پیش آیا؟''

عورت نے ہیری، پھر راشیل کو دیکھا۔ وہ راشیل کو غور سے دیکھ رہی تھی۔

''مجھے یاد ہے، تم یہاں پہلے بھی کسی کے ساتھ آئی تھیں اور ہمیں سمجھایا تھا...... کیا یہ وہی......'' وہ خاموش ہو گئی۔

''مسز کینٹ...... ایلی سیا، رائٹ؟ ایلی سیا ہم ایک دوسرے کی مدد کر سکتے ہیں لیکن بہت ضروری ہے کہ تم حوصلے اور سکون کا مظاہرہ کرو۔ اس طرح ہم کم وقت میں زیادہ بات کر سکیں گے۔'' راشیل نے اسے نام سے مخاطب کرتے ہوئے کہا۔ ''یقیناً پہلے تم لباس پہننا پسند کرو گی۔''

ایلی سیا نے اثبات میں سر ہلایا۔

''اوکے، ہم لیونگ روم میں انتظار کر رہے ہیں۔ تاہم پہلے یہ بتا دو کہ تم زخمی تو نہیں ہو؟''

ایلی سیا نے نفی میں سر ہلایا۔ تاہم اس کا رنگ اُڑا ہوا تھا اور وہ گم گوئی کا مظاہرہ کر رہی تھی۔ ''انہوں نے تشدد نہیں کیا تھا، مجھے ڈرایا تھا اور بے لباسی کا مطالبہ کیا تھا۔'' ہیری غیر محسوس انداز میں ایلی سیا کی آنکھیں پڑھ رہا تھا۔

''اوکے۔'' راشیل بولی۔ ''تم پہلے لباس لے لو۔ پیرا میڈیکس کے آنے پر ہم تمہاری جسمانی حالت پھر بھی دیکھیں گے۔''

ایلی سیا کینٹ بوکھلاہٹ میں چادر لپیٹے بستر پر ہی کھڑی ہو گئی۔ ہیری نے میٹرس پر نمی کا دھبا دیکھا۔ اس پر جو بیتی تھی، وہ بہت نہیں تو کسی حد تک خوفناک تھی...... بوجہ مثانے کا کنٹرول ختم ہو گیا تھا۔ وہ بستر سے اتر کر کلوزٹ کی طرف گئی اور لڑکھڑا گئی۔ ہیری نے بڑھ کر اسے سنبھال لیا۔

''تم ٹھیک ہو؟''

''ہاں، چکر آ گیا تھا۔ کیا وقت ہو گیا؟''

ہیری نے بیڈ کی دائیں جانب ڈیجیٹل کلاک کو دیکھا لیکن اس کا اسکرین تاریک تھا۔ وہ بند ہو گیا تھا یا اس کا پلگ نکلا ہوا تھا۔ ہیری نے اپنی کلائی کی گھڑی دیکھی اور ایک بجے کا اعلان کیا۔ مسز کینٹ کا جسم جیسے اکڑ گیا۔ ''اوہ مائی گاڈ...... گھنٹے گزر گئے۔ اسٹینلے کہاں ہے؟''

ہیری نے اس کے دونوں شانے پکڑ کر اسے سیدھا کھڑا کیا۔ ''تم لباس پہنو، پھر ہم بات شروع کرتے ہیں۔''

وہ ناہموار چال کے ساتھ کلوزٹ پر پہنچی اور اس کا پٹ کھولا۔ پٹ کی بیرونی سطح پر قدِ آدم آئینہ لگا تھا۔ پٹ گھوما تو لمحہ بھر کے لیے ہیری نے اپنا عکس دیکھا۔ اپنی ہی آنکھوں میں اس نے اجنبی عنصر محسوس کیا۔ آنکھوں میں کون سی کیفیت تھی......؟ اپنے گھر سے نکلتے وقت اس نے آئینہ دیکھا تھا تو آنکھیں نارمل تھیں۔ اب بے چینی تھی یا خوف تھا یا کچھ اور۔ یہ قابلِ فہم ہے، اس نے سوچا۔ وہ ہزاروں مرڈر کیسز میں شامل رہا تھا لیکن یہ کیس کسی اور طرف جاتا دکھائی دے رہا تھا۔

ایلی سیا کینٹ، سفید رنگ کا لباس نکال کر باتھ روم میں چلی گئی۔ راشیل خواب گاہ سے نکلی اور ہیری نے بھی اس کی تقلید کرتے ہوئے ماسٹر بیڈروم چھوڑ دیا۔

''کیا خیال ہے تمہارا؟'' راشیل نے لیونگ روم میں آ کر سوال کیا۔

''گڈ لک۔'' ہیری نے کہا۔ ''گواہ موجود ہے۔ کچھ نہ کچھ مدد ملے گی۔''

''ہاں، امید ہے۔''

''میں ذرا گھر کا جائزہ لے کر آتا ہوں۔'' ہیری باہر نکل گیا۔ ہر کمرے کے ساتھ اس نے عقبی ورانڈا اور گیراج بھی دیکھا۔ اس نے کوئی خاص بات محسوس نہیں کی۔ سوائے اس کے کہ دو گاڑیوں کی گنجائش والا گیراج خالی پڑا تھا۔ اگر پورشے کے علاوہ بھی کوئی گاڑی تھی تو اس وقت وہ وہاں نہیں تھی۔ ہیری نے فارنسک ٹیم بھی طلب کر لی۔

بعدازاں اس نے اپنے سپروائزر لیوٹیننٹ کو کال کر کے بیدار کیا اور اب تک کی تمام صورتِ حال سے آگاہ کیا۔ دہشت گردی کے ممکنہ زاویے اور فیڈرل ایجنٹس کی دلچسپی بھی گوش گزار کر دی۔

''ہونہہ...... یوں معلوم ہوتا ہے، مجھے چند کالز کرنی پڑیں گی۔'' لیوٹیننٹ نے پُرسوچ انداز میں کہا۔

ہیری کے علم میں تھا کہ لاس اینجلس پولیس کا اپنا ہوم لینڈ سیکیورٹی آفس ہے لیکن اس کا موازنہ ایف بی آئی کے سیکیورٹی آفس سے ممکن نہیں تھا۔ لاس اینجلس کے آفس میں زیادہ تر بڑبولے تھے اور ہوم لینڈ سیکیورٹی کا ہیڈ کیپٹن ہیڈلی تھا جو ابھی تک بیورو کے مقابلے میں اپنی بہتر کارکردگی ثابت کرنے میں ناکام رہا تھا۔

ہیری واپس لیونگ روم میں آیا تو راشیل سیل فون پر مصروف تھی اور ایک آدمی وہاں موجود تھا، جسے ہیری نے پہلے کبھی نہیں دیکھا تھا۔ اس کا قد لمبا تھا، عمر چالیس سے اوپر تھی۔ اسے پہچاننے کے لیے ہیری کو بیج یا وردی کی ضرورت نہیں تھی۔ وہ ایف بی آئی کا آدمی تھا۔ ہیری کے لیے اس کے تیور اور انداز ہی شناخت کے لیے کافی وشافی تھا۔

"تم غالباً ڈیٹکٹیو ہیری بوش ہو۔" اس نے کہا۔ "میں راشیل کا پارٹنر جیک بریئر ہوں۔"

ہیری نے اس کا بڑھا ہوا ہاتھ تھام لیا۔ عام سی بات تھی لیکن جس انداز میں اس نے خود کو راشیل کا پارٹنر ظاہر کیا تھا وہ بات کچھ خاص تھی۔ بغیر کہے وہ کہہ گیا تھا کہ اب سینئر پارٹنر جاب پر ہے۔ اگر راشیل کا نقطہ نظر دوسرا ہے تو کوئی فرق نہیں پڑتا۔

"سوری۔" راشیل نے فون بند کیا۔ "اسپیشل ایجنٹ انچارج کا فیصلہ ہے کہ تین ٹیمیں ان اسپتالوں میں جائیں جہاں ہاٹ لیبز ہیں اور جہاں اسٹینلے کینٹ مقتول ہونے سے پہلے وزٹ کر چکا تھا۔"

ہیری کے علم میں تھا کہ وہ سرچ کا دائرہ محدود کر کے سینٹ اگاتھا کلینک فار وومین پر مرکوز کر سکتا ہے۔ اس اسپتال کا آئی ڈی ٹیگ اسٹینلے کے پاس تھا۔ راشیل اور بریئر اس امر سے لاعلم تھے۔ ہیری نے فیصلہ کیا کہ فی الحال ان کو لاعلم رکھنا ہی بہتر ہے۔ اس نے بھانپ لیا تھا کہ تفتیش کا اختیار ایف بی آئی کی جانب جھک رہا ہے۔ وہ چاہتا تھا کہ کم ازکم ایک کلیو اس کے پاس محفوظ رہے۔

"ایل اے پی ڈی کا کیا ہوگا؟" اس نے ایک مختلف سوال کیا۔

"ایل اے پی ڈی؟" بریئر گویا اچھل پڑا۔ "ہیری، تم اپنی بات کر رہے ہو؟ یہی سوال کیا تم نے؟"

"ہاں، ٹھیک سمجھے ہو۔ میں اس قضیے میں کہاں کھڑا ہوں؟"

بریئر نے معانقے کے انداز میں دونوں ہاتھ پھیلا دیے۔ "تم کیس میں ہو...... ہمارے ساتھ ہو۔" اس نے یوں کہا جیسے وعدہ کر رہا ہو۔ اس نے تصدیق طلب نظروں سے راشیل کی طرف دیکھا لیکن وہ دوسری جانب دیکھ رہی تھی۔

☆☆☆

ایلی سیا، اپنا حلیہ درست کر کے آئی، تب ہیری کو پہلی بار اس کے حسنِ جہاں سوز کا ادراک ہوا۔ اس نے وہی سفید لبادہ زیب تن کیا ہوا تھا۔ اس کے حسین چہرے پر دکھ کا سایہ تھا۔ ایلی سیا نے بریئر کی موجودگی محسوس کی۔ بریئر نے اپنا تعارف کرایا۔ تاہم ایلی سیا کی آنکھوں میں الجھن برقرار تھی۔ اگرچہ پہلے اس نے راشیل کو پہچان لیا تھا، وہ کاؤچ پر بیٹھ گئی۔

"میرا شوہر کہاں ہے؟" اس نے گویا مطالبہ کیا۔

راشیل اس کے ساتھ بیٹھ گئی۔ بریئر کرسی لے کر قریب آگیا۔ ہیری کھڑا رہا۔ اس قسم کے حالات میں اسے آرام دہ نشست سنبھالنا پسند نہیں تھا۔

"مسز کینٹ۔" ہیری نے آغاز کیا۔ وہ کیس پر اپنی گرفت ڈھیلی نہیں کرنا چاہتا تھا۔ "میں ہومی سائڈ ڈیٹکٹیو ہوں۔ میرے پاس اچھی خبر نہیں ہے۔ مجھے دلی افسوس ہے۔ رات چند گھنٹے قبل ہمیں ایک باڈی ملی ہے جو آپ کے شوہر کی ہے۔ ہمیں حقائق کا سامنا کرتے ہوئے تیزی سے مجرموں تک پہنچنے کی کوشش کرنی چاہیے۔ ہم سب افسردہ ہیں اور پوری طرح مستعد بھی......"

ایلی سیا کا سر ڈھلک گیا۔ اس نے چہرہ دونوں ہاتھوں میں چھپا لیا۔ اس کا بدن لرز رہا تھا پھر اس نے رونا شروع کر دیا۔ اس کی توجہ سفید لبادے پر سے ہٹ گئی۔ جسے راشیل نے کھلنے سے بچایا۔ بریئر نے پانی کا گلاس مہیا کیا۔

ہیری، ایلی سیا کو دیکھ رہا تھا۔ کیریئر کے دوران اس نے کتنی ہی بار یہ خبر سنائی تھی لیکن کبھی بھی اس کا عادی نہیں بن سکا تھا۔ اسے یہ ایک مکروہ فعل معلوم ہوتا تھا۔ خود اس کے ساتھ چالیس برس قبل ایسا ہوا تھا جب اس نے اپنی ماں کے مرڈر کی خبر سنی تھی۔

کچھ دیر کے لیے وہاں سکوت کا عالم رہا۔ پیشتر اس کے کہ کوئی نیا سوال اٹھتا، دروازے پر دستک ہوئی۔ پیرا میڈیک اسٹاف پہنچ گیا تھا۔ وہ اپنے ساز و سامان کے ساتھ مسز کینٹ کی جانب متوجہ ہوئے۔ ہیری، بریئر اور راشیل کے ساتھ کچن میں آگیا۔

"تم لوگوں کا کیا ارادہ ہے؟" ہیری نے سوال کیا۔

"میرا خیال ہے کہ تم لیڈ کرو۔" بریئر نے کہا۔ "کہیں ضرورت محسوس ہوئی تو ہم بھی شامل ہو جائیں گے۔ اگر تمہیں یہ پسند نہیں......"

"نہیں ایسا نہیں ہے۔ میں لیڈ کرتا ہوں۔" ہیری نے راشیل کی طرف دیکھا۔ تاہم راشیل نے کوئی اعتراض نہیں کیا۔ ہیری لیونگ روم میں آگیا۔ طبی عملہ ایلی سیا کے ٹخنوں اور کلائیوں پر کسی قسم کی کریم کی مالش کر رہا تھا۔ ایک فشار خون جانچ رہا تھا۔ گردن پر بینڈیج بھی نظر آرہی تھی۔ سیاہی مائل جامنی رنگ کلائی اور ٹخنوں پر کم ہو گیا تھا۔ فون کی بھنبھناہٹ پر وہ واپس کچن میں آگیا۔ دونوں ایجنٹ وہاں نہیں تھے۔ ہیری نے تجسس محسوس کیا۔ وہ دونوں گھر کے کس حصے میں کیا تلاش کر رہے ہوں گے۔

کال اس کے پارٹنر اگناسیو کی تھی۔

"کیا باڈی وہاں موجود ہے؟" ہیری نے سوال کیا۔
"نہیں کرائم سین کلیئر ہے۔ فارنسک کا کام بھی تقریباً ختم ہو چکا ہے۔" اگناسیو نے بتایا۔ ہیری نے اسے کیس کی پروگریس کے بارے میں آگاہ کیا اور ایف بی آئی کے بارے میں بھی کچھ باتیں گوش گزار کر دیں۔ ہیری نے اسے ہدایت دی کہ اطراف میں موجود مکینوں کے دروازے بجانا شروع کر دے۔ شاید کوئی اطلاع ہاتھ آ جائے۔ حالانکہ وہ جانتا تھا کہ اس کا امکان بعید تر ہے۔ کسی نے 911 پر کال نہیں کی تھی۔

"ہیری، رات کے اس پہر۔" نوجوان اگناسیو ہچکچایا۔

"ہاں، شروع ہو جاؤ۔" ہیری نے بے دھڑک کہا۔ کسی اطلاع کا امکان ہے تو ابھی ملنی چاہیے...... بجائے اس کے کہ بعد میں انکشاف ہو۔ وہ کچن سے نکلا تو پیرامیڈیکل ٹیم روانہ ہونے والی تھی۔ ان کے مطابق مسز کینٹ جسمانی طور پر صحت مند تھی سوائے معمولی زخم اور خراشوں کے۔

راشیل ایک بار پھر ایلی سیا کے ساتھ بیٹھی تھی اور بریز کرسی پر ٹکا ہوا تھا۔ کافی ٹیبل شیشے کی بنی تھی جس کے ایک طرف ایلی سیا بیٹھی تھی۔ ہیری میز کے دوسری طرف ایلی سیا کے عین بالمقابل کرسی پر جم گیا۔

"مسز کینٹ۔" اس نے کہا۔ "تمہارے صدمے اور ناقابلِ تلافی نقصان کو ہم سمجھ رہے ہیں لیکن وقت کی بڑی اہمیت ہے۔ ہم سستی دکھانا نہیں چاہتے۔ یہ دنیا پُرفیکٹ نہیں ہے۔ ایسا ہوتا تو گفتگو ہم چند روز بعد شروع کرتے۔ تم بھی سمجھ سکتی ہو کہ یہ ایک ارجنٹ معاملہ ہے۔ یہاں آج رات تمہارے ساتھ کیا واقعہ پیش آیا؟"
ایلی سیا نے اثبات میں سر ہلا کر دونوں ہاتھ سینے پر باندھ لیے۔

"وہ دو آدمی تھے۔" اس نے اشکبار آنکھوں سے بولنا شروع کیا۔ "دستک پر میں دروازے پر گئی لیکن وہاں کوئی نہیں تھا۔ میں دروازہ بند کرنے والی تھی کہ وہ دونوں اچھل کر سامنے آ گئے۔ ان کے پاس ایک چھری تھی۔ انہوں نے مجھے دبوچ کر چھری میری گردن پر رکھ دی اور گلا کاٹنے کی دھمکی دیتے ہوئے کہا کہ میں ان کی ہدایات کے مطابق عمل کروں۔" ایلی سیا خاموش ہو گئی۔
"تمہیں وقت یاد ہے؟" ہیری نے سوال کیا۔
"تقریباً چھ بجے تھے، جھٹپٹا تھا۔ میں ڈنر کی تیاری کر رہی تھی۔ اسٹینلے اکثر سات بجے آتا ہے۔" شوہر کے ذکر پر اس کی آنکھیں پھر اشکبار ہو گئیں۔ ہیری چاہتا تھا کہ سوالات کے دوران میں وقفہ نہ آئے۔ کیونکہ پیرامیڈیک والے اسے سکون کی گولی دے گئے تھے جس کے اثرات نمودار ہونے کی صورت میں جوابات بھی متاثر ہوتے۔
"مسز کینٹ، ان کا مطالبہ کیا تھا؟"
"میں سمجھ نہیں سکی تھی۔ وہ مجھے بیڈروم میں لائے اور کپڑے اتروا دیے۔ پھر ان میں سے ایک نے سوالات شروع کر دیے۔ خوف نے مجھے خوف زدہ کر دیا۔ انہوں نے مجھے تھپڑ مارے اور شور مچایا۔ انہیں معلومات درکار تھیں۔"
"کیسی معلومات؟"
"ہر بات مجھے یاد نہیں...... مجھ پر دہشت طاری تھی۔"
"مسز کینٹ سوچو، یاد کرو...... اس طرح ہمیں قاتلوں تک پہنچنے میں مدد ملے گی۔"
"انہوں نے مجھ سے گن کے بارے میں پوچھا اور یہ کہ وہ کہاں رکھی......"
"ایک منٹ۔" ہیری نے ٹوکا۔ "ایک ایک کر کے بتاؤ، اس نے گن کا پوچھا تم نے کیا جواب دیا؟"
"میں نے کہا ہمارے پاس گن ہے۔ اس نے پوچھا کہاں رکھی ہے؟ میں نے بتایا کہ بستر کے ساتھ دراز میں۔"
"تمہیں خوف محسوس نہیں ہوا کہ وہ تمہیں ہلاک کر دیں گے...... تم نے گن کا کیوں بتایا؟" ہیری نے سوال کیا۔
"میں برہنہ حالت میں بے بس بیٹھی تھی۔" ایلی سیا نے نگاہ نیچے کر کے ہاتھوں کی طرف دیکھا۔ "میں پہلے ہی پُریقین تھی کہ وہ ریپ کے بعد مجھے مار دیں گے۔ بتانے یا چھپانے سے کوئی فرق نہیں پڑنا تھا۔"
ہیری نے سر ہلایا۔ "اور انہوں نے کیا معلوم کیا؟"
"انہیں گاڑی کی چابیاں مطلوب تھیں۔ میں نے بتا دیا چابیاں کہاں ہیں۔"
"وہ تمہاری کار کی چابیوں کی بات کر رہے تھے؟"
"ہاں۔"
"میں نے دیکھا تھا، گیراج خالی ہے۔"
"وہ کار لے گئے ہوں گے، میں نے گیراج کے دروازے کی آواز سنی تھی۔"
دفعتاً بریز کھڑا ہو گیا۔
"کیا تم کار کے بارے میں بتا سکتی ہو...... اور

لائسنس پلیٹ نمبر؟''

''کرائسلر 300۔نمبر مجھے یاد نہیں۔ میں انشورنس فائل میں دیکھ سکتی ہوں۔''

بریبز نے ہاتھ اٹھا کر اسے حرکت کرنے سے روک دیا۔ ''ضروری نہیں ہے۔ میں معلوم کرلوں گا۔ ایک کال کرنی پڑے گی۔'' وہ کچن کی طرف چلا گیا۔ ہیری نے اگلا سوال کیا۔ جواب سن کر اسے قدرے حیرت ہوئی۔

''کیمرا؟''

''ہاں، میرے شوہر کا کیمرا جو کمپیوٹر کے ساتھ ہوتا ہے۔ جسے میں نے کیمرے کے بارے میں بتایا تھا، اس نے اپنے ساتھی کو کسی اور زبان میں کہا اور وہ کیمرا لینے چلا گیا۔''

اس مرتبہ راشیل اٹھ کھڑی ہوئی اور ہال وے کا رخ کیا۔

''راشیل کسی چیز کو مت چھیڑنا...... کرائم سین کی ٹیم پہنچ رہی ہے۔''

راشیل نے ہاتھ ہلایا اور غائب ہوگئی۔ اس وقت بریبز کی صورت دکھائی دی۔ ''بولو (BOLO) نے چھان بین شروع کردی ہے۔'' اس نے اطلاع دی۔

''کیا؟'' ایلی سیا کچھ نہیں سمجھی۔

''مطلب...... بی آن دی لک آؤٹ (BOLO)۔'' ہیری نے سمجھایا۔ ''وہ تمہاری کار تلاش کر لیں گے...... تم کیا بتا رہی تھیں؟''

''پھر انہوں نے مجھے تکلیف دہ انداز میں باندھ کر منہ میں کپڑا ٹھونس دیا۔ باندھنے کے لیے انہوں نے میرے شوہر کی ٹائی استعمال کی تھی پھر اس آدمی نے جو کیمرا لایا تھا...... میری پکچر بنائی۔'' وہ پھر چپ ہوگئی۔ آنکھوں میں آنسو تھے اور چہرے پر ذلت آمیز شرمندگی کی جلن۔ ہیری نے اگلا سوال چند سیکنڈ بعد کیا۔

''فوٹوگراف؟''

''ہاں، بس...... پھر وہ چلے گئے۔ جو انگریزی بول رہا تھا اس نے آہستہ سے مجھے بتایا کہ میرا شوہر مجھے بچائے گا اور وہ چلے گئے۔''

خاموشی کا ایک لمبا وقفہ آیا پھر ہیری نے سوال کیا۔

''وہ فوراً چلے گئے تھے...... مطلب تمہیں چھوڑنے کے بعد وہ گھر سے نکل گئے تھے؟''

''نہیں، ان کی باتوں کی آواز آرہی تھی۔ گیراج کا دروازہ کھلنے، بند ہونے کی آواز آئی۔ شاید پھر وہ گھر سے نکل گئے۔''

بریبز نے مداخلت کی۔ ''کچن میں، میں نے سنا تھا کہ انگریزی بولنے والے نے کسی اور زبان میں ترجمہ کیا تھا؟''

''نہیں، میں نہیں سمجھ سکی۔ کوئی عجیب ہی زبان بول رہے تھے وہ۔''

''تم نے شروع میں کہا تھا کہ انہوں نے ماسک پہنے ہوئے تھے۔ کس قسم کے ماسک؟'' ہیری نے سوال کیا۔

ایلی سیا سوچ میں پڑ گئی۔ ''پل اوور کے مانند...... جیسے ڈاکا زنی کرتے ہوئے فلموں میں دکھاتے ہیں۔''

''اونی، اسکائی ماسک؟''

ایلی نے اثبات میں سر ہلایا۔

''ٹھیک ہے یہ بتاؤ کہ ماسک میں آنکھوں کے لیے ایک افقی سوراخ تھا یا دونوں آنکھوں کے لیے الگ الگ دو سوراخ تھے؟''

''میرا خیال ہے...... ہاں علیٰحدہ سوراخ تھے۔''

''منہ کے لیے الگ سوراخ تھا؟''

''ہاں، ایسا ہی تھا۔'' ایلی سیا نے مثبت میں جواب دیا۔

''گڈ، مسز کینٹ...... تمہاری فراہم کردہ معلومات بہت مددگار ثابت ہوسکتی ہیں۔ کوئی ایسی بات، جو میں نے نہیں پوچھی ہو؟'' ہیری نے سوال کیا۔

''میں سمجھی نہیں۔''

ہیری نے وضاحت کی کہ وہ کیا کہنا چاہ رہا ہے۔ ایلی نے کچھ دیر سوچنے کے بعد سر کو دائیں بائیں جنبش دی۔ تاہم یہ انکار ہیری کو قائل نہیں کرسکا۔ اس نے کہانی کو دہرایا۔ یہ اس کی ٹرائی اینڈ ٹرو انٹرویو تکنیک تھی جس میں وہی معلومات نئے زاویوں کے ساتھ سامنے آتی ہیں...... یہاں ایلی سیا کے ساتھ اس تکنیک کا سب سے دلچسپ اور اہم ترین نیا زاویہ جو سامنے آیا، وہ ای میل اکاؤنٹ تھا۔ انگریزی بولنے والے نے ایلی سیا سے اس کے انٹرنیٹ اکاؤنٹ کا پاس ورڈ مانگا تھا۔

''اسے کیا ضرورت تھی؟''

ایلی سیا نے لاعلمی کا اظہار کیا۔ اس کا کہنا تھا کہ وہ صرف جواب دے رہی تھی۔

فارنسک ٹیم کے پہنچنے پر ہیری نے گویا بہ زبان خاموشی انٹرویل کا اعلان کردیا۔ فارنسک ٹیم نے خوابگاہ کا رخ کیا۔ ہیری بھی کمرے میں آگیا اور ایک کونے میں جا کر

اپنے پارٹنر کو فون کیا۔ اگنا سیو کی جانب سے کوئی حوصلہ افزا خبر نہیں ملی...... ہیری نے اسے کہا کہ اسٹینلے کی گن کی ملکیت، نام اور قسم چیک کرے۔ ہیری کو شک ہو رہا تھا کہ اسٹینلے کینٹ کو اسی کی گن سے ہلاک کیا گیا تھا۔ اس نے فون بند کیا تو راشیل کی کال آئی۔ وہ اور بریز کمپیوٹر روم میں تھے۔

''یہ دیکھو ذرا۔'' ہیری کے وہاں پہنچنے پر راشیل نے کمپیوٹر اسکرین کی جانب اشارہ کیا۔ ہیری ڈیسک کا چکر کاٹ کر اسکرین کے سامنے آیا۔ ایلی سیا کا ای میل اکاؤنٹ کھلا ہوا تھا۔

''میں نے بھیجی گئی میل فائل کھولی تھی۔ یہ اس کے شوہر کو چھ بج کر اکیس منٹ پر بھیجی گئی ہے۔ ایلی سیا کے اکاؤنٹ سے اس کے شوہر کو...... سبجیکٹ کی جگہ لکھا ہے۔

ہوم ایمرجنسی: فوراً پڑھو!

ای میل کے متن کے ساتھ ایلی سیا کا برہنہ فوٹو منسلک ہے جس میں وہ بستر پر بندھی پڑی ہے۔ صرف فوٹو ہی کسی کو بھی بدحواس کرنے کے لیے کافی ہے۔ آگے پیغام یوں لکھا ہے:

تمہاری بیوی خطرے میں ہے۔ جہاں تک تمہاری رسائی ہے...... وہاں سے تمام سیسیم کسی محفوظ بکس میں مل ہالینڈ ڈیم کی نشان زدہ لوکیشن پر آٹھ بجے تک لے آؤ۔ ہم تمہاری نگرانی کر رہے ہیں۔ کسی کو بتایا یا کال کی تو نتائج کے ذمے دار تم خود ہو گے۔ فی الحال تمہاری بیوی محفوظ ہے۔ کوئی ہوشیاری دکھائی یا تاخیر کی تو بیوی تمہیں ٹکڑوں میں ملے گی۔''

ہیری نے پیغام دو مرتبہ پڑھا۔ اسٹینلے کینٹ نے کیسی دہشت محسوس کی ہوگی...... وہ بخوبی اس کا اندازہ لگا سکتا تھا۔

''یہ پیغام اسٹینلے کے گھر سے روانہ کیا گیا جس نے لکھا ہے، انگریزی اس کی مادری زبان نہیں ہے۔ جملوں کا انداز دیکھو۔ آخری سطر مطلب تو بتا رہی ہے لیکن غلط لکھی گئی۔ "too meny" کو "to many" لکھا گیا ہے۔'' راشیل نے کہا۔

ہیری دیکھ رہا تھا کہ راشیل کا اعتراض درست ہے۔

''شوہر نے پیغام PDA (پرسنل ڈیجیٹل اسسٹنٹ) پر وصول کیا ہوگا۔ جیسے پام پائلٹ ہوتا ہے۔''

ہیری نے اتفاق کیا۔ ''ہاں، وہاں سے ایک بلیک بیری سیل فون ملا ہے...... جس پر منی کی بورڈ موجود ہے۔''

تینوں خاموش ہو گئے۔ ہیری کو اپنی غلطی کا احساس ہو رہا تھا۔ بالآخر وہی بولا۔ ''مجھے ابھی ابھی یاد آیا کہ وہاں ایک آئی ڈی ٹیگ، سینٹ اگاتھا کلینک کا بھی تھا۔''

بریز چونک اٹھا۔ ''ایک اہم بات تمہیں اب یاد آ رہی ہے۔'' اس نے ٹھہری ہوئی آواز میں کہا۔ اس کے لہجے میں خفگی تھی۔

''کوئی فرق نہیں پڑتا۔'' راشیل نے مداخلت کی۔ ''سیسیم خصوصاً گائنی سے متعلق کینسر کے علاج میں استعمال ہوتا ہے۔ ہم کلینک کو شامل کر لیتے ہیں۔''

''بہتر ہے، وہیں سے شروع کریں۔'' ہیری نے تجویز دی۔

☆☆☆

سینٹ اگاتھا کلینک، سلمر میں تھا۔ جو ہسان فرینڈو ویلی کا شمالی کونا تھا۔ رات کے وقت سناٹا تھا۔ ہیری نے تیز رفتاری میں کوئی عار نہیں محسوس کیا۔ بریز ساتھ تھا۔ راشیل، ایلی سیا کے ساتھ رک گئی تھی۔ بریز متواتر سیل فون پر مصروف تھا۔ ایک کے بعد دوسری کال۔ ہیری سمجھ رہا تھا کہ وزنی فیڈرل مشین میدانِ عمل میں کودنے کے لیے گیئر تبدیل کر رہی ہے۔ اس کے لیے یہ ایک الارمنگ پوزیشن تھی۔ ای میل کی دریافت نے ایف بی آئی کے تجسس میں غیر معمولی اضافہ کر دیا تھا۔ بریز فون بند کر کے ہیری کی جانب متوجہ ہوا۔ ''میں نے ''ریٹ ٹیم'' اگاتھا کلینک روانہ کر دی ہے۔ وہ چیک کریں گے کہ مذکورہ مادّہ وہاں موجود ہے یا نہیں۔''

''ریٹ ٹیم؟''

''ریڈیو جیکل اٹیک ٹیم۔'' بریز نے وضاحت کی۔

''وقت نہیں لگے گا؟''

''میں نے پوچھا نہیں، لیکن ان کے پاس چاپر ہے۔'' بریز نے کہا۔

ہیری متاثر ہوا۔ ''کیا صرف ریٹ ٹیم؟'' ہیری نے سوال کیا۔

''نہیں۔ تمام سلنڈرز فائرنگ پر ہیں...... JTTF، FEMA...... RAP، DOE، NRC بھی۔''

''یہ حروفِ تہجی کا سوپ ہے۔ ''فیما'' کیا ہے؟'' ہیری نے کہا۔

''فیڈرل ایمرجنسی مینجمنٹ ایجنسی...... مزید یہ کہ ہوم لینڈ سیکیورٹی نے واشنگٹن ڈی سی سے نظر رکھی ہوئی ہے۔ وہاں کے ساحل سے لے کر یہاں تک کے ساحل تک تمام وسائل جھونک دیے گئے ہیں۔'' بریز نے بتایا۔

ہیری، RAP، DOE، NRC اور تمام دیگر میں

سے ہر ایک کا مطلب نہیں جانتا تھا۔ تاہم وہ اس بات سے بخوبی واقف تھا کہ سب کا تال میل فیڈرل ایجنسی سے ہے۔

''اسے نیشنل کرائسس بنایا یا سمجھا جارہا ہے۔ بہرحال یہ بتاؤ کہ فلم کون چلا رہا ہے؟''

''ہر کوئی اور کوئی بھی نہیں۔ میں نے کہا تھا کہ وفاقی سطح پر ہلچل ہے۔ اگر کلینک سے سیسیم نکل چکی ہے تو اسے جلد از جلد بازیاب کرنا ہے۔ قبل اس کے کہ تباہی کا دروازہ کھلے اور واشنگٹن سے سارا نزلہ ہم پر گرے۔''

ہیری نے سر ہلایا۔ وہ سوچ رہا تھا کہ بریز کے بارے میں اس کا اندازہ غلط تو نہیں۔ بظاہر اس کی دلچسپی کام ختم کرنے میں تھی۔ وہ سنجیدہ نظر آرہا تھا۔

''ایسی صورتِ حال میں ایل اے پی ڈی کا کیا کام ہے؟'' ہیری نے محتاط انداز اختیار کیا۔

''بالکل ہے۔ میں نے پہلے بھی کہا تھا تم کیس پر رہو گے۔ ہمارے اور تم لوگوں کے مابین پل قائم ہو چکا ہے۔ میں جانتا ہوں کہ تم لوگوں کا اپنا ہوم لینڈ سیکیورٹی آفس ہے۔ مجھے یقین ہے کہ وہ دائرے سے باہر نہیں ہوں گے۔ ہمیں تمام وسائل بروئے کار لانے ہیں۔''

ہیری نے اسے دیکھا۔ ''تم پہلے بھی ہمارے ہوم لینڈ آفس کے ساتھ کام کر چکے ہو؟''

''ہاں، ایک آدھ بار معلومات کا تبادلہ ہوا تھا۔''

ہیری نے سر ہلایا۔ تاہم اس نے محسوس کیا جیسے بریز کے دو چہرے ہیں یا پھر وہ جس پل کی بات کر رہا ہے، اس کے بارے میں مکمل طور پر لاعلم ہے۔ ''مسز کینٹ کے گھر میں تم نے بتایا تھا کہ میرے بارے میں تفتیش کی گئی تھی۔ کیا یہ کام تم نے تنہا کیا تھا؟''

''ہیری ہم اس وقت ایک دوسرے کے ساتھ ہیں۔ اس موضوع کو مت چھیڑو۔ اگر تمہیں ناگوار گزرا تھا تو میں معذرت خواہ ہوں۔''

''فائن، کیا یہ کام تم نے تنہا کیا تھا؟'' ہیری نے سپاٹ لہجے میں وہی بات دہرائی۔

''دیکھو، میں بتا دیتا ہوں کہ میں نے راشیل سے معلوم کیا تھا کہ ایل اے پی ڈی کی جانب سے کون آرہا ہے۔ اس نے تمہارا نام لیا تھا۔ جس کے بعد میں نے چند فون کالز کی تھیں اور مجھے تمہاری صلاحیتوں کے بارے میں علم ہوا۔ ایکو پارک کیس میں کوئی تنازعہ کھڑا ہوا تھا اور راشیل کے ساتھ تمہارے اختلافات بھی رہے...... اب تم ہومی سائڈ اسپیشل میں ہو۔ او کے؟''

''اس کے علاوہ؟''

''ہیری......''

''اس کے علاوہ؟''

بریز نے گہری سانس لی۔ ''اور یہ کہ تمہارے ساتھ کام کرنا مشکل ہوتا ہے۔ خصوصاً جب فیڈرل گورنمنٹ ملوث ہو۔ لیکن میں یہ ضرور کہوں گا کہ مجھے ایسی کوئی بات نظر نہیں آئی۔''

ہیری سمجھ گیا کہ بیشتر معلومات راشیل نے فراہم کی تھیں۔ وہ کچھ بدمزہ ہوا کہ راشیل نے اس کے بارے میں اس حد تک بتایا تھا۔ وہ یہ بھی سمجھ رہا تھا کہ بریز نے سب کچھ نہیں اگلا۔ اس کے تعلقات اغلباً اوپر تک ہیں...... اس بات کے وزنی امکانات تھے کہ ہیری کے بارے میں ایک موٹی فائل موجود ہو...... فائل نہیں بلکہ مرڈر بُک۔

ہیری نے کچھ وقفہ دیا اور موضوع بدل کر نیا سوال اٹھایا۔ ''سیسیم کے بارے میں کچھ بتاؤ۔''

''سیسیم۔ یورونیم اور پلاٹینیم کی بائی پروڈکٹ ہے۔'' بریز نے کہا پھر اس نے چرنوبل کے حادثے سے آغاز کیا اور ایٹمی تجربات کی طرف آیا۔

''سائنس سے کوئی مطلب نہیں ہے نہ پروا ہے۔'' ہیری نے کہا۔ ''مجھے یہ بتاؤ کہ ہم کیا ڈیل کرنے جارہے ہیں؟''

بریز نے سوچنے کے لیے چند لمحات لیے پھر بولا۔ ''ہم جس چیز کی بات کر رہے ہیں، اس کا سائز پنسل اریزر جتنا ہوتا ہے۔ یہ اسٹین لیس اسٹیل کی ٹیوب میں ہوتی ہے جس کا سائز اعشاریہ پینتالیس کیلبر کی گولی کے کارتوس جتنا ہوتا ہے۔ گائنی کے مخصوص علاج کے دوران اسے عورت کے جسم میں مخصوص اور متاثرہ مقام پر مخصوص وقت کے لیے رکھ دیا جاتا ہے۔ اس کا ڈوز بڑا سریع الاثر ہے۔ خاص ڈاکٹر ہی یہ کام کرتا ہے جیسے اسٹینلے کینٹ...... ''اون کولوجی'' ڈپارٹمنٹ اسپتال کے ''ہاٹ سیف'' سے سیسیم لے کر مریضہ کے جسم میں منتقل کر دیتا ہے۔ ڈاکٹر نے یہ کام کم سے کم وقت میں کرنا ہوتا ہے کیونکہ تابکار مادّے کی زد سے بچنے کے لیے اس کے پاس کوئی حفاظتی انتظام نہیں ہوتا۔ تم میرا مطلب سمجھے؟''

''ہاں، لیکن کیا یہ ٹیوبز بذاتِ خود ڈاکٹر کو تحفظ فراہم نہیں کرتیں؟''

''نہیں، کیونکہ صرف سیسہ ہی گاما شعاعوں کا راستہ

روک سکتا ہے اور ہاٹ سیف میں سیسے کی پرت ہوتی ہے۔ یا پھر ٹرانسپورٹیشن کے دوران میں استعمال ہونے والے ڈیوائس میں سیسہ ہوتا ہے۔"

"اوکے...... دنیا میں اس کا پھیلاؤ کتنا خطرناک ہے؟" بریبز نے سوچ کر جواب دیا۔

"اس کا انحصار تین باتوں پر ہے۔ اول مادّے کی مقدار کتنی ہے، دوم لوکیشن اور سوم ڈیلیوری سسٹم۔ سیسیم کی زندگی تیس سال میں نصف رہ جاتی ہے۔ عموماً ایسے دس مراحل کے بعد خطرہ نابود ہوتا ہے۔"

"تم مجھے الجھا رہے ہو؟"

"مطلب ہر تیس برس بعد تابکاری نصف ہوتی رہتی ہے۔ اگر تم اس کی مناسب مقدار کسی جگہ پر رکھ دو مثلاً سب وے اسٹیشن یا کسی بلڈنگ میں...... پھر اس جگہ کو تین سو سال کے لیے بند رکھنا پڑے گا۔"

حقیقت جان کر ہیری دنگ رہ گیا۔ "لوگوں کا کیا بنے گا؟"

"یہ اس بات پر منحصر ہے کہ کتنی مقدار کہاں رکھی جاتی۔ اس کی شدت انسان کو ختم کرنے کے لیے چند گھنٹے سے زیادہ نہیں لیتی۔ انسانی جان سے زیادہ خطرناک بات بعد ازاں پھیلنے والی دہشت کی لہر ہے...... خوف......"

اسی خوف کے باعث لاس اینجلس پہلے جیسا نہیں رہے گا...... ہیری سر ہلا کر رہ گیا۔

سینٹ اگاتھا کلینک وہ سیکیورٹی چیف سے نہ مل سکے۔ اس کے دن مخصوص تھے۔ تاہم نائٹ شفٹ سیکیورٹی سپروائزر موجود تھا۔ دورانِ انتظار انہوں نے ہیلی کاپٹر کی آواز سنی...... ہیلی کاپٹر سامنے کی جانب لان میں اتر گیا۔ ریڈیالوجیکل ٹیم کے چار اراکین حفاظتی لباس اور فیس گارڈ کے ساتھ باہر آئے۔ گروپ لیڈر کا نام رائن تھا۔ رائن کے ہاتھ میں ریڈیشن مانیٹر تھا۔

نائٹ سیکیورٹی آفیسر کا نام ایڈ رومو تھا۔ وہ بار بار ریڈیالوجیکل ٹیم کے خاص لباس اور حلیے کو دیکھ رہا تھا۔ بریبز نے اپنا تعارف کرا کے چارج سنبھال لیا۔ ہیری کو کوئی تردّد نہیں تھا۔ وہ جانتا تھا کہ جس پچ پر کھیل ہو رہا ہے، اس پر فیڈرل ایجنٹ ہی سرعت کے ساتھ نتائج حاصل کر سکتے ہیں...... بریبز نے مدعا بیان کرتے ہوئے ایڈ رومو سے کی کارڈ ڈیٹا کا ریکارڈ بھی طلب کیا۔ آیا پچھلے چوبیس گھنٹے میں کوئی ہاٹ لیب میں گیا تھا یا نہیں......

رومو ساکت تھا۔ اچانک افتاد نے اسے بوکھلا دیا تھا۔ وہ مسئلہ سمجھنے کی کوشش کر رہا تھا۔

"کیا معاملہ ہے؟" بالآخر اس نے زبان کھولی۔

بریبز نے اس کی طرف قدم بڑھایا۔ "بتا چکا ہوں، ہمیں ہاٹ لیب چیک کرنی ہے...... وہاں لے چلو یا کسی اور کو بلاؤ۔"

"مجھے ایک کال کرنی پڑے گی۔" رومو نے کہا۔

"گڈ، جلدی کرو۔ تمہارے پاس دو منٹ ہیں۔ اس کے بعد ہم تمہارے اوپر سے گزر جائیں گے۔" بریبز کا رویّہ مستقل جارحانہ تھا۔ ایڈ رومو سیل فون نکال کر ایک طرف ہو گیا۔ بریبز نے مسکرا کر ہیری کی طرف دیکھا۔

دس منٹ بعد وہ لوگ ایڈ رومو کی قیادت میں ایلیویٹر کے ذریعے کلینک کے تہ خانے میں اتر رہے تھے۔ رومو کا باس کلینک کے لیے گھر سے نکل چکا تھا۔ تاہم بریبز کو انتظار کی تاب نہیں تھی۔ رومو کی کارڈ استعمال کر کے لیب میں آ گیا۔ لیب میں سناٹا تھا۔ اس نے انوینٹری شیٹ، ڈیسک پر پھیلائی اور لیب لاگ برآمد کر کے مطالعہ شروع کیا۔ ہیری نے نوٹ کیا کہ چھوٹا سا ڈیو مانیٹر ڈیسک کے اوپر دیوار میں نصب تھا۔ اس کا مقصد سیف کا منظر پیش کرنا تھا...... بریبز، رومو کے ساتھ ہی ڈیسک پر جھکا ہوا تھا۔

"وہ یہاں آیا تھا۔" بریبز نے اعلان کیا۔

"کب؟" ہیری نے استفسار کیا۔

"کل شام ڈھلے سات بجے...... رات شروع ہو رہی تھی۔"

"کیا ڈیو مانیٹر نے ریکارڈ کیا ہے؟" ہیری نے اوپر دیوار کی طرف اشارہ کیا۔ رومو نے سر اٹھایا۔

"نہیں، یہ صرف مانیٹر ہے۔ ڈیسک پر موجود شخص یہ دیکھ سکتا ہے کہ سیف کھولنے والا کیا کر رہا ہے۔"

رومو نے لیب کی دوسری جانب اشارہ کیا۔ جہاں بڑا سا فولادی دروازہ موجود تھا۔ دروازے پر تابکاری مواد کی نشاندہی کے لیے موٹے الفاظ میں وارننگ لکھی تھی۔

ہیری نے دیکھا، دروازے پر کمبی نیشن لاک پش بٹن کے ساتھ تھا اور مقناطیسی کی کارڈ کے لیے جھری بھی بنی ہوئی تھی۔

"ریکارڈ بتا رہا ہے کہ اس نے ایک ٹیوب نکالی تھی۔" بریبز، رومو کے ساتھ لاگ دیکھ رہا تھا۔ بربنک میڈیکل سینٹر میں ایک مریض کے لیے اس ٹیوب کی ضرورت تھی...... انوینٹری میں اب اکتیس ٹیوبز ہونی چاہئیں۔"

"اوکے، ناؤ......" رومو نے سوال کیا۔

"نہیں۔" بریز نے جواب دیا۔ "ہمیں سیف روم کے اندر فزیکل چیک کے بعد تصدیق کرنی ہے۔ کمبی نیشن بتاؤ؟"

"میرے پاس نہیں ہے۔"

"کس کے پاس ہے؟"

"سیکیورٹی چیف۔"

"اسے اسپیکر پر لاؤ۔" بریز نے کہا۔

"وہ راستے میں ہے۔"

"اسپیکر آن کر کے فون کرو۔"

رومو نے ہدایت پر عمل کیا اور جواب آیا......

"دس از رچرڈ رومو۔"

رومو شرمندہ نظر آرہا تھا۔ اس کی حیثیت صفر ہو گئی تھی۔

"ڈیڈ، میں ہوں...... ایڈ رومو۔ یہاں ایف بی......"

بریز نے بات کاٹ دی۔ اور رچرڈ کو تعارف پیش کیا۔ پھر پوچھا۔ "آپ کتنی دور ہیں؟"

"پچیس منٹ۔"

"وقت کم ہے۔ ہمیں ہاٹ لیب کا فزیکل چیک اپ کرنا ہے۔"

"اسپتال کی مرضی کے بغیر تم اسے نہیں کھول سکتے۔" جواب آیا۔

"مسٹر رچرڈ، یہ عام صورتِ حال نہیں ہے۔ ہمیں یقین ہے کہ سیف خالی پڑا ہے...... یہ امریکی قوم کے تحفظ کا معاملہ ہے۔ یہ بات ذہن میں رکھیں۔ ہمیں اندر جانا ہی ہے۔ پچیس منٹ تک انتظار نہیں کیا جاسکتا۔ ریڈی ایشن ٹیم ہمارے ساتھ ہے...... جلدی فیصلہ کریں۔"

دوسری جانب خاموشی چھا گئی۔

"ایڈ، ڈیسک کی لیب سے مجھے کال کرو۔" رچرڈ کی آواز آئی۔ "اس کا لاک کھولو...... پھر نچلی بائیں دراز کھولو۔"

"اوکے۔"

"دراز میں جو بائنڈر ہے۔ اسے کھولو...... بائنڈر میں کمبی نیشن لسٹ ہے جسے ہر ہفتے تبدیل کر دیا جاتا ہے۔"

بریز نے گزشتہ ہفتے کا کمبی نیشن تلاش کیا۔

"اوکے، سیف میں کونسا کمبی نیشن ہے؟"

"کی کارڈ دو بار استعمال کرنا پڑے گا اور کمبی نیشن

بھی دوسرا...... چھ...... چھ...... چھ۔‘‘
بریبز نے رومو سے کی کارڈ لیا، کارڈ لے کر اس نے رائن کے حوالے کر دیا۔ ’’اوکے، جاؤ...... ڈور کمبو چھ۔ ایک۔ آٹھ۔ چار ہے۔ باقی تم سن چکے ہو۔‘‘
’’میں اور ملر جائیں گے۔‘‘ رائن نے کہا۔
ملر نے ریڈی ایشن مونیٹر سنبھالا اور ایک منٹ کے اندر وہ روم میں داخل ہو چکے تھے۔ دروازہ انہوں نے اندر سے بند کر دیا۔
ہیری نے ایک بار پھر دیوار میں نصب مانیٹر پر نگاہ ماری اور اس کی خامی پکڑ لی۔ اگر کوئی سیف کے سامنے آتا تو کیمرا یہ نہیں دکھا سکتا تھا کہ مذکورہ شخص سیف کے ساتھ کیا کر رہا ہے۔ رائن کے ساتھ یہی ہوا تھا۔ وہ سیف اور مانیٹر کے درمیان حائل ہو گیا تھا اگر کسی نے کینٹ کو دیکھا بھی ہوگا تو نہیں جان سکا ہوگا کہ وہ اندر سے کیا نکال لایا ہے۔
دو منٹ کے اندر دونوں آدمی باہر آ چکے تھے۔ رائن اور ملر نے باہر آ کر فیس گارڈ ہٹا دیے تھے۔ ہیری سمجھ گیا کہ وہ کیا خبر لائے ہیں۔
’’سیف خالی ہے۔‘‘
بریبز نے سیل فون نکالا۔ قبل اس کے کہ وہ نمبر پنچ کرتا، رائن نے آگے بڑھ کر اسے ایک کاغذ کا ٹکڑا پکڑا دیا۔
’’بس یہی کچھ سیف میں تھا۔‘‘
ہیری نے بریبز کے کندھے پر سے جھانکا۔ بریبز آواز کے ساتھ پڑھ رہا تھا۔
’’میری نگرانی ہو رہی ہے اگر میں نے یہ کام نہیں کیا تو وہ میری بیوی کو ہلاک کر دیں گے...... بتیس ٹیوبیں...... خدا مجھے معاف کرے۔ میرے پاس کوئی چوائس نہیں تھی۔‘‘

☆☆☆

ہیری بوش اور فیڈرل ایجنٹس خاموش کھڑے تھے۔ ماحول میں دہشت کی لہر سرایت کر گئی تھی۔ یہ لہر اعصاب پر اثر انداز ہو رہی تھی۔ کینٹ نے سیسیم جن کے حوالے کی، انہوں نے کینٹ کو مل ہالینڈ ڈیم کی مخصوص لوکیشن پر ختم کر دیا۔
’’سیسیم کی یہ مقدار کتنا نقصان پہنچائے گی؟‘‘ بریبز نے افسردگی سے ہیری کو دیکھا۔
’’سائنسی افراد سے معلوم کرنا پڑے گا لیکن میرا خیال ہے کہ نامعلوم افراد مطلوبہ سیسیم حاصل کر چکے ہیں...... جاب اِز ڈن...... جن کے قبضے میں سیسیم ہے، ان کا پیغام عیاں ہے۔‘‘
’’ایک منٹ۔‘‘ ہیری کی پیشانی پر سلوٹ نمودار ہوئی۔ ’’کینٹ کے ریڈی ایشن رِنگ تابکاری ظاہر نہیں کر رہے تھے۔ وہ اتنی سیسیم لے گیا اور وارننگ ڈیوائس نے الارم نہیں دیا؟‘‘
’’اس نے یقیناً ’’پگ‘‘ استعمال کیا ہوگا۔‘‘ بریبز نے کہا۔
’’کیا؟‘‘
’’یہ بکس نما چیز ہوتی ہے جس کے ذریعے سیسیم کو ایک اسپتال سے دوسرے اسپتال منتقل کیا جاتا ہے۔ کینٹ نے ایک ٹیوب ظاہر کی تھی اور سب کی سب لے گیا۔‘‘
ہیری کو پورشے کا کھلا ہوا ٹرنک یاد آیا جس کی کارپٹ فلورنگ پر وزنی چیز کے پایوں کے نشان رہ گئے تھے۔ وہ سمجھ گیا کہ ان نشانات کا مطلب کیا تھا۔ بدترین صورتِ حال کے بارے میں ایک تصدیق سامنے تھی۔
بریبز نے سیل فون نکالا۔ ہیری بھی اپنے پارٹنر سے بات کرنا چاہ رہا تھا۔ اس نے اگناسیو کا نمبر ملایا۔ وہ ایک کونے میں چلا گیا۔ ایگی کے استفسار پر اس نے سیسیم کے غیاب کے بارے میں بتایا۔
’’مذاق کر رہے ہو؟‘‘
’’نہیں۔‘‘ ہیری نے کہا۔ ’’کیا تم ابھی تک وہیں پر ہو؟‘‘
’’ہاں، ایک گواہ مل گیا ہے، لڑکا ہے۔‘‘
’’کیا کہہ رہے ہو...... کوئی پڑوسی؟‘‘
’’نہیں، کوئی میڈونا کا دیوانہ ہے۔ وہاں میڈونا کا بنگلا ہے...... بلکہ تھا۔ وہ اب وہاں نہیں رہتی۔ میں وہاں بھی گیا تھا۔ کچھ حاصل نہیں ہوا۔ واپسی پر میری نظر اس لڑکے پر پڑ گئی جو درختوں میں چھپا ہوا تھا۔ میں نے اسے قابو کر لیا ہے...... بیس سال عمر ہے۔ کینیڈا سے آیا ہے۔ اس غلط فہمی میں کہ میڈونا یہاں رہائش پذیر ہے...... وہ یہاں منڈلاتا رہا ہے۔ اس نے میڈونا کے سابقہ بنگلے کی دیوار پر چڑھنے کی کوشش کی تھی۔‘‘
’’کیا وہ شوٹنگ کے بارے میں کچھ جانتا ہے؟‘‘
’’وہ تو انکار کر رہا ہے لیکن مجھے یقین نہیں کہ وہ سچ بول رہا ہے۔‘‘
’’تم نے کہا وہ چھپنے کی کوشش کر رہا تھا۔ کیوں؟ وہ فرار ہو سکتا تھا۔ کیونکہ لاش تین گھنٹے بعد دریافت ہوئی تھی؟‘‘
’’ہاں، ہضم نہیں ہو رہا۔ شاید وہ خوف زدہ ہو گیا ہو کہ

لاش کے آس پاس پکڑا گیا تو اسے ہی ملزم گردانا جائے گا۔"
"ممکن ہے، ایسا ہو۔" ہیری نے کہا۔
"اسے پکڑ کے رکھو...... کم از کم ہمارے پاس یہ الزام ہے کہ وہ بغیر اجازت کسی کی پراپرٹی میں گھسا تھا۔"
"ہاں، بے فکر ہو جاؤ۔" اگناسیو نے کہا۔
"ڈاؤن ٹاؤن لے جا کر اسے کمرے میں مقید رکھو۔ اگناسیو، سیسیم کے بارے میں کسی سے بات نہ کرنا۔" ہیری نے فون بند کر دیا اور بریئرز کی کال ختم ہونے کا انتظار کرنے لگا۔ ہیری نے اندازہ لگایا کہ وہ اپنے باس سے بات کر رہا ہے۔ بات ختم کر کے اس نے ہیری کو بتایا کہ وہ ہیلی کاپٹر پر جا رہا ہے۔
"میں نے سنا تھا کہ تمہارے پارٹنر نے کسی گواہ کو پکڑا ہے؟"
ہیری کو تعجب ہوا کہ بریئرز خود فون پر مصروف تھا۔ اس نے کیسے اس کی بات سن لی۔
"ہاں لیکن وہ بظاہر ایک غیر اہم چیز ہے۔ لڑکا ہے...... کینیڈا سے میڈونا سے ملنے آیا تھا۔ بہرحال میں جا کر اسے کریدتا ہوں۔"
بریئرز نے سر ہلاتے ہوئے اپنا بزنس کارڈ ہیری کو پکڑا دیا۔
"کوئی بھی کام کی بات سامنے آئے، مجھے فون کر لینا۔"
ہیری نے کارڈ لے کر جیب میں رکھ لیا۔

☆☆☆

ڈرائیونگ کے دوران میں اس نے ران کارٹر کی سی ڈی لگائی۔ موسیقی کے دوران اس کی سوچ کا دھارا رواں رہتا تھا۔ کیس تیزی سے فیڈرل بیورو کی طرف جھک رہا تھا۔ فیڈرل ایجنٹس، قاتلوں کے بجائے سیسیم کے تعاقب میں تھے۔ دونوں باتوں میں نازک سا فرق تھا۔ ہیری کے خیال میں اسے اپنی توجہ مرڈر انویسٹی گیشن پر مرکوز رکھنی چاہیے تھی...... قاتلوں کو تلاش کرو...... سیسیم ازخود ہاتھ آجائے گی۔ وہ بڑبڑایا۔
پارکر سینٹر، پولیس ہیڈ کوارٹر کی پارکنگ میں گاڑی لگا کر وہ تیسری منزل پر آیا۔ روبری ہومی سائڈ وہیں پر تھا۔ وہاں سے اس نے پارٹنر کو کال کی۔ پارٹنر نے بتایا کہ وہ اسپیشل انویسٹی گیشن ڈویژن میں ہے۔ اس نے بتایا کہ لڑکے کا نام جیسی مٹ فورڈ ہے۔ وہ ہیلی فیکس کینیڈا سے آیا تھا...... آوارہ گرد معلوم ہوتا ہے۔ ہیری نے چند سوالات کے بعد فون بند کر دیا۔ ایک عدد کافی کا مگ خالی کیا اور اپنی ڈیسک کی طرف چل دیا۔ ڈیسک پر منی پلاسٹک ایوی ڈینس بیگ نظر آرہے تھے۔ ایک بیک پیک بھی تھا۔ ہیری نے سب سے پہلے بیک پیک کی طرف ہاتھ بڑھایا جس میں کپڑے اور دوسری عام استعمال کی اشیا تھیں...... چارلس ڈکنز کی کتاب "بلیک ہاؤس" ٹوتھ پیسٹ، برش، یہ اشیا بتا رہی تھیں کہ ان کا مالک کسی خاص حیثیت کا حامل شخص نہیں ہو سکتا۔ اس نے باقی چیزوں پر نظر ڈالی۔ کینیڈین پاسپورٹ، دبلا پتلا والٹ، کرنسی، چابیاں اور ایک فولڈڈ شیٹ...... یہ "ستاروں کے گھر" کا نقشہ تھا۔ ہیری نے ہالی ووڈ جھیل کے اوپر مُل ہالینڈ ڈرائیو کی سائٹ کا جائزہ لیا۔ کرائم سین کے بائیں جانب سیاہ دائرہ تھا۔ دائرے کے اندر نمبر 23 لکھا تھا۔ دائرے کے گرد روشنائی والے قلم سے ایک دائرہ بنایا گیا تھا۔ ہیری نے نقشے کا انڈیکس چیک کیا۔ نمبر 23 کے سامنے لکھا تھا: ہالی ووڈ میں میڈونا کا گھر۔
جیسی مٹ فورڈ کے علم میں نہیں تھا کہ میڈونا اب وہاں نہیں رہتی۔ انڈیکس سو فیصد درست نہیں ہو سکتا کیونکہ انڈسٹری سے تعلق رکھنے والے کچھ ستارے رہائش بدل دیتے ہیں۔ اس نے سیل فون نکالا، کچھ سوچ کر واپس جیب میں رکھ لیا اور انٹرویو روم نمبر دو کی طرف چل پڑا۔

☆☆☆

جیسی بہ اعتبار عمر بیس سال سے بھی کم نظر آرہا تھا۔ اس کے بال سیاہ اور گھنگھریالے تھے۔ رنگت گوری...... ناک کے نتھنے میں سلور رنگ پڑا تھا۔ وہ الرٹ لیکن بھرا کا ہوا تھا۔ چھوٹے کمرے کی چھوٹی ٹیبل پر دوسری جانب بیٹھا تھا۔ کمرے میں پسینے کی ہلکی سی بو تھی۔ اسے پسینہ آرہا تھا۔ یہ ضروری تھا۔ ہیری نے ہال وے میں تھرمواسٹیٹ چیک کیا تھا۔ اس کے پارٹنر اگناسیو نے درجہ حرارت بیاسی پر سیٹ کر دیا تھا۔
"کیسے ہو، جیسی؟" ہیری نے دوسری خالی کرسی سنبھالی۔
"یہاں گرمی ہے...... تم میرے وکیل ہو؟"
"نہیں، میں ڈیٹکٹیو ہوں...... ہومی سائڈ۔ میرا نام ہیری بوش ہے۔ میں اس کیس پر کام کر رہا ہوں۔ تم سمجھ رہے ہو۔ تم جائے واردات کے قریب چھپے ہوئے تھے۔" ہیری نے لیگل پیڈ نکالا۔ وہ لڑکے کے ہاتھوں میں ہتھکڑیاں دیکھ چکا تھا۔ اگناسیو نے اچھی حرکت کی تھی...... لڑکا الجھن میں تھا...... خوف زدہ اور پریشان۔

’’میں نے اسے کہا تھا کہ میں بات نہیں کروں گا۔ مجھے وکیل چاہیے۔‘‘ جیسی کا اشارہ اگناسیو کی طرف تھا۔ وہ اسے میکسیکن کہہ رہا تھا۔

’’وہ کیوبن، امریکن ہے، جیسی۔‘‘ ہیری نے کہا۔

’’وکیل صرف امریکی شہریوں کو مہیا کیے جاتے ہیں۔‘‘ ہیری نے جھوٹ بولا۔ لڑکے کی کم عمری اور صورتِ حال کے پیشِ نظر اسے اندازہ تھا کہ جیسی اس بات سے لاعلم ہوگا۔

’’لڑکے تم نے خود کو مصیبت میں ڈال لیا ہے۔‘‘ ہیری نے بات جاری رکھی۔ ’’کسی گرل فرینڈ یا بوائے فرینڈ کا پیچھا کرنا اور بات ہے لیکن کسی سلیبریٹی کا معاملہ دگر ہے...... یہ سلیبریٹی ٹاؤن ہے۔ ہمارا اپنا طریقہ کار ہے۔ مجھے نہیں معلوم تم کینیڈا میں کیا کرتے ہو لیکن یہاں تمہارے لیے بڑی مشکل کھڑی ہوگئی ہے۔‘‘

’’لیکن مجھے بتایا گیا تھا کہ میڈونا وہاں نہیں رہتی۔ لہٰذا مجھ پر اسٹاکنگ کا کیس نہیں بنتا۔ زیادہ سے زیادہ ٹریس پاسنگ۔‘‘

’’نہیں، نیت اور ارادہ فیصلہ کرتا ہے۔ تمہاری نیت کے مطابق تم صحیح جگہ پر تھے۔ تمہارے پاس نقشہ بھی تھا جس پر تم نے نمبر 23 کو نشان لگایا ہے۔ قانون اس کو دوسری نظر سے دیکھتا ہے۔‘‘

تھوڑی مزاحمت کے بعد جیسی نے ہتھیار ڈال دیے۔

’’اگر تم سمجھداری کا مظاہرہ کرتے ہوئے تعاون کرو تو صورتِ حال اتنی خراب نہیں ہوگی۔‘‘ ہیری نے کہا۔

جیسی نے جھکا ہوا سر اٹھایا۔

’’لیکن میں نے میکس...... س...... وہ کیوبن کو بتایا تھا کہ میں نے کچھ نہیں دیکھا۔‘‘

ہیری نے لمبا وقفہ دیا اور کہا۔ ’’مجھے پروا نہیں ہے کہ تم نے اسے کیا کہا۔ بچے، اب تمہاری ڈیلنگ میرے ساتھ ہے اور میرے خیال میں تم کچھ چھپا رہے ہو۔‘‘

’’میں قسم کھاتا ہوں کہ ایسا کچھ نہیں ہے۔‘‘ اس نے ہاتھ جوڑے لیکن ہیری متاثر ہونے والا نہیں تھا۔ لڑکا نوعمر تھا اور جھوٹ بول کر دوسروں کو قائل کرسکتا تھا۔ ہیری نے دباؤ برقرار رکھنے کا فیصلہ کیا۔

’’جیسی، یہ بات جان لو کہ میرا پارٹنر یہاں نیا ہے۔ اگرچہ وہ اپنا کام اچھا کرتا ہے لیکن میں اس وقت سے کام کررہا ہوں، جب تمہارے والدین بھی غیر شادی شدہ ہوں گے اور اب تک مجھے صرف جھوٹوں سے واسطہ پڑا ہے جیسا کہ اس وقت۔‘‘

’’نہیں، میں......‘‘

’’تمہارے پاس تیس سیکنڈ ہیں۔ اس کے بعد میں تمہیں کسی کاؤنٹی لاک اَپ میں ڈلوا دوں گا۔ وہاں تمہیں ایسے افراد ملیں گے کہ تمہیں کینیڈا یاد آجائے گا...... میرا مطلب سمجھ رہے ہو؟‘‘

جیسی کے ہاتھ میز پر رکھے تھے۔ وہ ہاتھوں کو گھور رہا تھا۔ گھڑی کا سفر جاری تھا۔ بیس سیکنڈ گزر گئے۔

’’او کے، جیسی......‘‘ ہیری کھڑا ہوگیا۔

’’رکو! رکو! رکو!‘‘

’’کس لیے؟ یہ مرڈر انویسٹی گیشن ہے۔ تیار ہو جاؤ۔‘‘

’’آل رائٹ، میں بتاتا ہوں۔ میں نے سب کچھ دیکھا تھا۔‘‘

ہیری نے اس کی آنکھوں کو پڑھا اور کرسی گھسیٹ کر بیٹھ گیا۔

’’اگر تم نے سچ بیانی سے کام لیا تو یہاں سے ایک آزاد فرد کی حیثیت میں نکل سکتے ہو۔‘‘

’’میں سمجھ گیا۔‘‘ وہ بولا۔

’’ہاتھ آگے کرو۔‘‘ ہیری نے کہا اور اس کی ہتھکڑیاں کھول دیں۔ جیسی فوراً کلائیاں مسلنے لگا۔ ہیری کو یاد آیا کہ بندھن کٹنے کے بعد ایلی سیا نے بھی یہی حرکت کی تھی۔

’’آرام محسوس ہورہا ہے؟‘‘

’’ہاں۔‘‘ جیسی نے کہا۔

’’مجھے بتاؤ کہ کہاں سے آئے ہو اور تم نے جائے واردات پر کیا دیکھا؟‘‘

جیسی نے سر ہلا کر بیس منٹ تک اپنی کہانی سنائی۔ کہانی کے مطابق جب وہ میڈونا سے ملنے کی کوشش میں مل ہالینڈ پہنچا تو تاریکی پھیل گئی تھی۔ وہ تھک چکا تھا۔ میڈونا کے مکان میں سناٹا تھا۔ طویل سفر کے بعد اس نے آرام کرنے کا فیصلہ کیا۔ اسے توقع تھی کہ پاپ سنگر شاید رات تاخیر سے گھر پہنچے گی۔ اس نے گھر کے قریب جھاڑیوں میں ایک جگہ منتخب کرلی۔ تھکن کے باعث اسے نیند آگئی تھی۔ اس کی بیداری کی وجہ آوازیں تھیں۔

’’کیسی آوازیں؟ آوازیں کتنے فاصلے سے آرہی تھیں؟‘‘

’’شاید سو میٹر۔ پھر آوازیں آنا بند ہوگئیں۔ میں نے دیکھنے کی کوشش کی۔ مجھے تین کاریں دکھائی دیں۔ ایک پورشے تھی۔ دوسری گاڑیوں کو میں پہچان نہیں سکا لیکن وہ

پورشے سے بڑی تھیں۔

''تم نے وہاں آدمیوں کو دیکھا؟''

''نہیں، اندھیرا زیادہ تھا پھر مجھے اندھیرے میں سے ایک چیختی ہوئی آواز سنائی دی۔ آواز کے ساتھ ہی دو فائر ہوئے۔ فائر کی معمولی چمک میں ایک آدمی نظر آیا۔ وہ گھٹنوں کے بل تھا پھر اندھیرے میں، میں کچھ نہیں دیکھ سکا۔''

ہیری نے سر ہلایا۔ ایک سوال اس کے دماغ میں رینگا۔ لیکن اس نے سوال ملتوی کر دیا۔ ''گڈ جیسی، تم اچھے جا رہے ہو۔ ہم اسی حصے کو دوبارہ دہراتے ہیں۔ تم سو رہے تھے۔ اچانک آوازوں نے تمہیں جگایا۔ تم نے تین کاریں دیکھیں، رائٹ؟''

''ہاں۔''

''او کے گڈ۔ تمہیں آوازیں دوبارہ سنائی دیں۔ تم نے پھر دیکھا اور فائرنگ سنی، رائٹ؟''

''رائٹ۔''

ہیری جانتا تھا کہ جیسی وہی کچھ بول رہا ہے جو وہ سننا چاہتا ہے۔ اسے لڑکے کو ٹیسٹ کرنا تھا۔ ''گن فائر کی چمک میں تم نے دیکھا کہ متاثرہ شخص گھٹنوں پر گرا، رائٹ؟''

''نہیں، بالکل ایسا نہیں تھا۔''

''پھر کیا تھا؟''

''میرے خیال میں وہ پہلے سے ہی گھٹنوں پر تھا جو کچھ ہوا بہت تیزی سے ہوا۔''

ہیری نے سر ہلایا۔ جیسی نے پہلا ٹیسٹ پاس کر لیا تھا۔

''او کے گڈ پوائنٹ۔ اب یہ بتاؤ کہ تم نے فائرنگ کے وقت یا اس سے پہلے کیا سنا؟''

لڑکا سوچ میں پڑ گیا...... پھر اس نے نفی میں سر ہلایا۔

''میں سمجھ نہیں سکا تھا۔''

''او کے، یقین نہیں ہے تو قیاس مت کرو۔''

''کوئی چیخ کر بولا تھا...... لیکن آواز میں دھماکے کے باعث ابہام پیدا ہو گیا تھا۔''

''اس نے جو کچھ کہا، تمہیں یاد آجائے گا...... یہ بتاؤ کہ لہجہ کیسا تھا؟''

''لہجہ؟ نہیں، میں کافی دور تھا اور میں نے ایک ہی لفظ سنا تھا۔''

ہیری سوچ میں پڑ گیا۔ اسے احتیاط کے ساتھ گہرائی میں جانا تھا۔ تفتیش کے لیے وہ ایک لفظ بہت اہم تھا۔

''او کے جیسی پھر کیا ہوا؟''

''فائرنگ کے بعد کوئی گاڑیوں کی طرف بھاگا۔ گاڑی میں بیٹھ کر وہ اسے پورشے کے قریب لایا۔ پورشے کا ٹرنک کھلا تھا۔ اس نے اپنی گاڑی کا ٹرنک بھی کھولا۔''

''جب وہ حرکت پذیر تھا تو دوسرا آدمی کہاں تھا؟''

جیسی گڑبڑا گیا۔ ''میرے خیال میں وہ مر گیا تھا۔''

''نہیں، میرا مطلب ہے...... وہ دوسرا بُرا آدمی۔ وہ دو تھے اور ایک مقتول...... تین گاڑیاں۔ یاد کرو۔'' ہیری نے تین انگلیاں بلند کیں۔

''میں نے صرف ایک آدمی دیکھا تھا جس نے فائرنگ کی تھی۔'' جیسی نے کہا۔ دوسرا گاڑی سے نہیں نکلا تھا۔ اس کی گاڑی پورشے کے پیچھے کھڑی تھی۔''

''وہ دوسرا آدمی ایک مرتبہ بھی گاڑی سے باہر نہیں آیا؟''

''نہیں، فائرنگ کے بعد اس کی گاڑی نے یوٹرن لیا اور وہاں سے چلی گئی۔ ہیری ایک بار پھر خیالات میں کھو گیا...... جیسی کا بیان دشواری پیدا کر رہا تھا۔ ایلی سیا سے ایک آدمی سوال کر رہا تھا اور دوسرے آدمی کو ترجمہ اور احکامات دے رہا تھا۔ ہیری نے اندازہ لگایا کہ گاڑی سے باہر نہ آنے والا آدمی وہ تھا جو انگریزی میں ایلی سیا سے بات کر تا رہا تھا۔

''ٹھیک ہے، آگے چلو......''

''اس نے پورشے کے کھلے ہوئے ٹرنک میں سے کچھ نکال کر اپنی گاڑی کے ٹرنک میں رکھا اور اسے بند کر دیا۔ جو کچھ بھی تھا وہ وزنی لگ رہا تھا۔''

ہیری سمجھ گیا کہ مذکورہ شخص نے ریڈیو ایکٹو مادّہ ٹرانسپورٹ کرنے کے لیے پورشے میں سے ''پگ'' نکالا تھا۔

''پھر وہ اپنی گاڑی میں بیٹھ کر روانہ ہو گیا۔''

''اس کے سوا تم نے کچھ نہیں دیکھا؟'' ہیری نے سوال کیا۔

''میں قسم کھاتا ہوں اور کچھ نہیں۔''

''تم نے جس آدمی کو دیکھا، اس کا حلیہ بتاؤ؟''

''مشکل ہے۔ سر پر ہُڈ تھا اور سویٹ شرٹ پہنی ہوئی تھی۔ میرا اندازہ ہے کہ ہُڈ کے اندر اس نے اسکائی ماسک پہنا ہوا تھا۔''

''تمہیں یہ خیال کیوں آیا؟''

جیسی نے شانے اچکائے۔ ''ایسے ہی...... شاید یہ

خیال غلط ہو۔“
”اس کا قد کیسا تھا؟“
”اوسط قد...... شاید پستہ قد۔“
”کیسا دکھائی دیتا تھا؟“ یہ معلومات اہم تھیں۔
”نہیں، میں نہیں اندازہ لگا سکا لیکن اس کے چہرے پر ماسک ضرور تھا۔“
ہیری پسپا ہونے پر آمادہ نہ تھا۔
”سفید، سیاہ یا گندمی؟“
”پتا نہیں۔ اس کے پاس ہُڈ اور ماسک تھے۔“
”ہاتھوں کے بارے میں سوچو۔ اس نے ہاتھوں کی مدد سے پورشے کا ٹرنک خالی کیا تھا...... ہاتھوں کا رنگ؟“
جیسی نے چند لمحے سوچا پھر اس کی آنکھیں چمکیں۔
”اس نے دستانے چڑھائے ہوئے تھے۔ دستانے خاصے دبیز اور بڑے معلوم ہو رہے تھے۔“ جیسی نے کہا۔
ہیری نے سر ہلایا۔ ”حفاظتی دستانے!“ معاً اسے خیال آیا کہ اس نے ایلی سیا سے دستانوں کے بارے میں سوال نہیں کیا تھا۔ تاہم اسے امید تھی کہ راشیل سوال جواب میں مصروف رہی ہوگی۔
ہیری نے خاموشی اختیار کر لی۔ عموماً گواہ کے لیے سوال و جواب کے دوران میں خاموشی خاصی پریشان کن ثابت ہوتی ہے اور وہ خاموشی کے وقفوں کو پُر کرنے کی سعی کرتے ہیں۔ لیکن جیسی نے ایسی کوئی کوشش نہیں کی۔ طویل وقفے کے بعد ہیری گویا ہوا۔ ”اوکے، دو کاریں تھیں۔ پورشے کے پیچھے جو کار تھی اس کے بارے میں بتاؤ۔“
”مشکل ہے۔ میں جانتا ہوں کہ پورشے کیسی ہوتی ہے۔ لیکن باقی دونوں کاروں کے بارے میں نہیں بتا سکتا...... بہرحال وہ دونوں پورشے سے بڑی گاڑیاں تھیں۔“
”پورشے کے سامنے والی سیڈان تھی؟“
”مجھے ماڈل کے بارے میں نہیں پتا۔“
”نہیں، میں ماڈل کی بات نہیں کر رہا۔ سیڈان کار کی ساخت ہوتی...... مطلب چار دروازوں والی۔ پولیس کار کے مانند۔“
”ہاں، ایسا ہی تھا۔“
ہیری نے ایلی سیا کی غائب شدہ کار کا حلیہ ذہن میں دہرایا۔
”کیا تم کرائسلر 300 کو پہچانتے ہو؟“
”نہیں۔“
”رنگ کے بارے میں بتاؤ۔“
”روشنی اتنی نہیں تھی کہ میں رنگ کی وضاحت کر سکوں...... لیکن رنگ گہرا تھا۔ شاید سیاہ یا گہرا نیلا۔“
”اور دوسری کار؟ جو پورشے کے پیچھے تھی؟“
”یکساں۔ گہرے رنگ کی سیڈان لیکن وہ کچھ چھوٹی معلوم ہو رہی تھی۔“
”آل رائٹ، جیسی، تم کافی مددگار ثابت ہوئے ہو۔“ ہیری نے کہا۔ ”اگر میں تمہیں مختلف کمپنیوں کی سیڈان کاروں کے فوٹو دکھاؤں تو کیا تم پہچان لوگے؟“
”نہیں، میں انہیں اچھی طرح نہیں دیکھ سکا تھا اور فاصلہ بھی زیادہ تھا۔“ جیسی نے جواب دیا۔
ہیری نے سر ہلایا لیکن اسے مایوسی ہوئی تھی۔ تاہم اس کی کہانی کافی حد تک ایلی سیا کینٹ کے بیان کے قریب تھی۔ دو آدمی وہاں گھسے تھے، ایک نے کینٹ کی کرائسلر اٹھالی تھی۔ بظاہر مقصد یہ تھا کہ پورشے میں موجود سیسیم کو کرائسلر کے ذریعے ٹرانسپورٹ کیا جائے۔
معاً اسے ایک نیا خیال سوجھا۔ ”دوسری کار کس طرف گئی تھی؟“
”وہ یوٹرن لے کر پہاڑی سے اتر گئی تھی۔“
”پھر تم نے کیا کیا؟“
”میں نے...... کچھ نہیں۔ میں اپنی جگہ پر رہا۔“
”تم خوف زدہ تھے؟“
”اچھا خاصا۔“
”جیسی تمہیں پریشان ہونے کی ضرورت نہیں ہے لیکن مجھے اس بات کا تجسس ہے کہ تم اتنی دیر تک کیوں وہاں چھپے رہے۔ تم پہاڑی سے اترے نہ تم نے 919 پر کال کی؟“
جیسی نے ہاتھ اٹھائے اور واپس میز پر رکھ دیے۔
”مجھے نہیں معلوم...... میں ڈر گیا تھا۔ مجھے خطرہ تھا کہ اگر میں پولیس کی نظر میں آ گیا تو وہ مجھ پر شک کریں گے۔ میرے ذہن میں یہ بھی تھا کہ یہ واردات اگر کسی مافیا گروپ نے کی ہے اور وہ جان گئے کہ واردات کا چشم دید گواہ موجود ہے تو وہ سب سے پہلے مجھے ٹھکانے لگائیں گے۔“
ہیری نے اثبات میں سر ہلایا۔
”تم کینیڈا میں ٹی وی بہت دیکھتے رہے ہو شاید۔ تمہاری عمر کتنی ہے؟“
”بیس۔“
”میڈونا کے گھر پر کیا کر رہے تھے؟ تم عمر میں کافی

چھوٹے ہو اس سے۔''

''نہیں ایسا نہیں ہے۔ میں اپنی ماں کی وجہ سے آیا تھا۔''

''وہاٹ؟ تم اپنی ماں کے لیے میڈونا کی اسٹاکنگ کر رہے تھے؟''

''میں اسٹاکر نہیں ہوں۔ میری ماں کی سالگرہ آنے والی ہے۔ میں اسے میڈونا کا فوٹو اور آٹوگراف دینا چاہتا تھا۔''

''تم گلوکار یا موسیقار ہو؟''

''میں گٹار بجا لیتا ہوں۔''

''تم کہاں ٹھہرے ہو؟''

''کہیں نہیں۔ میرے پاس کوئی جگہ نہیں ہے۔ رات بھی پہاڑیوں میں سو گیا تھا۔ یہی وجہ تھی، یہاں سے نکل کر کہاں جاتا۔''

''جیسی، ہمیں کچھ وقفہ لینا چاہیے۔ مجھے چند فون کالز کرنی ہیں۔ اس کے بعد بہت ممکن ہے کہ ہم ایک بار پھر نئے سرے سے گفتگو کو دہرائیں۔ پریشانی کی بات نہیں ہے۔ تم پُرسکون رہو...... میں تمہارے لیے ٹھکانے کا بندوبست کرتا ہوں۔ ممکن ہے، یہ کوئی ہوٹل ہو۔''

جیسی نے اثبات میں سر ہلایا۔

''اس دوران میں تم دماغ پر زور دو...... کوئی نئی بات سامنے آسکتی ہے۔''

''میں کوشش کر رہا ہوں۔'' جیسی نے جواب دیا۔

ہیری اسے وہاں چھوڑ کر باہر نکل گیا...... اے سی کو اس نے چونسٹھ پر سیٹ کر دیا تھا۔ جلد ہی جیسی کینیڈا جیسی ٹھنڈک محسوس کرنے لگے گا۔ ہیری نے وقت دیکھا، صبح کے پانچ بج رہے تھے۔ فیڈرل ایجنٹس کے ساتھ میٹنگ چار گھنٹے سے قبل ممکن نہیں تھی۔ اس وقفے میں ہیری کو کئی کام نمٹانے تھے اور جیسی کے ساتھ دوسرا راؤنڈ بھی کھیلنا تھا۔ اگرچہ اسے توقع نہیں تھی کہ دوسرے راؤنڈ میں کوئی نئی اطلاع برآمد ہو سکے گی۔

اسکواڈ روم میں ہیری نے اگناسیو کو اپنی ڈیسک پر دیکھا۔ وہ اپنے لیپ ٹاپ کے ساتھ مصروف کار تھا۔

''کوئی نئی بات؟'' اس نے ہیری کو دیکھ کر لڑکے کے بارے میں سوال کیا۔

''نہیں۔ کچھ خاص نہیں...... کوشش جاری ہے۔'' ہیری نے جواب دیا۔

اگناسیو کی عمر تیس سال کے لگ بھگ تھی۔ وہ اپنی بہترین جسمانی حالت کے باعث اکیڈمی کی ٹرافی بھی جیت چکا تھا۔ بال چھوٹے اور آنکھوں کی رنگت سبز تھی۔

ہیری اپنی ڈیسک کی جانب چلا گیا۔ وہ ایک مرتبہ پھر لیوٹیننٹ کی نیند خراب کرنے کا ارادہ رکھتا تھا۔ اس نے فون اٹھا کر اسے اب تک کی تمام صورتِ حال سے آگاہ کیا اور اگناسیو کی ڈیسک پر آگیا۔

''مقتول کی گن کے بارے میں بتاؤ؟''

''کمپیوٹر کے مطابق وہ چھ مہینے قبل خریدی گئی تھی...... بائیس کیلبر، اسمتھ اینڈ ویسن۔''

راشیل اور بریبز کے وزٹ کے بعد کسی وقت کینٹ نے اپنے تحفظ کے لیے گن خریدی ہوگی، ہیری نے سوچا اور اسی گن نے تحفظ کے بجائے اسے موت کا تحفہ دے دیا۔

☆☆☆

ہیری کافی پینے کے ارادے سے متحرک ہوا تو اسے بریبز کا دیا ہوا کارڈ یاد آیا۔ بریبز اور راشیل کو جیسی کے انٹرویو کی رپورٹ درکار تھی۔ ہیری نے کچھ دیر قبل لیو کو کینیڈین لڑکے کے بارے میں بتایا تھا۔ لیو نے ہدایت کی تھی کہ نو بجے کی میٹنگ تک لڑکے کے بارے میں خاموشی اختیار کی جائے۔ اسی وقت فیصلہ ہوگا کہ جیسی کے بارے میں منہ بند رکھا جائے یا کھولا جائے۔ اگر ایف بی آئی کی طرف سے ایل اے پی ڈی کو تفتیش سے الگ رکھنے کا اشارہ ملا...... پھر ہیری، جیسی کو معلومات کے تبادلے کے لیے کارڈ کے طور پر استعمال کرے گا۔

ہیری کے نزدیک وہ لفظ یا نعرہ بہت اہم تھا جو قاتل نے فائرنگ کے وقت بلند کیا تھا۔ تاہم جیسی، نام اور لہجہ دونوں سمجھنے سے قاصر تھا۔ ہیری نے اس نقطے کو ذہن سے ہٹایا اور اگناسیو کی ڈیسک پر رکھے مقتول کے بلیک بیری کو اٹھا لیا۔

''باس کیا چاہ رہے ہو؟'' اگناسیو نے سوال کیا۔

''کل چھ بجے اس فون پر کینٹ نے اپنے گھر کے کمپیوٹر سے ایک ای میل وصول کی۔ ای میل میں کیا تھا؟ تم جانتے ہو۔ مجھے اس کا پرنٹ آؤٹ فوٹو کے ساتھ چاہیے۔ فوٹو فون کے اسکرین سے بڑا ہونا چاہیے۔'' ہیری نے مدعا بیان کیا۔

''ابھی لو۔'' اگناسیو مسکرایا۔ ''مجھے اس میں سے ای میل اپنے کمپیوٹر میں بھیجنی پڑے گی پھر اسے کھول کر پرنٹ آؤٹ لے لوں گا۔''

''میں جانتا تھا کہ تم کم عمر ہونے کے باوجود کام کے

آدمی ہو۔'' ہیری نے کہا۔ کچھ دیر بعد پرنٹ آؤٹ ہیری کے ہاتھ میں تھا۔

''اور کچھ؟''

''کالز ریکارڈ؟''

''صرف کل کا؟''

''ہاں۔'' ہیری نے سر ہلایا۔ ''کل دوپہر تک کا ریکارڈ......'' وہ جھک کر کمپیوٹر پر اگناسیو کی کارکردگی کا مشاہدہ کرنے لگا۔ اس نے بلیک بیری کی فون کالز نوٹ کیں...... کے اینڈ میڈیکل، کینٹ کی ملکیت تھا۔ بیری کیلبر اس کا شریک تھا۔ انگلیوں کے ساتھ اگناسیو کی زبان بھی رواں تھی۔ ہیری نوٹ پیڈ استعمال کررہا تھا۔ کینٹ نے چھ بجے کے بعد گھر اوپر تلے دس کالز کی تھیں اور ظاہر ہے کہ کسی کا جواب بھی نہیں ملا تھا۔ یہ کالز اس نے پیغام وصول کرنے کے بعد کی تھیں۔ اس وقت ایلی سیا بستر پر بندھی پڑی تھی۔ دیگر کالز اور پیغامات میں ہیری کے مطلب کا کچھ نہ تھا۔ اس نے ایلی سیا کا فوٹو دیکھا۔ اسے جس انداز میں باندھا گیا تھا، اس کی علت اسے سمجھ نہیں آئی۔ نہ وہ یہ جان سکا کہ کینٹ کو ختم کرنے کی کیا ضرورت تھی؟ اس کی پیشانی پر شکنیں ابھر آئیں۔ وہ ایلی سیا کے فوٹو کو گھور رہا تھا اور ذہن کہیں اور تھا۔

''کیا مسئلہ ہے؟'' اگناسیو نے سوال کیا۔

''ذخیرۂ آب کے اوپر کینٹ کو ہلاک کرنے کی وجہ کیا تھی۔ اس نے قاتلوں کا مطالبہ پورا کردیا تھا۔ پھر یہ خون خرابا؟''

''شاید اس نے دونوں میں سے کسی کا چہرہ دیکھ لیا ہو۔'' اگناسیو نے خیال آرائی کی۔

''نہیں، ان کے چہروں پر ماسک تھے۔ جیسی نے بھی تصدیق کردی ہے۔'' ہیری نے اس کی رائے مسترد کردی۔

''ممکن ہے کچھ نہ ہو...... ان کا منصوبہ ہی یہ ہو کہ مطلوبہ شے حاصل کرنے کے بعد اسے ختم کردیں گے۔''

''انہوں نے اسے قتل کرتے وقت نعرہ لگایا تھا۔ وہ کیا لفظ تھا۔ یہ جاننا ضروری ہے۔ جیسی کو یاد نہیں آرہا ہے لیکن اسے یاد آگیا تو ہمیں آگے بڑھنے میں بہت مدد ملے گی۔'' ہیری نے امید ظاہر کی۔ ''یہ بات بھی ذہن میں رکھو کہ اگر ان کا پلان اسی طرح تھا تو انہوں نے اس کی بیوی کو کیوں زندہ چھوڑ دیا...... چہرے نہ دیکھنے کے باوجود ایلی سیا کی حیثیت گواہ کی تھی۔''

اگناسیو خاموش رہا۔

ایف بی آئی کا دہشت گردی کا نظریہ نہ جانے کیوں ہیری کے حلق سے اترنے میں ناکام تھا۔ دہشت گردی کے امکان کو تسلیم کرنے کا مطلب مختلف مذاہب کے شدت پسندوں کی موجودگی کے امکان کو بھی پیشِ نظر رکھنا ناگزیر تھا جبکہ کئی برس سے ایسی کوئی سرگرمی دیکھنے میں نہیں آئی تھی۔ اس نے اپنے پارٹنر کو ہدایت کی کہ وہ مقتول کے بلیک بیری سے کھیلتا رہے۔ ایلی کا فوٹو لے کر وہ اپنی ڈیسک پر آگیا۔

ریڈنگ گلاس لگا کر اس نے دراز میں سے میگنیفائنگ گلاس نکالا اور تصویر پر جھک گیا۔ نامعلوم افراد نے ایلی کو جس مخصوص انداز میں باندھا تھا، اس کے لیے چھ عدد ٹائیاں استعمال کی گئی تھیں۔ مزاحمت کرتی عورت کو اس انداز میں باندھنا خواہ مخواہ کا دردِسر تھا۔ کیا ایلی نے مزاحمت نہیں کی تھی؟ کیوں؟ شاید وہ دہشت زدہ تھی؟ باندھنے کے دیگر سیدھے اور آسان طریقے تھے...... کم وقت بالا نشین۔ اگر اس قسم کی جکڑ بندی کا کوئی مطلب تھا تو ہیری یہ مطلب سمجھنے سے قاصر تھا۔ اس کی ریڑھ کی ہڈی کمان کی شکل میں مڑی ہوئی تھی لیکن یہ کھنچاؤ اتنا شدید نہیں تھا کہ ہڈی ٹوٹ جاتی یا وہ اذیت کے مارے واقعی بے ہوش ہوجاتی۔ اگرچہ اس حالت میں بھی تادیر بستر پر پڑے رہنا تکلیف دہ تھا۔ ہیری غور کرتا رہا پھر اس نے فیصلہ کیا کہ ایلی سے مل کر تفصیلی بات کی جائے۔ اس نے نوٹ بک پر چند سوالات لکھے، فوٹو پر آخری نظر ڈالی۔ فارنسک رپورٹ دیکھی۔

ہیری، بریبنر کے ہمراہ فوراً ہی سینٹ اگا تھا کلینک کی طرف چلا گیا تھا۔ ایلی اور ٹیکنیشنز کے ساتھ راشیل وہاں رہ گئی تھی۔ ٹیکنیکل عملے نے وہاں کیا شواہد تلاش کیے، ہیری انہیں دیکھنے کے لیے بے قرار تھا۔ تاہم وہاں ٹائیوں پر مشتمل ایک ہی بیگ ملا جن کی مدد سے ایلی کو کمان کی شکل میں باندھا گیا تھا۔

''بس صرف یہی؟'' ہیری نے سوال کیا۔ ''تم نے ایویڈینس لاگ چیک کیا تھا؟''

''ہاں، لیکن وہ سب کچھ ساتھ لے گئے تھے۔ مجھے یہی دیا تھا۔''

ہیری نے لاگ پر نظر ڈالی۔ بالوں کے ٹکڑے اور کپڑوں کے مختصر دھاگے، ایویڈینس بیگ میں نہیں تھے۔ ماسٹر بیڈ کے کارپٹ، گیسٹ باتھ، ماؤس پیڈ، آفس کمپیوٹر، کیمرے کا لینس کیپ (جو بستر کے نیچے سے ملا تھا) لاگ بک میں ہر شے لکھی گئی تھی۔ فہرست میں آخری آئٹم پر نظر پڑتے ہی ہیری بوش چونک اٹھا۔

طویل کیریئر میں اس نے اَن گنت اور مختلف نوعیت کے کرائم سین دیکھے تھے۔ قدرت کا بنیادی قانون ہے جب کوئی جرم وقوع پذیر ہوتا ہے، ہمیشہ اپنی نشانی چھوڑ جاتا ہے۔ چاہے وہ نشان کتنا ہی مختصر اور غیر اہم کیوں نہ ہو۔ سوال صرف اتنا رہ جاتا ہے کہ اس نشان تک کیسے پہنچا جائے۔

لاگ کا آخری آئٹم سگریٹ کی راکھ تھی۔ فی الحال اسے نہیں معلوم تھا کہ وہ سگریٹ کی راکھ سے کیا حاصل کر سکے گا۔ تاہم اس نے فی الفور فون اٹھا کر سائنٹیفک انویسٹی گیشن ڈویژن کا نمبر ملایا۔

''بز سے بات کراؤ۔''

''کون؟''

''ہیری بوش۔''

ایک منٹ کے اندر وہ بز سے بات کر رہا تھا۔

''ہاں، سگریٹ جل کر راکھ ہو چکی تھی۔''

''راکھ کہاں ہے؟''

''وہ...... وہاں ایک فیڈرل ایجنٹ تھی۔ اس کے پاس۔''

''بہت خوب...... میرے کرائم سین کی ایوی ڈینس تم نے اسے دے دی۔''

''وہ...... دراصل دہشت گردی...... کی...... اس کا کہنا تھا کہ بیورو کی سائنس لیب تمباکو کی نوعیت اور اصلیت جان لے گی۔ جس کے بعد اس ملک کا تعین، کرنے میں آسانی ہوگی۔''

''اور تم ہر بات پر یقین کرتے چلے گئے۔'' ہیری نے تلخی سے کہا۔

''ہیری ہم سب ایک ٹیم......''

ہیری نے فون بند کر دیا۔

اگناسیو نے استفسار کیا لیکن ہیری نے ہاتھ لہرا کر بات ختم کر دی۔

''رات کی کال کے بعد سے تم سوئے نہیں ہو؟''

''کوئی فرق نہیں پڑتا۔'' ہیری نے کہا۔ ''میں نیند کی وجہ سے ایف بی آئی پر برہم نہیں ہوں۔'' ہیری نے کافی کا مگ اٹھایا۔

''پھر بھی ان سے الجھنا ٹھیک نہیں ہے، باس۔''

''تم میری فکر مت کرو...... کینٹ ہاؤس کی تصاویر کہاں ہیں؟''

''یہیں ہونی چاہئیں۔'' اگناسیو نے ڈیسک پر فولڈر میں فائلوں کو دیکھا اور ایک فائل ہیری کے حوالے کی۔

ہیری نے تصاویر دیکھیں۔ آخر میں اس کی توجہ گیسٹ باتھ کی تین تصاویر پر مرکوز ہوگئی۔ ایک مکمل شاٹ تھا۔ دوسرا زاویہ بنا کے لیا گیا تھا جس میں واٹر ٹینک پر سلگ کر راکھ ہونے والی سگریٹ کا نشان نمایاں دکھائی دے رہا تھا۔

ہیری نے تینوں تصاویر پھیلائیں اور میگنیفائر نکالا۔ سگریٹ جلنے کا نشان دو انچ کے قریب تھا۔ ٹوائلٹ کا سیٹ کور اٹھا ہوا تھا۔ دونوں میں سے کسی نے ٹوائلٹ استعمال کیا تھا۔

ہیری نے ایک بار پھر ایس آئی ڈی فون ملا کر انگلیوں کے نشانات کے بارے میں پوچھا۔ جواب نفی میں تھا۔ نشانات کہیں نہیں تھے۔ ٹوائلٹ سیٹ کے نشانات صاف کر دیے گئے تھے۔ ہیری اور اگناسیو کچھ دیر مصروف گفتگو رہے۔ پھر اگناسیو اپنے کام کی طرف متوجہ ہوگیا۔ ہیری نے کرسی کی پشت سے ٹیک لگائی اور دونوں ہاتھ سر کے پیچھے رکھ لیے۔

ذہن میں خیالات کا جنگل تھا۔ قتل ہی کرنا تھا تو ماسک کی کیا ضرورت تھی؟ ماسک لگائے تھے تو کینٹ کو ختم کیوں کیا؟ نیز یہ کہ بیوی کو کیوں چھوڑ دیا؟ شاید ماسک اس لیے لگائے تھے کہ کینٹ غلط فہمی میں رہے کہ وہ اسے مارنا نہیں چاہتے...... لہٰذا اسے تعاون کرنا چاہیے۔ تاہم ہیری اپنے اس مفروضے سے مطمئن نہیں ہو پا رہا تھا۔ معاً اس نے ذہنی سوال و جواب کا سلسلہ ختم کیا اور کافی پی کر جیسی سے ملنے کے لیے تیار ہوگیا۔ تاہم انٹرویو روم میں جانے سے پہلے اس نے فون نکالا۔ ایکو پارک کیس کے بعد بھی راشیل کا نمبر اب تک محفوظ تھا۔ وہ پہلے ہی فیصلہ کر چکا تھا کہ اس نمبر کو کبھی ڈیلیٹ نہیں کرے گا۔

اس نے نمبر ملایا اور ذہنی طور پر تیار ہوگیا کہ دوسری طرف سے رابطہ منقطع کر دیا جائے گا۔ راشیل کی آواز سنائی دی لیکن یہ ریکارڈڈ ہدایت تھی کہ پیغام چھوڑ دیا جائے۔

''میں ہیری بوش ہوں۔ کچھ باتیں کرنی ہیں.... فی الحال سگریٹ کی راکھ واپس کر دو۔ وہ کرائم سین میرا ہے۔''

اس نے پیغام ریکارڈ کرا کے فون بند کر دیا۔

وہ جانتا تھا کہ پیغام سن کر وہ برہم ہو جائے گی۔ شاید نیم پاگل ہو جائے۔ وہ اس بات سے بھی آگاہ تھا کہ اس کی یہ حرکت بیورو سے براہِ راست تصادم کے مترادف ہوگی۔ یہ تصادم ناگزیر نہیں تھا۔ ہیری بہ آسانی کنی کترا سکتا تھا لیکن وہ اپنی افتادِ طبع اور اسٹائل سے مجبور تھا۔

اس نے ماضی کے تعلقات کی پروا نہیں کی تھی۔ نہ مستقبل کی امید کے لیے تصادم سے بچنے کی کوشش کی تھی۔ وہ امید جس کے لیے راشیل کا سیل نمبر اس کے فون کے دل میں محفوظ تھا۔

☆☆☆

وہ دونوں مارک ٹوئن ہوٹل میں جیسی سے ملاقات کر کے باہر آئے تھے۔ جیسی نام کے معاملے میں کنفیوز تھا۔ اس نے ملتے جلتے کئی نام بتا دیے تھے۔

''تم سمجھتے ہو کہ وہ یہاں ٹکا رہے گا؟''

''کہاں جائے گا؟ اس کا کوئی ٹھکانا نہیں ہے۔'' ہیری نے جواب دیا۔ ہیری نے جیسی کو وہاں چارلس ڈکنز کے نام سے ٹھہرایا تھا۔ جیسی اس کے لیے حکم کا اِکّا تھا۔ اگرچہ وہ قاتل کی پہچان بتانے سے قاصر تھا۔ لیکن جائے واردات پر جو کچھ ہوا۔ تفتیش کنندگان کے لیے جیسی اس کا نقشہ کھینچ سکتا تھا۔ کسی گرفتاری اور مقدمے کی صورت میں جیسی کی کہانی جرم کا بیانیہ بن جاتی۔ جسے پراسیکیوٹر، جیوری کے سامنے استعمال کر سکتا تھا۔ چاہے جیسی قاتل کی پہچان بتانے میں معذور ہی کیوں نہ نکلے۔

اپنے انچارج لیوٹینٹ سے مشورے کے بعد بھی فیصلہ ہوا تھا کہ لڑکے کو پوشیدہ رکھا جائے۔ لیو نے لڑکے کے لیے چار دن کا ہوٹل واؤچر منظور کر دیا تھا۔ تصویر صاف ہونے کے لیے چار دن بہت تھے۔ ابھی تو پہلا دن ہی پورا نہیں ہوا تھا۔

ہیری اور اگناسیو، کراؤن وکٹوریا میں بیٹھ گئے...... راشیل کی جانب سے کوئی جوابی ردِعمل نہیں آیا تھا۔ ہیری نے اس کے پارٹنر بریئنز کا نمبر ملایا اور احتیاط سے الفاظ کا انتخاب کیا۔

''میں میٹنگ کا مقام معلوم کرنا بھول گیا تھا؟''

''فیڈرل بلڈنگ، ڈاؤن ٹاؤن۔ پندرھویں منزل۔ ٹی آئی یو میٹنگ کے بارے میں پوچھ لینا۔'' بریئنز نے جواب دیا۔

''ٹھیک ہے، نو بجے پہنچ رہے ہیں۔'' ہیری نے عام سے انداز میں کہا۔

''اوہ...... ہاں...... وہ وقت کچھ آگے پیچھے ہو گیا ہے۔''

ہیری مسکرایا۔ ''کیا مطلب؟''

''دس...... دس بجے۔''

''ٹھیک ہے، کوئی مسئلہ نہیں ہے۔''

''گواہ سے کچھ مدد ملی؟'' بریئنز نے سرسری انداز میں سوال کیا۔

ہیری کے لیے اپنے پتّے کھولنے کا وقت نہیں آیا تھا۔ ''اس نے واردات دیکھی تھی لیکن فاصلہ زیادہ تھا۔ تاہم اس نے تصدیق کی تھی کہ کئی چیزیں پورشے سے دوسری گاڑی میں منتقل کی گئی تھیں۔ تمام کام ایک ہی آدمی نے سرانجام دیا۔ اسی نے کینٹ کو ختم کیا۔ دوسرا اپنی گاڑی سے نکلا ہی نہیں۔''

''لائسنس پلیٹ؟''

''نہیں، سیسیم غالباً مسز کینٹ کی کار میں لے جائی گئی تھی تاکہ ان کی کار میں سیسیم ٹریس نہ ہو۔''

''اس نے قاتل کو دیکھا؟''

''نہیں۔ اس وقت بھی اس نے اسکائی ماسک پہنا ہوا تھا۔''

بریئنز کچھ دیر کے لیے خاموش ہو گیا۔ ہیری نے اسے نام کے کنفیوژن کے بارے میں بتا دیا جو جیسی کو درپیش تھا۔

''بُری خبر ہے۔'' وہ بولا۔ ''تم نے اس کا کیا کیا؟''

''چھوڑ دیا۔''

''کہاں؟''

''ہیلی فیکس کینیڈا۔'' ہیری نے معصومیت سے کہا۔

''بوش تم سمجھ رہے ہو کہ میں نے کیا پوچھا ہے؟''

ہیری نے نوٹ کیا کہ اس نے بوش کا لفظ استعمال کیا تھا...... اور آواز میں بھی تپش تھی۔

''وہ کینیڈا سے آیا تھا۔ آوارہ گرد تھا۔ اس کا کوئی مقامی پتا نہیں ہے...... ہم نے اس کی مطلوبہ جگہ پر اتار دیا جہاں سے اسے کینیڈا جانا تھا۔ کھانے پینے کے لیے کچھ پیسے بھی دے دیے تھے۔'' ہیری نے دیکھا کہ اگناسیو اس کے بے تکلف جھوٹ پر اسے تک رہا تھا۔ ''تمہاری جانب کیا اطلاع ہے؟'' ہیری نے استفسار کیا۔

''ہوم لینڈ نے چاپرز کا فلیٹ روانہ کیا ہے۔ جدید آلات بھی ہیں۔ جو ریڈی ایشن کو ٹریک کریں گے۔ اس کا آغاز جائے واردات سے ہوگا۔ اس دوران ہم میٹنگ کے دوران طے کریں گے کہ ہم سب ایک صفحے پر ہیں۔''

''کیا یہ ممکن ہے؟''

''ایسا ہونا ضروری ہے۔ تب ہی تمام ادارے مل کر حملہ آور ہوں گے۔'' ہیری نے محسوس کیا کہ صورتِ حال ایسی نہیں ہے جیسی بریئنز بتا رہا تھا۔ اسے شک تھا کہ بات چیت ریکارڈ ہو رہی ہے۔ وہاں موجود دیگر افراد بھی گفتگو سن رہے

تھے۔

ہیری خفیف سا ہچکچایا اور بولا۔ ”میرا اگلا قدم کینٹ ہاؤس کی طرف ہوگا۔ مسز کینٹ سے پھر بات کرنی ہے۔ بعدازاں کینٹ آفس جاکر اس کے پارٹنر سے بات کرنی ہے۔“

دوسری طرف خاموشی تھی۔ ہیری نے گاڑی ریسٹورنٹس، جو چوبیس گھنٹے کھلے رہتے تھے، کے ساتھ پارک کی۔ وہاں بہت کم گاہک نظر آرہے تھے۔

”تم لائن پر ہو؟“

”ہاں ہیری...... میں تمہیں بتانا چاہ رہا ہوں کہ تمہیں کہیں جانے کی ضرورت نہیں ہے۔“

ہیری نے نفی میں سر ہلایا۔ ”میں جانتا ہوں۔“ وہ بڑبڑایا۔

”تو تم لوگوں نے ان افراد کو اٹھالیا ہے؟“

”ہاں، ہم ان سے بات کررہے ہیں۔“

”ٹھیک ہے ہم بھی پہنچیں گے۔ یہ ابھی تک ہومی سائڈ انویسٹی گیشن ہے۔“

خاموشی کا طویل وقفہ آیا۔ ”دیکھو ڈیٹکٹیو، کیس وسیع دائرہ کار اختیار کرگیا ہے۔ ہم تم دونوں کو مسز کینٹ اور ڈاکٹر کینٹ کے پارٹنر سے بات کرنے کا موقع فراہم کریں گے۔ لیکن سچ یہ ہے کہ ترجیح اب ہومی سائڈ نہیں ہے۔ مطلب قاتل کون ہے؟ ترجیح سیسیم کی برآمدگی ہے اور ہم گیارہ گھنٹے پیچھے ہیں۔“

”ہم قاتل تک پہنچ گئے تو سیسیم ازخود ہاتھ آجائے گی۔“ ہیری نے کھل کر اختلاف کیا۔

”ممکن ہے ایسا ہو۔“ بریئر نے کہا۔ ”لیکن ہمارے تجربے کے مطابق یہ مواد تیزی سے ایک ہاتھ سے دوسرے ہاتھ میں سفر کرے گا۔ لہٰذا ہمیں بھی برق رفتاری کا مظاہرہ کرنا ہے اور ہم یہی کرنے جارہے ہیں۔“

”ہماری وجہ سے رفتار کم ہوجائے گی؟“

”ہیری، تم سمجھ نہیں رہے۔“

”سمجھ رہا ہوں۔ دس بجے آؤں گا۔“ ہیری نے فون بند کردیا۔

فون بند ہوتے ہی اگناسیو نے سچ اور جھوٹ کے بارے میں سوالات کی بوچھاڑ کردی۔ ہیری نے دونوں ہاتھ اٹھا کر اسے پُرسکون رہنے کا اشارہ کیا۔ ”چلو اندر کافی پیتے ہیں...... ناشتا بھی ہوجائے۔ پھر میں بتاتا ہوں کہ درونِ خانہ کیا کہانی چل رہی ہے۔“

ہیری نے کونے میں ایک بوتھ منتخب کیا جہاں سے داخلی دروازہ نظر آرہا تھا۔ ویٹرس فوراً ہی آن دھمکی۔ ہیری نے کافی، ٹوسٹ اور آملیٹ کا آرڈر دیا۔ ویٹرس کے جاتے ہی اگناسیو نے پھر سوالات شروع کردیے۔

”بچے ہمیں اس کیس سے الگ کیا جارہا ہے، کیا سمجھے؟“

”تمہیں یقین ہے؟ کیسے معلوم ہوا؟“

”کیونکہ انہوں نے ہمارے مطلوبہ افراد کو اٹھالیا ہے اور میں گارنٹی دیتا ہوں کہ وہ ہمیں مسز کینٹ اور مسٹر کینٹ کے پارٹنر سے بات نہیں کرنے دیں گے۔“

”کیا انہوں نے ایسا کہا یا تم وہم کا شکار ہورہے ہو؟“

”ویل، ویل...... پارٹنر، انتظار کرو اور دیکھو...... ہاں سیکھو بھی۔ ابھی تم نے بہت کچھ سیکھنا ہے۔ وہ آئیں بائیں شائیں کرکے جھاڑو سے ہمیں ایک طرف کردیں گے۔ میں ان کی کمینگی کو خوب سمجھتا ہوں۔ یہ ہومی سائڈ ہے...... کوئی بھی، ایف بی آئی بھی ہیری کو کھڈے لائن نہیں لگاسکتی۔“

”کچھ بھروسا کرو ہیری۔“

”بھروسا مجھے خود پر ہے۔ میں اس سڑک پر پہلے بھی سفر کرچکا ہوں۔ جانتا ہوں یہ کہاں جائے گی۔ میں ان پر اعتماد نہیں کرسکتا۔ انہیں سیسیم چاہیے۔ مجھے ان کتوں کو پکڑنا ہے، جنہوں نے کینٹ فیملی کو دہشت زدہ کیا اور ڈاکٹر کینٹ کو گھٹنوں کے بل بٹھا کر اس کے سر میں دو گولیاں اتاریں۔“

”یہ مختلف معاملہ ہے۔ قومی سلامتی کا سوال ہے۔“ اگناسیو نے کہا۔

ہیری کو لگا کہ اگناسیو اکیڈمی کے نصاب کے مطابق چل رہا ہے یا کسی خفیہ سوسائٹی کا کوڈ...... ہیری کو پروا نہیں تھی۔ وہ اپنے کوڈ کے مطابق حرکت کرتا تھا۔

”مل ہالینڈ ڈیم پر جو لاش پڑی تھی۔ کہانی وہیں سے شروع ہوتی ہے۔ اگر ہم جائے واردات کو اور قاتل کو نظرانداز کریں گے تو بھول جاؤ کہ قاتل ملے گا...... یا سیسیم۔“

نوجوان اگناسیو، سینئر پارٹنر کے انداز سے نروس ہوگیا۔ اس نے نمک دانی سے آملیٹ میں نمک ملایا...... کچھ نمک میز پر گر گیا۔

”ہیری یہ ترجیحات کا سوال ہے...... میٹنگ کے دوران معلومات کے تبادلے کے بعد معاملہ کھل جائے گا۔“

ہیری بدمزہ ہونے لگا۔ وہ لڑکے کو سکھانا چاہ رہا تھا اور

وہ سننے پر آمادہ نہیں تھا۔

''غور سے سنو، اول کوئی میٹنگ نہیں ہو رہی ہے۔ دوسرے یہ لوگ جب معلومات کا تبادلہ کرتے ہیں تو ہاتھی کی طرح کھاتے ہیں۔ لیکن جب معلومات دینے کی باری آتی ہے تو گونگے بن جاتے ہیں۔ نو بجے میٹنگ تھی۔ دس بجنے والے ہیں۔ ہم دس بجے پہنچیں گے اور میٹنگ کا وقت آگے بڑھا دیا جائے گا...... پھر مزید آگے...... وہ یونہی ہمیں بہلاتے رہیں گے۔ ہم اس غلط فہمی میں رہیں گے کہ ہم ہر معاملے میں شامل ہیں جبکہ ہم کہیں بھی نہیں ہوں گے۔ انجام یہ ہوگا کہ مناسب وقت پر وہ عقبی دروازے سے نکل جائیں......ناکامی ہوئی تو ہمارے گلے میں آئے گی۔''

اگناسیو نے سمجھنے والے انداز میں سر ہلایا۔

''لیکن تم نے جیسی کے بارے میں جھوٹ کیوں بولا۔ ممکن ہے وہ اس سے کوئی کام کی بات معلوم کر لیتے۔'' اگناسیو بولے بغیر نہ رہ سکا۔

''اونہہ...... ہو سکتا ہے میں، مسز کینٹ یا ڈاکٹر کینٹ کے پارٹنر سے کوئی کام کی بات معلوم کر لیتا...... جنہیں وہ اٹھا کر لے گئے۔ بھول جاؤ۔ جیسی میرا کارڈ ہے۔ تبادلہ ہوگا۔ اگر وہ ہمیں مطلوبہ رسائی دیتے ہیں تو ہم انہیں جیسی تک رسائی دیں گے۔''

دونوں نے کانٹا اور چمچ سنبھال لیے۔ اگناسیو کچھ اور بولتا، لیکن ہیری کے تیور دیکھ کر خاموش رہا۔ انہوں نے اشیائے طعام کا نصف حصہ نمٹایا تھا، جب ہیری کی نظر ریسٹورنٹ میں داخل ہونے والے چار مخصوص وردی پوشوں پر پڑی۔ دو دو کی جوڑی میں منقسم ہو کر وہ اطراف سے ریسٹورنٹ کا معائنہ کرنے لگے۔ وہ بلاشبہ ایف بی آئی کے آدمی تھے۔

ریسٹورنٹ میں ایک درجن سے بھی کم افراد تھے۔ وہ پُرسکون انداز میں چاروں کی حرکات کا مشاہدہ کر رہا تھا۔ اس نے کھانے سے ہاتھ نہیں روکا تھا۔ وہ میزوں پر موجود افراد کی آئی ڈی چیک کر رہے تھے۔ اگناسیو کی زیادہ توجہ طعام کی جانب تھی۔ لہٰذا وہ اس نئی سرگرمی سے ناآشنا تھا۔ بالآخر دو ایجنٹ کونے میں ان کے بوتھ تک آ گئے۔ بیج بتا رہے تھے کہ ان میں ایک کا نام رونالڈ لیور اور دوسرے کا جان پارکن تھا۔ انہوں نے ہیری سے صرف نظر کیا، کیونکہ وہ عمر رسیدہ لگ رہا تھا۔ اگناسیو کی آئی ڈی طلب کی گئی۔

''کس کی تلاش ہے؟'' ہیری نے سوال کیا۔

''سرکاری کام ہے، سر۔''

اگناسیو نے والٹ نکال کر بیج دکھایا۔ فوٹو کے ساتھ اگناسیو کا نام اور شعبہ لکھا تھا۔ دونوں نے قدرے حیرت کا اظہار کیا۔

''مضحکہ خیز بات ہے۔ اگر تم دونوں آئی ڈی کے ذریعے کسی کو تلاش کر رہے ہو۔ کیونکہ میں نے بریز کو گواہ کا نام نہیں بتایا تھا۔''

''تم کون ہو؟'' رونالڈ نے استفسار کیا۔ وہ انچارج معلوم ہو رہا تھا۔

''دیکھنا چاہتے ہو؟ بہت پرانی ہے...... فرسودہ۔'' ہیری نے بیج نکالا اور رونالڈ کے حوالے کر دیا۔ ایجنٹ نے بغور اس کا جائزہ لیا۔ اس کے تیور کچھ بدل گئے تھے۔

اس نے مسکرا کر اس کے نام کا مذاق اُڑایا۔ ہیری بھی خندہ زن ہوا اور ترکی بہ ترکی جواب دیا۔

''تمہیں نام کے ساتھ لیور نہیں لگانا چاہیے تھا۔ منہ تمہارا پہلے ہی لیور کے مانند ہے۔''

رونالڈ کا چہرہ سرخ ہو گیا۔ اس نے بیج چھوڑ دیا جو آملیٹ کی پلیٹ میں گرا۔ اتفاق سے زردی پک گئی تھی اس لیے بیج پر نشان نہیں پڑا۔ ہیری نے اسے نیپکن سے صاف کر کے واپس رکھ لیا۔

''ہیری مجھے نہیں معلوم کہ کیا کھیل ہو رہا ہے۔ مجھے پتا کرنا ہے کہ جیسی میٹ فورڈ کہاں ہے؟''

''کون جیسی؟'' ہیری نے بے اعتنائی کا مظاہرہ کیا۔ رونالڈ کے چہرے پر پھر سرخی لہرائی۔ اس نے دونوں ہاتھ میز پر جمائے اور ہیری کی آنکھوں میں دیکھا۔ ''تم جانتے ہو، کس کی بات ہو رہی ہے اور ہمیں اُسے لے جانا ہے۔''

''تو لے جاؤ۔'' ہیری نے کوئی اثر نہیں لیا۔ ''میٹنگ میں ملاقات ہوگی۔ کینٹ کے پارٹنر سے انٹرویو کرنے کے بعد مسز کینٹ سے بات کروں گا۔ اس کے بعد جیسی کے بارے میں بات کریں گے۔''

رونالڈ نے زہرخند سے اُسے دیکھا۔ ''کیوں مصیبت میں پڑنا چاہتے ہو؟''

''جب تم اسکول میں تھے۔ اس وقت سے میں، مصیبت میں ہی ہوں۔ میری فکر مت کرو...... کسی اور کو دیکھو۔ کھانے کا مزہ لینے دو۔''

رونالڈ سیدھا کھڑا ہو گیا اور انگلی سے ہیری کے سینے کی طرف اشارہ کیا۔ ''مسٹر ہیری محتاط رہنا۔'' اس نے تنبیہ کی۔

''مشورے کا شکریہ۔''

اگناسیو اس دوران میں خاموش رہا تھا اور قدرے بے کل تھا۔

☆☆☆

دونوں پُل ہالینڈ پر تھے۔ یوں معلوم ہوتا تھا کہ جیسے وہاں کوئی واردات سرے سے نہیں ہوئی تھی۔ ہیری نے جلد ہی وہ جگہ چھوڑ دی اور ایروہیڈ ڈرائیو کی جانب روانہ ہوگیا۔

''کہاں جارہے ہو؟'' اگناسیو نے کافی دیر بعد زبان کھولی۔

''مقتول کینٹ کے گھر۔''

''لیکن......''

''پریشان مت ہو۔'' ہیری نے قطع کلامی کی۔ کینٹ ہاؤس کے سامنے حسبِ توقع فیڈرل کار موجود تھی۔ ہیری اس پر توجہ دیے بغیر کراؤن وک کو ڈرائیو وے میں لے گیا۔ گاڑی سے اتر کر وہ دروازے کی طرف بڑھا۔ اس کی سماعت نے فیڈرل ایجنٹ کی کار کا دروازہ کھلنے کی آواز سن لی تھی۔ پورمُشے کی کی رِنگ اب تک اس کے پاس تھی۔ اس نے صحیح چابی تلاش کر کے لاک میں داخل کر دی۔

عین اسی وقت ایجنٹ کی آواز بلند ہوئی۔

''ایف بی آئی...... وہیں رک جاؤ۔''

ہیری کا ہاتھ دروازے پر تھا۔

''دروازہ مت کھولنا۔'' ایجنٹ نے وارننگ دی۔

ہیری پلٹا اور پیش قدمی کرتے ہوئے ایجنٹ کو دیکھا۔ ہیری جانتا تھا کہ مکان کی نگرانی کے لیے ایف بی آئی نے عام سا بندہ چنا ہوگا۔ اس کی عمر بھی زیادہ نہیں تھی۔ ہیری آسانی سے اسے ہینڈل کر سکتا تھا۔

''ایل، اے، پی، ڈی ہومی سائڈ اسپیشل۔'' ہیری نے تعارف کرایا۔ ''ہم اور تم ساتھ کام کر رہے ہیں۔''

''نہیں، یہ معاملہ بیورو نے اپنی تحویل میں لے لیا ہے۔ ہر قسم کی تفتیش ایف بی آئی کرے گی۔''

''معاف کرنا، جوان...... مجھے ایسا کوئی میمورینڈم نہیں ملا۔'' ہیری نے رخ واپس دروازے کی طرف کر لیا۔

''دور رہو، یہ قومی سلامتی کا معاملہ ہے۔ اپنے بڑوں سے بات کرو۔''

ہیری نے نفی میں سر ہلایا۔ ''سپیریئرز تمہارے ہوں گے۔ میں سپروائزر کو جوابدہ ہوں۔''

''جو کچھ بھی ہے۔ تم اندر نہیں جا سکتے۔'' ایجنٹ نے حتمی لہجے میں کہا۔

''ہیری۔'' اگناسیو نے مداخلت کی۔ ''شاید ہمیں......''

ہیری نے ہاتھ لہرا کر اس کا جملہ کاٹ دیا اور فیڈرل ایجنٹ کی طرف مڑا۔ ''میں تمہاری آئی ڈی دیکھنا چاہوں گا۔''

ایجنٹ کے چہرے پر حیرت دکھائی دی۔ تاہم اس نے جیب سے شناخت نکالی اور کھول کر ہیری کے سامنے کر دی۔ ہیری تیار تھا۔ اس نے ایجنٹ کی کلائی پکڑ کر جھٹکا دیا اور بازو پشت پر موڑ دیا۔ ایجنٹ کا منہ دروازے سے جالگا۔ ہیری نے مڑے ہوئے بازو پر دباؤ ڈال کر اسے دروازے سے چپکا دیا۔ ہیری نے اسے زیادہ مزاحمت کا موقع نہیں دیا اور اپنا آزاد ہاتھ اس کی جیکٹ کے نیچے ڈال کر ہتھکڑیاں اس کی بیلٹ سے الگ کر لیں۔

''ہیری کیا کر رہے ہو؟'' اگناسیو گھبرا گیا۔

ہیری، ایجنٹ کی کلائیاں ہتھکڑیوں میں جکڑ چکا تھا۔

''میں نے تمہیں کہا تھا کہ کوئی ہمارا راستہ نہیں روک سکتا۔'' ہیری نے اگناسیو سے کہا۔ فیڈرل ایجنٹ کے ہاتھ عقب میں جکڑے جا چکے تھے۔ بیج ابھی تک ہاتھ میں تھا۔ ہیری نے بیج لے کر کھولا۔ نام کی جگہ کلفرڈ میکسویل لکھا تھا۔ ہیری نے بیج واپس جیکٹ کی جیب میں رکھ دیا۔

''اپنا کیریئر ختم سمجھو۔'' میکسویل نے سکون سے کہا۔

''پرانی بات ہے۔'' ہیری نے اطمینان سے جواب دیا۔

میکسویل نے اگناسیو کی طرف دیکھا۔ ''تم بھی اس کے ہمنوا ہو تو تمہیں بھی بھگتنا پڑے گا...... خوب سوچ لو۔''

''بکواس بند کرو۔'' ہیری تڑخا۔ ''مصیبت میں ہم نہیں تم پڑو گے۔ جب تم سے جواب طلب کیا جائے گا کہ دو مقامی پولیس والوں کو سنبھالنے میں تم کیوں ناکام ہوئے۔''

ہیری نے دروازہ کھولا اور اسے اندر دھکیلا۔ لیونگ روم میں اسے ایک کرسی پر بٹھا دیا گیا۔ ہیری نے تلاشی لینا شروع کی اور شولڈر ہولسٹر سے گن برآمد کر لی۔ اس نے فیڈرل ایجنٹ کی جکڑ بندی اس طرح کی تھی کہ وہ پشت پر بندھے ہاتھ کولہوں اور ٹانگوں کے نیچے سے نکال کر سامنے نہ لا سکے۔ مطمئن ہونے کے بعد وہ کھڑا ہو گیا۔ ''آرام کرو، ہم زیادہ وقت نہیں لیں گے۔''

ہیری نے ہال وے کی طرف جاتے ہوئے اگناسیو کو پیچھے آنے کا اشارہ کیا۔ ''تم آفس کو کھنگالو، میں پہلے بیڈروم کی طرف جاؤں گا۔'' اس نے ہدایت دی۔ ''ہم کوئی بھی شے اور ہر چیز دیکھیں گے۔ مطلوبہ شے سامنے آئے گی تو خود بولے گی۔ کمپیوٹر کو دیکھنا۔ معمول سے ہٹ کر کچھ نظر آئے تو

ذہن میں رکھنا۔‘‘
’’ہیری!‘‘
ہیری رک کر پلٹا اور اپنے نئے پارٹنر کو دیکھا۔ اگناسیو کے چہرے پر ہراس نمایاں تھا۔ ہیری اس کے اظہارِ خیال کا منتظر تھا...... حالانکہ وہ میکسویل سے زیادہ فاصلے پر نہیں تھے۔
’’ہمیں ایسا نہیں کرنا چاہیے۔‘‘ اگناسیو نے کہا۔
’’پھر کیسا کرنا چاہیے...... پراپر چینل؟ ہمارا باس ان کے باس سے بات کرے اور اجازت ملنے کا انتظار کرے؟‘‘
اگناسیو نے لیونگ روم کی طرف اشارہ کیا۔ ’’میں وقت کی اہمیت کو سمجھتا ہوں۔ یہ ہمارے بیج اتروا دے گا۔ مجھے پروا نہیں لیکن اس طرح ڈیوٹی سے ہٹایا گیا تو بڑی سبکی ہوگی۔‘‘
ہیری آگے بڑھا اور نرمی سے اگناسیو کے شانے پر ہاتھ رکھ کے دھیرے سے کہا۔ ’’تم نئے ہو...... بہت سی باتیں آگے چل کر سیکھ جاؤ گے۔ تمہیں یا ہمیں کچھ بھی نہیں ہو گا۔ کوئی انگلی نہیں لگا سکتا۔ اوکے؟ میں جانتا ہوں کہ یہ لوگ کیسے کام کرتے ہیں۔ ان کے لیے سب سے اہم امر یہ ہے کہ کسی معاملے میں ان کی ساکھ خراب نہ ہو۔ یہ پہلی ترجیح ہے...... ان کا فلسفہ کہہ لو۔ یہ فلسفہ ہر فیلڈ ایجنٹ کی ہڈیوں میں اترا ہوا ہے کہ بیورو کی ساکھ خراب نہیں ہونی چاہیے۔ ہم نے یہاں جو کچھ کیا اور اس کو آزاد کر کے واپس جائیں گے تو وہ کسی کو ہوا نہیں لگنے دے گا کہ وہ اپنی ڈیوٹی انجام دینے سے قاصر رہا۔ اوکے؟‘‘
اگناسیو نے ہچکچاہٹ کے ساتھ سر ہلایا۔
’’بس پھر شروع ہو جاؤ۔ گزشتہ مرتبہ مجھے یہاں زیادہ دیر تک رکنے کا موقع نہیں ملا تھا۔ مجھے برینر کے ساتھ سینٹ اگاتھا کلینک جانا پڑ گیا تھا۔ اب میں دن کی روشنی میں تفصیلی جائزہ لینا چاہتا ہوں۔ یاد رکھنے کی بات یہ ہے کہ ہر واردات میں کوئی نہ کوئی نشان رہ جاتا ہے۔ عیار سے عیار مجرم غلطی کرتا ہے۔ ہنر یہ ہے کہ اس نشان کو ڈھونڈ لیا جائے۔ میں نہیں سمجھتا کہ اب تک کسی نے کوئی اہم کلیو حاصل کیا ہوگا۔ میرے نزدیک وہ لائن ہی غلط ہے جس پر وہ کام کر رہے ہیں، یعنی دہشت گردی...... بظاہر تابکاری مواد کے غیاب کے باعث ان کے موقف میں وزن ہے......‘‘
’’اوکے، ہیری۔‘‘
ابھی ہیری خواب گاہ میں داخل ہونے ہی والا تھا کہ اگناسیو کی آواز آئی۔ ہیری پلٹا اور آفس کا رخ کیا۔
’’کیا بات ہے؟‘‘
’’کمپیوٹر غائب ہے۔‘‘ اگناسیو ڈیسک کی دوسری جانب کھڑا تھا۔ ہیری کی تیوریوں پر بل پڑ گئے۔
’’وہ لے گئے۔‘‘
’’ایف بی آئی؟‘‘
’’ظاہر ہے۔‘‘ ہیری نے جواب دیا۔ ’’دوسری چیزیں دیکھو۔ ہمیں یہاں سے کچھ لے کر نہیں جانا ہے۔‘‘
ہیری واپس ماسٹر بیڈ روم کی جانب چلا گیا۔ پیشاب کی ہلکی سی بُو اب تک موجود تھی۔ کمرے پر ایک طائرانہ نظر ڈال کر وہ ڈریسنگ ٹیبل پر آ گیا۔ ٹیبل ٹاپ پر ایک جانب لیمپ اور دوسری جانب فریم شدہ فوٹو رکھا تھا۔ ہیری نے فریم اٹھا کر بغور فوٹو کو دیکھا۔ گلاب کے پودے کے قریب کینٹ اور مسز کینٹ کھڑے تھے۔ آٹھ دس سرخ گلاب کھلے تھے۔ پس منظر میں دور پہاڑی پر بڑے بڑے حروف نظر آ رہے تھے۔ جو ہالی ووڈ کی نشاندہی کر رہے تھے۔ ہیری نے اندازہ لگایا کہ فوٹو بیک یارڈ میں لیا گیا تھا۔ ایلی سیا کے چہرے پر مسکراہٹ تھی۔ کمرے میں خوش و خرم جوڑے کی کوئی اور تصویر نظر نہیں آئی۔
ہیری نے فوٹو واپس رکھا اور یکے بعد دیگرے درازیں کھولنی شروع کیں جو ذاتی اشیا سے بھری ہوئی تھیں۔ بیشتر اشیا مقتول اسٹیلے کینٹ کی تھیں۔ نچلی دراز میں ایک کونا خالی تھا۔ ہیری کے اندازے کے مطابق وہ جگہ کینٹ کی گن کے لیے مخصوص تھی۔ اس نے درازیں بند کر دیں۔ اور ٹیبل کے دوسری جانب کونے میں چلا گیا۔ وہ نئے زاویے سے کمرے کا جائزہ لینا چاہتا تھا۔ معاً اسے خیال آیا کہ کرائم سین کے فوٹو فائل اور فائل گاڑی میں تھی۔ وہ باہر نکلنے کے لیے لیونگ روم سے گزرا تو میکسویل کرسی سے نیچے فرش پر پڑا تھا۔ وہ یقیناً جدوجہد کرتے ہوئے کرسی سے گرا تھا۔ چہرے پر پسینا اور سرخی تھی۔ اس نے ہاتھوں کو سامنے لانے کے لیے نصف کامیابی حاصل کر لی تھی۔ تاہم اس کوشش میں وہ مزید الجھ گیا تھا۔
’’مجھے آزاد کرو۔‘‘ اس نے بھنّائے ہوئے انداز میں کہا۔
ہیری نے بمشکل اپنی ہنسی کا گلا گھونٹا۔
’’بس چند منٹ اور۔‘‘ وہ باہر نکل گیا۔ گاڑی میں سے سائنٹیفک انویسٹی گیشن ڈویژن کی فائل نکال کر وہ واپس آ گیا۔ فائل میں کرائم سین کے فوٹو، رپورٹس اور ای

میل کیا گیا ایلی سیا کینٹ کا فوٹو بھی تھا۔ میکسویل نے پھر اسے مدد کے لیے پکارا۔ لیکن ہیری نے اسے نظرانداز کر دیا۔

بیڈروم میں آ کر اس نے ایلی سیا کا فوٹو نکالا۔ اسے دیکھتے ہوئے کمرے کا جائزہ لیا۔ پھر الماری کے پاس آ کر شیشے والا پٹ کھولا۔ دھیرے دھیرے پٹ کھولتے ہوئے وہ فوٹو اور بیڈ کو دیکھ رہا تھا۔ ایک مقام پر زاویہ میچ کر گیا۔ یعنی فوٹو الماری کے پاس کھڑے ہو کر کھینچا گیا تھا۔ ہیری نے الماری کے دونوں پٹ کھول دیے پھر وہ اس جگہ کھڑا ہو گیا جہاں سے فوٹو لیا گیا تھا۔ اس کی نگاہیں باریک بینی سے کمرے اور بستر کا جائزہ لے رہی تھیں۔ وہ پُرامید تھا کہ کوئی شے اس کے ساتھ ہم کلام ہوگی۔ دفعتاً اس نے دیکھا کہ بستر کے ساتھ کلاک بند پڑا ہے...... ہیری نے فوٹو پر نگاہ ماری۔ اس میں بھی کلاک بند تھا۔

وہ آگے بڑھا اور جھک کر نیچے دیکھا۔ کلاک کا پلگ نکلا ہوا تھا۔ اس نے پلگ کو جگہ پر لگا دیا۔ ڈیجیٹل اسکرین روشن ہوگئی۔ وہاں سرخ رنگ کے 12:00 کے ہندسے چمک رہے تھے۔ کلاک کام کر رہا تھا۔ وقت ٹھیک کرنا تھا۔

ہیری سوچ میں پڑ گیا۔ سوچ کا محور ایلی سیا تھی۔ بظاہر وہاں آنے والوں نے پلگ نکالا تھا لیکن کیوں؟ شاید اس لیے کہ ایلی سیا کینٹ یہ نہ جان سکے کہ ان دونوں نے وہاں کتنا وقت گزارا تھا۔ کلاک کے سوال کو اس نے ذہن سے ہٹایا اور بستر کے قریب جا کر تصاویر کی فائل کھولی۔ کلوزٹ کی طرف دیکھا۔ کوئی بات تھی جو گرفت میں نہیں آ رہی تھی۔ ہیری نے دباؤ محسوس کیا۔ کیا بات ہو سکتی ہے۔ اس نے گھڑی چیک کی۔ فیڈز کے ساتھ میٹنگ میں کئی گھنٹے تھے۔

وہ خواب گاہ سے نکل کر ہال سے ہوتا ہوا کچن میں آیا۔ تمام کمرے دیکھے۔ ایک کمرے سے نکلتے وقت وہ اچانک تھم گیا۔ کمرے میں اس نے ''واک آؤٹ'' کے ربر میٹ دیکھے۔ اس کی نگاہ دیوار کے ایک حصے پر تھی۔ جہاں مستطیل شکل میں رنگ بقیہ دیوار کے مانند معمولی تفریق کا حامل تھا۔ گویا وہاں سے کوئی کیلنڈر یا بڑا پوسٹر اتارا گیا ہو۔ کونوں پر ٹیپ کے نشانات بھی تھے۔ وہ کچھ دیر مستطیل خالی جگہ کو گھورتا رہا...... پھر لیونگ روم میں آ گیا۔ واپس کچن میں آیا اور عقب سے گارڈن میں نکل گیا۔ بعدازاں اس نے گیراج کا جائزہ لیا۔ کوئی خاص چیز نظر نہیں آئی۔ دوسری معمول کی اشیا کے ساتھ ایک ٹربش کین تھا جس کے نیچے پہیے لگے ہوئے تھے۔ وہ نکلتے نکلتے کین کے پاس رک گیا اور اسے کھولا۔ بالائی حصے میں کاغذی تولیوں کے ٹکڑے تھے۔ قوتِ شامہ سے انگوروں کی مہک ٹکرائی۔ اس نے ایک ٹکڑا چٹکی سے پکڑ کر اٹھایا...... یوں لگا جیسے کسی نے ان کی مدد سے گرا ہوا انگوروں کا رس صاف کیا تھا۔ ان پر سرخ انگوروں کے کاسنی دھبے موجود تھے۔

کین بند کر کے وہ واپس اندر آیا اور اس باتھ روم میں گیا جہاں سے جلی ہوئی سگریٹ کی راکھ راشیل لے گئی تھی۔ کموڈ کے پانی کے ٹینک پر اس نے براؤن نشان دیکھا۔ وہ سمجھ نہیں سکا کہ اس کی کیا توجیہہ ہو سکتی ہے۔ سگریٹ کو فلیش میں ڈال کر پانی کے ذریعے غائب کیا جا سکتا تھا۔ وہاں سے نکل کر اس نے اگناسیو کو آواز دی اور چلنے کا اشارہ کیا۔

میکسویل فرش پر کلبلا رہا تھا۔

''مردود، مجھے کھولو۔''

''چابی کہاں ہے؟''

''کوٹ میں، بائیں جانب۔''

ہیری نے اس کے ہتھکڑیوں والے ہاتھ ٹانگوں سے نکال کر آگے کیے اور چابی کچھ فاصلے پر پھینک دی۔

''کیا کر رہے ہو؟''

''مدد کر رہا ہوں۔ باقی کام تمہارا ہے۔ تھوڑی کوشش کرو۔'' میکسویل کی بدگوئی کو نظرانداز کر کے اس نے باہر کی طرف پیش قدمی کی۔ اگناسیو نے بھی تقلید کی۔

☆☆☆

واپسی پر اگناسیو مہر بہ لب تھا۔ ہیری کے نزدیک اس کی خاموشی کا مطلب واضح تھا۔ آغاز میں ہی اس کا شاندار کیریئر خطرے میں پڑ گیا تھا جس کا سبب اس کا تجربہ کار اور نڈر پارٹنر ہیری تھا۔ ہیری نے اس کا دھیان بٹانے کی کوشش کی۔

''میرے کچھ ہاتھ نہیں آیا'' اس نے کہا۔ ''آفس میں کیا ملا؟''

''کچھ خاص نہیں...... کمپیوٹر وہ لے جا چکے تھے۔''

''ڈیسک؟''

''تقریباً خالی تھی۔ ایک دراز میں ٹیکس ریٹرنز اور اسی قسم کی دستاویزات تھیں۔ دوسری میں ٹرسٹ کی نقل تھی۔ لاگونا میں ان کی ریئل اسٹیٹ میں سرمایہ کاری ہے...... انشورنس پالیسیز، ہر شے ٹرسٹ کی شکل میں ہے۔ ہاں ان کے پاسپورٹ بھی تھے۔

''سمجھا...... مقتول نے گزشتہ برس کیا کمایا تھا؟''
''کوارٹر ملین۔ کمپنی میں بھی اس کا پچاس فیصد حصہ ہے۔''
''بیگم کیا کرتی ہے؟''
''کچھ نہیں۔''
ہیری کچھ دیر کے لیے خاموش ہو گیا۔ اس کا ذہن تانا بانا بُننے میں مصروف تھا۔ کچھ دیر بعد اس نے راشیل کا نمبر ملایا تاہم کوئی جواب نہیں ملا۔ وہ اندازہ لگا سکتا تھا کہ وہ کہاں ہوگی۔ لیکن وہ لوکیشن سے ناواقف تھا۔ اس نے اپنے ذہن کے مطابق مرکزی فیڈرل بلڈنگ کا رخ کیا۔ اسی وقت فون گنگنایا۔ ہیری خاموشی سے سنتا رہا اور فون بند کر کے گاڑی روک دی۔ پورشے اور کرائسلر دریافت کر لی گئی تھیں۔ ہیری نے اگناسیو کو ضروری ہدایات دے کر گاڑی سے اتار دیا۔ بلڈنگ میں داخلے کے وقت یو ایس مارشل نے اس کی آئی ڈی چیک کی۔ ایلی ویٹر کے ذریعے وہ پندرھویں منزل پر اترا۔ یوں لگا کہ بریبز اسی کا منتظر تھا۔
''میرا خیال ہے کہ تمہیں پیغام نہیں ملا۔'' وہ بولا۔
''کیسا پیغام؟''
''کانفرنس کینسل ہو گئی ہے۔''
''مجھے پیغام اسی وقت مل گیا تھا جب تم نے بتایا تھا کہ میٹنگ ایک گھنٹے لیٹ ہے۔ درحقیقت ایسی کوئی میٹنگ سرے سے تھی ہی نہیں۔ کیوں، غلط کہہ رہا ہوں؟''
بریبز نے اس کا سوال نظرانداز کر دیا۔ ''تم کیا چاہتے ہو؟''
''میں راشیل کو دیکھنا چاہتا ہوں۔''
''میں اس کا پارٹنر ہوں۔ کیا بات ہے، تم مجھے بتا سکتے ہو۔''
''صرف راشیل۔ میں اس سے بات کرنا چاہتا ہوں۔'' ہیری نے کہا۔
بریبز چند لمحے ہیری کے چہرے کا جائزہ لیتا رہا۔
''میرے ساتھ آؤ۔'' بالآخر اس نے کہا۔
ہیری اس کی رہنمائی میں قدم بڑھانے لگا۔ بریبز وقتاً فوقتاً سوالات کر رہا تھا۔ ''تمہارا پارٹنر کہاں ہے؟''
''وہ کرائم سین پر ہے۔'' ہیری نے کہا۔ یہ جھوٹ بھی نہیں تھا۔ البتہ کرائم سین کون سا تھا۔ ہیری نے یہ بتانے کی ضرورت محسوس نہیں کی۔ ''اس کے لیے بہتر بھی تھا کہ وہ میرے ساتھ نہ آئے۔ ابھی بچہ ہے۔ تم لوگ اسے میرے خلاف استعمال کر سکتے تھے۔''

بریبز معارک کر تیزی سے پلٹا۔ دونوں کے چہروں کے درمیان چند انچ کا فاصلہ تھا۔
''ہیری تم جانتے ہو۔ تم کیا کر رہے ہو۔ تم ایک ایسی تفتیش میں رخنہ ڈال رہے ہو جس کے خطرناک نتائج سر پر منڈلا رہے ہیں۔ بتاؤ وہ عینی شاہد کہاں ہے؟''
''ایلی سیاکینٹ کہاں ہے؟'' ہیری نے اطمینان سے سوال پر سوال داغا۔
بریبز اسے گھورتا رہا۔ ''یہاں رکو، میں راشیل کو لاتا ہوں۔'' اس نے ایک دروازہ کھولا جس پر 1411 نمبر لکھا تھا...... خود ایک قدم پیچھے ہٹا تاکہ ہیری اندر جا سکے۔ اندر داخل ہوتے ہی ہیری نے دیکھا کہ وہ ایک چھوٹے سے انٹرویو روم میں ہے۔ ویسا ہی کمرا جس میں اس نے جیسی سے سوال جواب کیے تھے۔ اس کے پلٹنے سے قبل ہی کسی نے عقب سے دھکا دیا۔ تاہم ہیری نے بریبز کو دروازہ بند کرتے دیکھ لیا۔ آواز دینا فضول تھا۔ ہیری نے ڈور ناب پر ہاتھ ڈالا لیکن تاخیر ہو چکی تھی۔ اس نے دو مرتبہ دروازہ بجایا پھر رک گیا۔ بریبز نے دروازہ کھولنے کے لیے لاک نہیں کیا تھا۔ اس نے مڑ کر کمرے کا جائزہ لیا۔ وہاں صرف تین چیزیں تھیں۔ ایک چھوٹی چوکور میز اور دو عدد کرسیاں۔ یقیناً کیمرا موجود ہوگا۔ اس نے چھت کی طرف دیکھا اور ایک غیر مہذب اشارہ کیا۔
بعدازاں ہیری نے ایک کرسی کھینچی اور بیٹھ گیا۔ اس نے سیل فون نکالا۔ وہ جانتا تھا کہ اسے دیکھا جا رہا ہے۔ اگر وہ فون استعمال کرتا تو بیورو کی بات خراب ہوتی۔ اس کی توقع کے مطابق سگنل نہیں مل رہے تھے۔ انہوں نے ہر بات کا خیال رکھا تھا۔ وہ ٹانگیں پھیلا کر انتظار کرنے لگا۔ اس کے بغیر وہ جیسی تک نہیں پہنچ سکتے تھے۔ نہ اگناسیو کو جھانسا دے سکتے تھے۔ ہیری نے اپنے پارٹنر کو جیسی سے متعلق سخت ہدایات جاری کی تھیں اور اسے ساتھ لانے کی حماقت سے دامن بچا لیا تھا۔
بیس منٹ بعد دروازہ کھلا اور راشیل نے اندر قدم رکھا۔ دروازہ بند کر کے اس نے ہیری کے بالمقابل کرسی سنبھال لی۔
''سوری ہیری، مجھے دیر ہو گئی۔'' اس نے معذرت کی۔
''اب تم لوگوں نے پولیس کو اس کی مرضی کے خلاف قید کرنا شروع کر دیا ہے؟''
راشیل کے چہرے پر حیرانی نظر آئی۔

"کیا کہہ رہے ہو؟"

"کیا کہہ رہے ہو؟" ہیری نے اسی انداز میں نقل اتاری۔ "تمہارے پارٹنر نے مجھے یہاں بند کردیا۔"

"میں یہاں آئی تو وہ لاک نہیں تھا۔ چیک کرلو۔"

ہیری نے منہ بنا کر ہاتھ لہرایا۔ "ختم کرو۔ کھیلنے کے لیے فالتو وقت نہیں ہے میرے پاس۔ تفتیش کا کیا بنا؟"

راشیل نے ہونٹ بھینچ لیے۔ وہ سوچ رہی تھی کہ کیا جواب دے۔

"گاڑیاں مل گئی ہیں۔"

"معلوم ہے۔ گاڑیوں سے کیا ملا؟"

"کچھ نہیں۔ تمہیں معلوم ہونا چاہیے۔ یہ کام تم لوگوں کا ہے۔ میرا مطلب کیپٹن بیڈلی سے ہے۔ گاڑیاں جس گھر کے سامنے کھڑی تھیں وہ ایک سابق وزیٹنگ پروفیسر آف انٹرنیشنل پالیٹکس آف USC کا گھر تھا۔ تم لوگ دھوکا کھا گئے۔"

"ہم لوگ نہیں...... یہ کارنامہ کیپٹن بیڈلی کا ہے۔"

"وہ کیسے؟"

"تمہیں نہیں پتا؟" ہیری نے کہا۔

لاس اینجلس او ایچ ایس (آفس آف ہوم لینڈ سیکیورٹی) کا ہیڈ کیپٹن بیڈلی پہلے وہاں پہنچا تھا۔

"میں اگناسیو سے بات کر کے بتاتا ہوں۔ مجھے یہاں سے نکالو کہ میں فون استعمال کرسکوں۔" ہیری نے تعاون کا عندیہ دیا۔

"آؤ۔" راشیل کھڑی ہوگئی۔ باہر آکر ہیری نے اگناسیو کو کال کی۔ کافی دیر تک بات ہوتی رہی۔ درمیان میں ہیری سوال بھی کرتا رہا...... بالآخر ٹھنڈی سانس بھر کے اس نے فون بند کردیا۔

"پروفیسر کا نام کرامن تھا؟" اس نے راشیل سے سوال کیا۔

"ہاں۔"

"وہ دہشت گرد تھا؟"

"نہیں، لیکن اس پر نگاہ رکھی گئی تھی۔"

"کیوں؟"

"وہ یو ایس سی، سی این این، کیبل نیوز...... پرنٹ میڈیا پر اینٹی امریکن نظریات کا پرچار کرتا تھا۔ تاہم اس پر کوئی جرم ثابت نہیں ہوسکا اور ٹیکنیکل بنیاد پر اسے یو ایس سی سے نکال دیا گیا۔ شک تھا کہ اس کے رابطے دہشت گرد تنظیموں کے ساتھ ہیں۔ بعدازاں وہ منظرِ عام سے غائب ہوگیا اور ذہنی خلل کا شکار سمجھ کر آہستہ آہستہ اسے نظرانداز کر دیا گیا۔ میری نظر میں یہ ایک جھانسا تھا اور بیڈلی جوش و جذبات کے ہاتھوں بہ آسانی شکار ہوگیا۔ پروفیسر کرامن خوامخواہ مارا گیا۔"

"تم لوگوں کو خبر ہوگئی تھی...... بیورو بیڈلی کو روک سکتا تھا۔"

"اگناسیو نے ایل اے پی ڈی کی ہائر اتھارٹیز کو خبر کردی تھی۔ اس احمق نے فون بند کردیے۔ حتیٰ کہ اگناسیو کا فون بھی رکھوالیا۔ تصور میں وہ ایک عظیم کارنامہ انجام دینے جارہا تھا۔ پولیس حتی الامکان تیزی سے وہاں پہنچی...... فوراً ہی ہم بھی پہنچ گئے لیکن بیڈلی کی ٹیم ہلا بول چکی تھی۔"

"کوئی شک نہیں کہ یہ ایک دھوکا تھا۔ اگناسیو نے بیڈلی سے پوچھا تھا کہ اطلاع کس نے دی۔ لیکن وہ گمنام ٹیپ کہہ کر ٹال گیا۔ ٹپ دینے والوں نے ہوشیاری دکھائی اور گاڑیاں کرامن کے گھر کے سامنے کھڑی کر کے بیڈلی کو گمنام کال کی...... وہ بھی فوراً ہی چڑھ دوڑا۔ وہ لوگ جانتے تھے کہ امکانات کیا ہیں۔"

"اور کرامن کو سزا بھی مل گئی۔" راشیل نے کہا۔

"کیا مطلب؟"

"ظاہر ہے وہ امریکا کے خلاف جذبات کو ہوا دے رہا تھا۔ بے شمار شہری اس سے نفرت کرتے ہوں گے۔"

"ہوسکتا ہے لیکن ہماری تفتیش ہوا میں ہی ہے۔"

"اس کی وجہ تم ہوسکتے ہو۔ تمہیں اندازہ نہیں ہے کہ تم کیا کررہے ہو۔" راشیل نے کہا۔ "تم نے واحد چشم دید گواہ کو چھپایا ہوا ہے۔" راشیل برہم ہوگئی۔

"ایلی سیا کینٹ بھی گواہ ہے جسے تم نے چھپایا ہوا ہے۔"

"وہ صرف گواہ ہے۔ واردات کی گواہ نہیں...... دوسری حرکت تم نے فیڈرل ایجنٹ کے ساتھ کی۔"

ہیری کو تعجب ہوا کہ میکسویل نے اپنی درگت بیان کر دی تھی۔ "کیا کہا اس نے؟"

"اس نے کیا کہا اس سے کوئی فرق نہیں پڑتا۔ اہمیت اس بات کی ہے کہ ہمیں ایک خطرناک صورتِ حال کا سامنا ہے اور تم جو چالیں چل رہے ہو، وہ میری سمجھ سے بالاتر ہیں۔"

"اور میں یہ نہیں سمجھ پارہا کہ تم لوگ قاتل کے پیچھے کیوں نہیں جارہے...... سیسیم خود ہاتھ آجائے گی۔" ہیری نے کہا۔ "میری نظر میں یہ ہومی سائڈ کیس ہے۔ اگر نہیں بھی

ہے تو بیورو نے ہمیں کیوں دھوکا دیا کہ ہم سب مل کر کام کر رہے ہیں۔'' ہیری کے لہجے میں تضحیک در آئی۔

راشیل اسے گھورتی رہی پھر دونوں ہاتھ اٹھا کر بولی۔

''اوکے، ختم کرو بحث۔ مجھے بتاؤ تمہارا مسئلہ کیا ہے؟''

''بات کرنا چاہتی ہو۔ آؤ پھر کھلی ہوا میں چلتے ہیں۔''

راشیل نے کوئی ہچکچاہٹ محسوس نہیں کی اور باہر جانے کے لیے تیار ہوگئی۔ دونوں چل پڑے۔ بریز سے بھی مڈبھیڑ ہوئی تاہم وہ خاموش رہا۔ وہ ایلی ویٹر کے قریب پہنچے ہی تھے کہ عقب سے آواز آئی۔ ''رکنا ذرا۔''

ہیری آواز پہچان کر پھرتی سے پلٹا...... لیکن ایجنٹ میکسویل کا شانہ اس کے سینے سے ٹکرا گیا تھا۔ وہ دیوار سے جا لگا۔

''اب میری باری ہے کوپ۔'' میکسویل نے کہا۔

''رک جاؤ۔'' راشیل چلائی۔ ''میں کہتی ہوں، دور ہٹو۔''

ہیری نے ہیڈلاک لگانے کے لیے بازو کو حرکت دی۔ تاہم راشیل درمیان میں آگئی۔

''میک، واپس جاؤ۔''

میکسویل، ہیری کی شان میں نازیبا کلمات ادا کرتا ہوا پسپا ہوگیا۔ چند اور ایجنٹ وہاں آگئے تھے۔ جنہیں راشیل نے واپس بھیج دیا۔ بعدازاں وہ ہیری کے ساتھ ایلی ویٹر میں داخل ہوگئی۔

''تم ٹھیک ہو؟'' راشیل نے سوال کیا۔

''ہاں۔''

''جنگلی...... دردِ سر بنتا جا رہا ہے۔'' راشیل نے میکسویل کے بارے میں تبصرہ کیا۔ نیچے آکر وہ لاس اینجلس اسٹریٹ پر آگئے۔ راشیل نے گھڑی میں وقت دیکھا اور ایک جدید طرز کی آفس بلڈنگ کی طرف اشارہ کیا۔

''وہاں ریگن بلڈنگ میں شاندار کافی ہاؤس ہے لیکن خیال رکھنا میرے پاس زیادہ وقت نہیں ہے۔''

''ایک اور وفاقی عمارت۔'' ہیری نے ٹھنڈی سانس بھری۔ ''مجھے حیرت ہے کہ میکسویل نے اعتراف کیوں کیا کہ ہم لوگ دوبارہ کینٹ ہاؤس میں داخل ہوئے تھے؟''

''چھوڑو اس موضوع کو...... بس اس کے لیے یہ اہم تھا کہ سب کو خبر ہو جائے کہ تم نے کیا حرکت کی ہے۔ اس کے علاوہ اسے کسی چیز کی پروا نہیں۔'' راشیل نے جواب دیا۔

ہیری نے نئے زاویے سے سوال کیا۔

''مجھے ایک استفسار کرنا ہے۔ کیا اسے یا کسی اور کو ہمارے سابقہ تعلقات کے بارے میں علم ہے؟''

''ایکو پارک کیس کے بعد یقین سے کہنا مشکل ہے اور آج یہ اہم بھی نہیں ہے۔ تمہیں کیا ہوگیا ہے۔ یوں لگتا ہے کہ تمہیں سسٹم کی کوئی پروا نہیں ہے...... تم اسے محض ایک مرڈر سمجھ رہے ہو...... تم مجھے بتاؤ کہ گواہ کہاں ہے؟''

''وہ محفوظ ہے۔ ایلی سیا کینٹ کہاں ہے؟ اور اس کے شوہر کا پارٹنر......؟''

راشیل نے جزبز ہو کر کہا۔ ''وہ دونوں محفوظ ہیں۔ پارٹنر سے تفتیش ہو رہی ہے۔ نیز ایلی سیا کینٹ سے ہم کوئی کام کی بات حاصل نہیں کر سکے۔ وہ کسی قسم کی مدد فراہم نہیں کر سکی۔''

''میرے خیال میں تم غلطی پر ہو۔ وہ پہلے ہی مددگار ثابت ہو چکی ہے۔'' ہیری نے کہا۔

راشیل کی آنکھوں میں ابھرنے والا تحیر کا عنصر بہت واضح تھا۔

''کیسے؟ وہ تو ان دونوں کے چہرے تک نہیں دیکھ سکی۔ اس نے صرف ایک نام بتایا ہے جو اس نے ان دونوں کی گفتگو کے دوران سنا...... ہمارے پاس خاص ماہرین ہیں، جو کچھ نہ کچھ معلوم کر ہی لیتے ہیں جو تم لوگوں کے بس کی بات نہیں۔''

''اوہ...... ماسٹر انٹروگیٹر۔ کیا نام ہے تمہارے ماسٹر انٹروگیٹر کا؟''

راشیل نے نفی میں سر ہلایا۔ ''ہم تجارت یا تبادلہ نہیں کر رہے ہیں۔ ہیری یہ کیس قومی سلامتی سے تعلق رکھتا ہے۔''

''ایلی سیا نے جو نام بتایا ہے، اس کے عوض میں گواہ تمہارے حوالے کرنے کے لیے تیار ہوں۔''

''نام سے تم کچھ حاصل نہیں کر سکو گے۔''

''پھر بھی میں جاننا چاہتا ہوں۔''

راشیل نے دونوں بازو سینے پر باندھ لیے۔ کچھ دیر سوچا اور بولی۔ ''پہلے تم بتاؤ۔''

ہیری نے ہچکچاہٹ کے ساتھ اس کی آنکھوں میں جھانکا۔ اگر یہ چھ ماہ پہلے کی بات ہوتی تو وہ بے دھڑک اسے بتا دیتا۔ لیکن اب دونوں کے تعلقات پہلے جیسے نہیں رہے تھے۔

''میں نے اسے اپنی رہائش گاہ پر رکھا ہے۔ یقیناً تمہیں جگہ کا علم ہوگا۔''

راشیل نے فون نکال کر کھولا۔
''راشیل ایک سیکنڈ۔ تم نے بتایا نہیں کہ ایلی سیا سے تم نے کیا معلوم کیا؟''
''ہیری معاف کرنا.....'' اس نے نمبر پنچ کرنے شروع کیے۔
''وہ میرے گھر پر نہیں ہے۔ میں نے جھوٹ بولا تھا۔''
راشیل نے فون بند کیا۔ ''کیا مسئلہ ہے تمہارے ساتھ.....'' اس نے غصے کے عالم میں سوال کیا۔ ''وقت تیزی کے ساتھ ہاتھ سے نکل رہا ہے اور تم.....''
ہیری، قریب ہوگیا۔ ''نام بتاؤ اور گواہ لے جاؤ...... مجھے امید نہیں تھی کہ تم مجھ سے جھوٹ بولوگی۔''
''ٹھیک ہے.....اس نے جو نام سنا تھا وہ ڈوبی تھا۔ اس وقت اس نے ڈوبی کے بارے میں کچھ نہیں سوچا تھا۔ کافی تاخیر سے اسے احساس ہوا کہ اس نے یہ نام کہیں سنا تھا۔''
''ٹھیک ہے۔ ڈوبی کون ہے؟''
''دہشت گرد۔ نہایت مکار۔ ابھی تک اس کی قومیت کی تصدیق نہیں ہوسکی ہے۔ وہ ڈوبی کے جعلی نام سے معروف ہے۔''
ہیری نے فون نکال کر اگناسیو کا نمبر ملایا جو ابھی تک سلور لیک پر موجود تھا۔ جہاں کیپٹن بیڈلی کارنامہ اپنے نام کرنے کے چکر میں بڑی غلطی کر بیٹھا تھا۔
''اب تم گواہ کا پتا بتاؤ۔'' راشیل نے مطالبہ کیا۔
''ذرا ٹھہرو.....تم پہلے ہی ایک بار جھوٹ بول چکی ہو.....'' اچانک ہیری کو خیال آیا کہ وہ سلور لیک سے مطلوبہ معلومات حاصل نہیں کر سکے گا۔ اس نے کزرائیڈر کا (KIZ) نمبر لایا۔
''ہیری تم۔'' کزرائیڈر کی آواز آئی۔
''ہاں، ایک مسئلہ ہے۔''
''کہاں اُلجھے ہوئے ہو؟''
''یہ بتاؤ کہ تمہارے کمپیوٹر پر نیویارک ٹائمز کا ریکارڈ ہوگا؟''
اُدھر راشیل غصے سے تلملا رہی تھی۔
''تو پھر میری مدد کرو۔''
''ہاں کیوں نہیں، بتاؤ؟''
''میرے پاس ایک فرضی نام ہے ''ڈوبی'' اخبار کی اسٹوریز میں یہ نام دہشت گرد کے طور پر تلاش کرو۔''
''تھوڑا انتظار کرو۔''
ہیری نے ماؤتھ پیس پر ہاتھ رکھ کر راشیل کو مخاطب کیا۔
''یقین نہیں آتا کہ بیورو دہشت گرد کی قومیت سے ناواقف ہے۔''
راشیل نے شانے اچکائے۔
''کئی نام ہیں۔'' کزرائیڈر کی آواز آئی۔ ''ایک نام ڈوبی رہے ہے، جو دہشت گردی کی وارداتوں میں ملوث رہا ہے۔''
''تازہ ترین اسٹوری کیا کہتی ہے؟'' ہیری نے سوال کیا۔
''بس کے دھماکے میں سولہ افراد کی ہلاکت۔ مقام ہے بیروت۔''
''شکریہ، پھر کال کروں گا۔''
''ایک منٹ۔''
''کیا؟''
''ہیری یہ گروپ بالکل مختلف ہے۔ درندے ہیں یہ لوگ، احتیاط کرنا۔''
''سمجھ گیا۔ شکریہ۔''
''نیویارک ٹائمز کے مطابق ڈوبی نام کا آدمی امریکا میں نہیں ہے.....اور نہ تھا۔''
''یہی سوال ہے کہ ایلی سیا کے منہ سے یہ لفظ کیسے برآمد ہوا۔ اس نے کہاں سنا، یا پڑھا؟ اگر اس کے گھر میں گھسنے والوں کے منہ سے سنا تو پھر ان دونوں کا کیا تعلق ہے ڈوبی کے ساتھ؟''
''تم لوگ یہ کیوں فرض کر رہے ہو کہ وہ یہاں موجود ہے؟'' ہیری نے کہا۔ ''اور تعجب ہے کہ تمہیں نہیں معلوم کہ اس کا تعلق کس تنظیم سے ہے.....تم لوگ اس کے بارے میں بہت کچھ جانتے ہو۔ اگر انکار کروگی تو پھر مجھے پاگل خانے میں داخل کرادو۔''
''ہیری میں بہت زیادہ خودمختار نہیں ہوں۔ بیورو کا ایک معمولی پرزہ ہوں۔ حتیٰ کہ بریز بھی مجھ سے سینئر ہے۔ میں سمجھتی ہوں کہ ایک اخبار ڈوبی کے بارے میں اسٹوریز لگاتا رہا ہے تو ہم کیا کچھ نہیں جانتے ہوں گے۔ فی الحال میری مجبوری سمجھو۔ وقت کے ساتھ سب کچھ سامنے آجائے گا۔''
''اچھا اتنا ہی بتادو، کیا وہ امریکا میں ہے؟'' ہیری نے سوال کیا۔

راشیل نے ایک گہری سانس لی۔ ''ہمارے پاس اس کی وڈیو ہے جب وہ لاس اینجلس ائرپورٹ سے نکل رہا تھا۔ ہمیں اسے دبوچنے میں ذرا تاخیر ہوگئی تھی۔''

''جلے ہوئے تمباکو سے کیا حاصل ہوا؟''

''ترکی سگریٹ کا ہے۔ جہاں اس نے دھماکا کیا تھا۔ تاہم لیب میں تمباکو پر اب بھی کام ہو رہا ہے۔''

ہیری نے سوالات کا سلسلہ ختم کرتے ہوئے سر ہلایا۔ معاً اسے اپنی حماقت کا احساس ہونے لگا۔ کیوں اس نے اب تک جیسی کو اپنی تحویل میں رکھا۔ کیا اس کے اندازے غلط تھے۔ کیا واقعی یہ دہشت گردی کا معاملہ ہے؟

''گواہ، ولکاکس کے مارک ٹوئین ہوٹل میں ہے۔'' وہ بولا۔ ''کمرا نمبر تین سو تین، فرضی نام چارلس ڈکنز ہے۔''

''کیوٹ۔'' راشیل نے پھرتی سے ایک بار پھر سیل فون نکالا۔

''راشیل ایک اور بات۔''

''کیا؟''

''شوٹر نے گولی چلاتے وقت ایک نعرہ لگایا تھا۔ وہ ایک نام تھا۔''

''کیسا نام؟''

''اس نے کئی نام لیے تھے۔ وہ بار بار نام بدل رہا تھا۔ وہ خوف اور دھماکے کے باعث نام غالباً ٹھیک نہیں سن سکا۔ ان ناموں سے میں کوئی نتیجہ اخذ نہیں کر سکا۔'' ہیری نے اسے نام بتائے۔

راشیل نے اس کی آنکھوں میں دیکھا اور نمبر ملایا۔ جواب آنے سے قبل اس نے ہیری سے کہا۔ ''امید کرو کہ ہم بروقت ان کو پکڑ لیں۔''

رابطہ ہونے پر اس نے مختصر بات کی۔ ''ولکاکس میں مارک ٹوئین ہوٹل کمرا نمبر تین سو تین۔ اٹھالو اُسے۔ گو...... گو...... گو......''

اس نے پھر ہیری کو دیکھا۔ ہیری کے غلط اندازوں پر راشیل کی آنکھوں میں مایوسی تھی۔

''مجھے جانا ہوگا۔'' اس نے کہا۔ ''وسیسیم ملنے تک مجھے ائرپورٹس، مالز، سب ویز سے دور رہنا ہوگا۔'' اس نے رخ پھیر لیا۔

ہیری اپنی جگہ کھڑا اسے جاتا دیکھ رہا تھا۔ وہ زیادہ دور نہیں گئی تھی، جب ہیری کا سیل فون گنگنایا۔

''ہیری کہاں ہو؟ جوزف فیلٹن بول رہا ہوں۔''

''جو، کیا مسئلہ ہے؟''

''ہم ایک لٹیرے کے پیچھے کوئین آف اینجلز تک آئے تو وہاں کافی کے لیے رک گئے۔ اس وقت پیرامیڈیکس کی چند باتیں ہمارے کانوں تک پہنچیں...... وہ ایک مریض کے بارے میں بات کر رہے تھے، جسے ایمرجنسی روم میں لایا گیا تھا۔ کوئی تابکاری کا کیس تھا۔ مجھے تمہارے کیس کا خیال آیا...... جہاں مقتول کی انگلی میں ریڈی ایشن الرٹ رِنگ موجود تھا۔ ایمرجنسی میں یہاں ARS کا کیس ہے۔'' جوزف نے بات ختم کی۔

ہیری نے ہموار آواز میں سوال کیا۔ اس کی نگاہ دور ہوتی ہوئی راشیل پر جمی تھی۔

''ARS کیا ہے؟''

''اِکیوٹ ریڈی ایشن سنڈروم۔ اس کی بری حالت ہے۔ ڈاکٹر کا کہنا ہے......''

''شکریہ جوزف، میں آتا ہوں۔'' ہیری نے فون آف کر دیا۔ اس نے قدم بڑھاتے ہوئے راشیل کو آواز دی۔ وہ رکی اور پلٹی۔ ہیری نے اسے تازہ اطلاع فراہم کی اور غور سے اس کے ہیجان زدہ چہرے کو دیکھنے لگا۔

''مریض کہاں سے ملا تھا؟''

''میں نے سوالات نہیں کیے۔''

''دوڑو۔'' راشیل نے بھاگتے بھاگتے سیل فون نکالا۔

☆☆☆

ہالی ووڈ فری وے پر ٹریفک رینگ رہا تھا۔ ہیری بوش شمالی رخ پر اُڑا جا رہا تھا...... چھت پر فلیش لائٹ، سائرن اور پولیس کار۔ تینوں عناصر رنگ دکھا رہے تھے۔ ٹریفک از خود جگہ دے رہا تھا۔ اسٹیئرنگ پر ہیری کی انگلیوں کے جوڑ سفید پڑ گئے۔ نگاہ ساکت تھی۔ رفتار کی سوئی نوے کو کراس کرنے کی کوشش کر رہی تھی۔

''ہم کہاں جا رہے ہیں؟'' راشیل نے چیخ کر کہا۔

''بتایا نے سیسیم کے پیچھے...... کوئین آف اینجل...... ایمرجنسی روم...... تابکاری سے مرتا ہوا مریض......''

''لعنت ہے...... پوری بات کیوں نہیں بتائی تھی۔''

''چار منٹ...... چار منٹ میں ہم وہاں ہوں گے۔''

اس نے یہ نہیں کہا کہ وہ بریبز کی ٹیم سے پہلے وہاں پہنچنا چاہتا تھا۔

راشیل نے سائرن کا سوئچ آف کیا۔

''کیا کر رہی ہو؟''

''مجھے بات کرنی ہے۔'' جواب آیا۔

ہیری نے رفتار گرا کر ستر کردی۔

راشیل نے فون ملایا۔ وہ میکسویل نہیں بریبز سے بات کررہی تھی۔ ''مارک ٹوئن کو بھول جاؤ۔ کوئین آف اینجلز پہنچو۔ ٹیم ساتھ رکھو۔ جلدی...... میں وہیں ملوں گی۔ ہم سیسیم کے قریب ہیں۔ فون بند ہوتے ہی ہیری نے سائرن کے سوئچ پر ہاتھ مارا اور ایکسلریٹر کو دباتا چلا گیا۔

''میں نے چار منٹ کا کہا تھا اور تم ان سے کہہ رہی ہو کہ تین منٹ میں وہاں پہنچو گی۔'' ہیری نے خوش دلی سے اعتراض کیا۔

''میں بوش کے ساتھ ہوں۔'' وہ مسکرائی۔ ''مجھے متاثر کرنے کا اچھا موقع ہے تمہارے پاس۔''

کسی نے سازِ دل چھیڑا...... شعلہ سا لپکا...... دل دھڑکا۔ بہت عرصے بعد اس طرح مسکرائی تھی۔ مدت بعد اسے بوش کہہ کر پکارا تھا۔

''تم وہی راشیل بول رہی ہو؟''

''ہاں!''

''فون ملاؤ اور دو منٹ کا بول دو۔'' ہیری نے کہا۔

''یہ گاڑی ہے...... ہیلی کاپٹر نہیں۔'' وہ چلائی۔

''میں ڈرائیو کررہا ہوں، گھڑی دیکھو۔''

''نوے سے اوپر مت جاؤ۔'' اس نے چلا کر کہا۔

''تم گھڑی دیکھو۔'' کراؤن وکٹوریا، سامنے سے کھسکنے والی گاڑی کو چھوتی ہوئی نکلی۔

دو منٹ بعد وہ سائرن بند کررہا تھا۔

☆☆☆

پُرہجوم ایمرجنسی روم میں جوزف بھی موجود تھا۔ اس کی رہنمائی میں وہ علاج گاہ کی طرف گئے۔ باہر ایک پرائیویٹ گارڈ ایستادہ تھا۔ ہیری نے آگے ہو کر بیج کی نمائش کی۔ گارڈ نے پردہ ایک طرف کردیا۔ اندرونی حصے کو چھ کیوبس میں منقسم کیا گیا تھا۔ وہاں ایک ہی مریض تھا۔ پستہ قد، سیاہ بال اور جلد کا رنگ سیاہی مائل تھا۔ مکڑی کے جالے کے مانند ٹیوبس اور وائرز اس کے اوپر اور اطراف میں جسم کے ساتھ منسلک تھے۔ ایک خاص قسم کی مشین بھی موجود تھی۔ بستر شفاف پلاسٹک ٹینٹ کے اندر تھا۔ مرد کے پپوٹے تقریباً بند اور ساکت تھے۔ تمام بدن عریاں تھا۔ بس زیرِناف ایک مختصر تولیا پڑا تھا۔ پیٹ پر دائیں جانب اور دائیں کولہے پر آتشیں آبلے نمایاں تھے۔ دائیں ہاتھ پر بھی جلنے کے نشانات تھے۔ اذیت ناک سرخ دائروں کے گرد کاسنی حلقے تھے۔ کہیں کہیں جلد پر مواد پھوٹ پڑا تھا۔

نامعلوم جیلی نما کریم متاثرہ مقامات پر لگائی گئی تھی۔ تاہم یہ رسمی کارروائی کے مشابہ تھی۔

''یہاں تو کوئی نہیں ہے؟'' ہیری نے استفسار کیا۔

''ہیری قریب مت جانا۔'' راشیل نے تشویش ظاہر کی۔ ''وہ اپنے ہوش میں نہیں ہے۔ باہر نکلو، ڈاکٹر سے بات کرتے ہیں۔''

''کیا یہ سیسیم کی تباہ کاری ہے؟ کیا یہ اتنی تیزی سے کام کرتا ہے؟''

''ہاں، اگر خاص مقدار میں، براہِ راست اثر پذیر ہو۔'' راشیل نے جواب دیا۔ ''یوں معلوم ہوتا ہے کہ اس آدمی نے سیسیم کی کچھ مقدار دائیں جیب میں رکھی ہوئی تھی......''

اس نے واپسی کے لیے قدم اٹھایا۔ ہیری نے بھی تقلید کی۔

''کیا یہ ڈوبی ہوسکتا ہے؟'' ہیری نے سوال کیا۔

''نہیں، یہ ڈوبی نہیں ہے۔'' پردہ ہٹا کر اس نے گارڈ کے لیے حکم جاری کیا کہ ایمرجنسی میں تعینات ڈاکٹر کو بلائے۔ بعدازاں اس نے سیل فون کا فلیپ ہٹایا اور ایک بٹن دبایا۔

ردِعمل فوراً آیا۔

''یہ سیسیم کا مریض ہے۔ ڈائریکٹ ایکسپوزڈ۔ ہمیں کمانڈ پوسٹ کی ضرورت پڑے گی...... حفاظتی پروٹوکول بھی ضروری ہے۔''

دوسری جانب سے کچھ کہا گیا۔ راشیل نے جواب دینے کے بعد کہا۔ ''ابھی تک شناخت میرے پاس نہیں آئی ہے۔ شناخت ملتے ہی میں بلاتامل فون کروں گی۔'' اس نے فون بند کر کے ہیری کی طرف دیکھا۔

''تابکاری سے متعلق ٹیم دس منٹ میں یہاں پہنچ جائے گی۔ کمانڈ پوسٹ کو ہدایات میں دوں گی۔''

''ہونہہ، ایک بات بتاؤ۔''

''کہو۔''

''کیا تم نے سوچا کہ ہر چیز ایک ہی مکان سے کیوں برآمد ہورہی ہے؟''

''کیا مطلب؟''

''گن، کیمرا، کمپیوٹر...... وغیرہ۔ ایلی سیا کینٹ کو باندھنے کے لیے بندھن بھی کینٹ ہاؤس کے ہی تھے۔ وہاں گھسنے والوں کے پاس اسکائی ماسک اور چاقو کے سوا کچھ نہیں تھا۔ گاڑی بھی انہی کی استعمال کی گئی۔ تمہارا دھیان

اس جانب نہیں گیا؟''

قبل اس کے کہ وہ جواب دیتی، ایک عورت اسپتال کے نیلے رنگ کے لباس میں ان کے قریب آئی۔ اس کے ایک ہاتھ میں کلپ بورڈ تھا۔

''میرا نام ڈاکٹر گارنر ہے۔ آپ لوگوں کو مریض سے دور رہنا چاہیے۔ جب تک ہم مرض کی نوعیت نہیں سمجھ لیتے۔''

دونوں نے اپنا تعارف کراتے ہوئے سوال کیا۔ ''آپ کیا بتا سکتی ہیں؟''

''اس وقت تک کچھ زیادہ نہیں۔ بیماری کی ابتدائی علامت عروج پر ہے۔ وہ کسی چیز کی زد میں آیا ہے۔ بیکٹیریا، وائرس یا...... پھر کسی قسم کی تابکاری۔ مسئلہ یہ ہے کہ ہم ابھی تک بے خبر ہیں کہ وہ کس چیز کی زد میں آیا تھا اور یہ جانے بغیر ہم کوئی مخصوص علاج اختیار کرنے سے قاصر ہیں۔''

''علامات کیا دریافت ہوئی ہیں؟'' راشیل نے سوال کیا۔

''جلنے کے نشانات آپ نے دیکھے ہوں گے۔ وہ ہمارا سب سے چھوٹا مسئلہ ہے لیکن اندرونی تباہی......'' ڈاکٹر نے وقفہ لیا۔ ''اس کا دفاعی نظام قریب الختم ہے۔ نظامِ ہضم اور اس کے متعلقات نابود ہو گئے ہیں۔ ہم نے اسے سنبھالنے کی کوشش کی ہے لیکن میں پُرامید نہیں ہوں۔ ذہن اور اعصاب پر شدید دباؤ ہے جو اسے حرکتِ قلب کی بندش کی طرف لے جائے گا۔''

''بیماری کی زد میں آنے کے کتنی دیر بعد یہ سنڈروم ظاہر ہوتا ہے؟'' ہیری نے تابکاری کا لفظ استعمال کیے بغیر راشیل سے استفسار کیا۔

''ایک گھنٹے کے اندر اندر۔''

''کیا یہ معلوم ہو سکتا ہے کہ یہ شخص کون ہے اور کہاں سے ملا؟'' ہیری نے ڈاکٹر سے سوال کیا۔ اتنا وہ سمجھ گیا تھا مریض اور موت کے درمیان قلیل وقفہ رہ گیا ہے۔

''آپ کو پیرا میڈیکل سے بات کرنی پڑے گی۔ میں صرف اتنا جانتی ہوں کہ یہ سڑک پر چلتے چلتے گرا تھا۔'' ہاتھ میں پکڑے کلپ بورڈ پر نظر ڈالنے کے بعد وہ گویا ہوئی۔ ''نام ڈبرٹو گونزالز ہے۔ عمر چالیس برس۔ پتا نامعلوم۔''

راشیل نے کچھ فاصلے پر جا کر سیل فون نکالا۔ ہیری جانتا تھا کہ وہ قریب المرگ مریض کا نام بتانے جا رہی ہے۔

نام دہشت گردوں کے ڈیٹابیس کے حوالے کیا جائے گا۔ یہ معلوم کرنے کے لیے کہ طویل فہرست میں گونزالز کا نام دہشت گرد کے طور پر شامل ہے یا نہیں۔

''اس کے کپڑے، والٹ وغیرہ کہاں ہیں؟'' ہیری نے ڈاکٹر سے سوال کیا۔

''بوجہ انہیں ایمرجنسی روم سے ہٹا لیا گیا تھا۔''

''کسی نے انہیں جانچا؟''

''نہیں جناب۔ یہ خطرہ مول نہیں لیا جا سکتا تھا۔''

''وہ اشیا کہاں ہیں؟''

آپ نرسنگ اسٹاف سے معلوم کر سکتے ہیں۔'' ڈاکٹر نے ایک طرف اشارہ کیا اور ہیری بلاتامل نرسنگ اسٹیشن کی طرف بڑھ گیا۔ وہاں موجود نرس کے مطابق مریض سے متعلق تمام اشیا میڈیکل ویسٹ کنٹینر میں منتقل کر دی گئی تھیں۔ کنٹینر اس سے متعلقہ کمرے میں ہے۔''

''وہ کمرا کہاں ہے؟'' ہیری نے سوال کیا۔ وہ اندازہ نہیں لگا سکا کہ یہ عمل اسپتال کے طریقہ کار کے مطابق ہے...... یا پھر خوف کے باعث ایسا کیا گیا تھا۔

نرس نے جواب دینے کے بجائے اسے ایک سیکیورٹی گارڈ کے حوالے کر دیا۔

عقب سے راشیل کی آواز آئی۔ ''یہ لیتے جاؤ۔'' اس نے اپنی بیلٹ سے منسلک ریڈی ایشن الرٹ مانیٹر اسے پکڑایا۔ ''رسک مت لینا...... اگر یہ بول اٹھے تو فوراً واپس نکلنا۔ میں سنجیدہ ہوں۔ فوراً واپس نکل آنا۔''

ہیری نے اس کی غزالی آنکھوں میں دیکھا۔ ''اوکے۔'' مانیٹر اس نے جیب میں رکھ لیا۔ گارڈ، ہال وے سے گزر کر سیڑھیوں کے ذریعے اسے تہ خانے میں لے آیا۔ یہاں بھی ایک ہال وے تھا جس کی لمبائی غیر معمولی تھی۔ یعنی وہ عمارت کے انتہائی سرے کی طرف جا رہے تھے۔

انسی نیریٹر روم خالی پڑا تھا۔ ہیری نے گارڈ کو ایک قدم پسپا ہوتے دیکھا اور اس کی مشکل آسان کر دی۔ ''تم کمرے کے باہر میرا انتظار کرو۔'' اس نے گارڈ کو اشارہ کیا۔ گارڈ نے بھی تیز ردِعمل ظاہر کیا۔ اس کے جانے کے بعد ہیری نے کمرے کا جائزہ لیا۔ وہاں کسی شے کو جلائے جانے کے آثار مفقود تھے۔ فرش پر تین فٹ اونچا کنٹینر رکھا۔ اس کے ڈھکن کو ٹیپ کی مدد سے مضبوطی کے ساتھ بند کر دیا گیا تھا۔ اس پر وارننگ لکھی تھی۔ آتش زدگی کے لیے تیار خطرناک اشیا۔

ہیری نے کی چین نکالی، جس کے ساتھ ایک چھوٹا سا

قلمی چاقو بھی تھا۔ گھٹنوں کے بل بیٹھ کر اس نے ڈھکن کے گرد لپٹا ٹیپ تراش دیا۔ ایک گہری سانس لے کر اس نے ڈھکن ہٹایا...... جیب سے مانیٹر نکال کر کنٹینر کے اندر جھانکا۔ اندر ڈبرٹو کے کپڑے اور ان پر بوٹس رکھے تھے۔ ہیری نے مانیٹر اوپر گھمایا۔ کوئی الارم سنائی نہیں دیا۔ ہیری نے رکی ہوئی سانس خارج کی اور کنٹینر الٹ دیا۔ نیلے رنگ کے کپڑے کاٹ کر اتارے گئے تھے۔ پتلون، قمیص، موزے اور انڈر ویئر۔ سیاہ رنگ کا ایک والٹ بھی نظر آ رہا تھا...... ہیری نے پھر تابکاری چیک والے مانیٹر کو ہر جانب گھما کر اطمینان کیا۔ پھر اسے آف کر کے جیب میں رکھ لیا۔

کپڑوں کی رنگت اور میل ظاہر کر رہا تھا کہ وہ کوئی عام سا کام کرنے کے لیے پہنے جاتے ہیں۔ ہیری نے پہلے قمیص کی جیبوں کی تلاشی لی۔ ایک قلم اور ایک عام سا آلہ برآمد ہوا۔ جو ٹائر میں ہوا کا دباؤ استعمال کرنے کے لیے استعمال کیا جاتا ہے۔ ایک جیب سے ورکنگ گلوز برآمد ہوئے۔ چابیوں کا گچھا اور سیل فون۔ وہ رک گیا۔ تصور میں ڈبرٹو کے دائیں ہاتھ اور کولھے کا خوفناک منظر ابھرا۔ تاہم اس نے دائیں جیب کو بھی جانچا۔ وہاں کوئی سیسیم نہیں تھی۔ جیب خالی تھی۔ اوپر نیچے، دائیں بائیں اور پیچھے...... اتنی جیبیں کام کے دوران استعمال کرنے والے کپڑوں میں ہی ہوتی ہیں۔

ہیری نے چابیاں اور سیل فون ایک جگہ والٹ کے قریب رکھ دیے۔ ایک چابی پر اسے ٹویوٹا انسکیا کا نشان نظر آیا۔ وہ فوراً نشان کی اہمیت جان گیا۔ بعدازاں اس نے فون کھول کر کال ڈائریکٹری چیک کی۔ اسے ایک طرف رکھا اور والٹ اٹھا لیا جس میں میکسیکن ڈرائیونگ لائسنس تھا جس پر ڈبرٹو کا فوٹو اور نام بھی تحریر تھا۔ دوسرے فوٹو میں ایک عورت تین بچوں کے ساتھ کھڑی تھی۔ غالباً فوٹو پرانا اور میکسیکو میں لیا گیا تھا۔ کوئی گرین کارڈ یا شہریت کا ثبوت برآمد نہیں ہو سکا۔ رقم کی جگہ محض چھ ڈالرز تھے۔ کوئی کریڈٹ کارڈ نہیں تھا۔ پتلون کے ٹکڑوں کا جائزہ لینے کے بعد وہ کھڑا ہو گیا اور فون نکال کر راشیل کا نمبر ملایا۔ راشیل نے فوراً جواب دیا۔

''میں نے تلاشی لے لی ہے۔ سیسیم نہیں ہے۔''

دوسری جانب سکوت طاری تھا۔

''راشیل......؟''

''ہاں، میں نے سنا...... میری آرزو تھی کہ کچھ مل جاتا۔ ہیری میری خواہش شدت اختیار کر گئی ہے کہ کھیل ختم ہونا چاہیے۔''

''میری بھی یہی تمنا ہے۔'' ہیری نے کہا۔

''کوئی اور کام کی چیز؟'' راشیل کی سوالیہ آواز آئی۔

''میکسیکن ڈرائیونگ لائسنس ہے لیکن یہ جعلی معلوم ہوتا ہے۔ نام بھی غالباً اصلی نہیں ہے۔''

''ویل، یعنی دہشت گردوں نے میکسیکن بارڈر کراس کیا ہے اور مریض المعروف ڈبرٹو گونزالز ان میں سے ایک ہے۔ کینٹ ہاؤس میں گھسنے والے دو افراد، ڈبرٹو، ڈوبی اور شاید کچھ اور بھی ہوں گے۔'' راشیل نے خیال آرائی کی۔

''میں کچھ نہیں کہہ سکتا، راشیل۔ میری رائے کے مطابق یہ آدمی......'' ہیری کی بات ادھوری رہ گئی۔

''ہیری، میری ٹیم پہنچ گئی ہے۔''

''ٹھیک ہے، میں واپس آتا ہوں۔'' ہیری نے اشیا واپس کنٹینر میں منتقل کیں اور اسے اٹھا کر واپسی کا راستہ پکڑا۔ سیڑھیوں پر آ کر اس نے سیل فون نکالا اور سٹی کمیونیکیشن سینٹر سے رابطہ کیا۔ وہ معلوم کرنا چاہ رہا تھا کہ پیرامیڈیکس نے ڈبرٹو کو کہاں سے اٹھایا تھا، کال کہاں سے آئی تھی؟ جس کے بعد پیرامیڈ منظرنامے پر نمودار ہوئے۔ چند منٹ انتظار کرنے کے بعد اسے جواب ملا۔

''کال پونے پانچ بجے جس فون سے آئی تھی وہ ''ایزی پرنٹ'' کوہینگا بولیورڈ میں رجسٹرڈ ہے۔ وہ آدمی پارکنگ لاٹ میں گرا ہوا تھا۔''

''پلیز، پارکنگ سے قریب ترین کراس اسٹریٹ لوکیشن بتائیے۔''

اس مرتبہ جواب جلدی آیا۔

''لینکرشم بولیورڈ۔''

ہیری نے شکریے کے ساتھ رابطہ منقطع کر دیا۔ وہ حیران تھا کہ ہر مقام کینٹ سے قریب ایک مخصوص دائرے کے اندر تھا۔ مل ہالینڈ اور رلک مرڈر سائٹ کینٹ ہاؤس سے قریب تھی۔ کیپٹن بیڈلی نے گاڑیوں کی دریافت پر جس مکان پر نا کام دھاوا بولا تھا، وہ اور...... ڈبرٹو جہاں گرا تھا وہ مقام بھی۔ لاس اینجلس کے مرڈر کیسز میں پوری ریاست لپیٹ میں آتی رہی تھی جبکہ یہاں معاملہ برعکس تھا۔ وہ خیالات میں غلطاں دھیرے دھیرے سیڑھیاں چڑھتا رہا۔

☆☆☆

ہیری نے دیکھا کہ ایمرجنسی روم کے اطراف سے غیر ضروری افراد کو ہٹایا جا چکا تھا بلکہ نکالا جا چکا تھا۔ حفاظتی ساز و سامان اور ریڈی ایشن مانیٹر سے لیس افراد وہاں چکرا رہے تھے۔ راشیل اسے نرسنگ اسٹیشن پر نظر آئی۔ وہاں پہنچ

کر ہیری نے کنٹینر اسے پکڑا دیا۔ راشیل نے اسے نیچے رکھ دیا اور ٹیم کے ایک رکن کو اشارے سے بلایا۔ کنٹینر اس کے حوالے کیا اور مختصر ہدایات دیں۔

''حادثاتی مریض کی کیا کیفیت ہے؟'' ہیری نے گویا اسے حادثہ قرار دے دیا۔

''حادثاتی؟'' راشیل کی آنکھوں میں بھی سوال تھا۔

''جب تک ثابت نہیں ہو جاتا کہ وہ ملوث ہے یا نہیں...... اسے حادثہ ہی سمجھنا چاہیے۔''

''اگر تم کہتے ہو...... میں نہیں سمجھتی کہ ہمیں اس سے بات کرنے کا موقع ملے گا۔''

''مطلب وہ زندہ ہے؟'' ہیری نے کہا۔

''زندہ جیسا ہے......''

''تو پھر مجھے چلنا چاہیے۔''

''کیا؟ کہاں؟ میں بھی تمہارے ساتھ چلوں گی۔''

''میں نے سوچا تھا کہ تم کمانڈ پوسٹ پر رہو گی۔''

''دسیسیم نہیں ہے تو مجھے کمانڈ کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔ البتہ چند افراد کو بتانا پڑے گا کہ میں نیا سرا پکڑنے کے لیے آگے بڑھ رہی ہوں۔''

ہیری ہچکچایا۔ تاہم اسے احساس تھا کہ دل کے کسی نہاں خانے میں خواہش دبی ہے کہ راشیل بھی ساتھ رہے۔

''اوکے۔'' وہ بولا۔

''ہم کہاں جائیں گے؟''

''میں نہیں جانتا۔ یہ دہشت گردی ہے یا حادثہ لیکن میں ایک بات جانتا ہوں۔ وہ یہ کہ ڈبر ٹو ٹویوٹا ڈرائیو کر رہا تھا اور شاید یہ بھی علم رکھتا ہوں کہ ہمیں مذکورہ ٹویوٹا کہاں ملے گی۔''

☆☆☆

ہیری لاس اینجلس کے خدوخال سے خوب واقف تھا۔ اسے علم تھا کہ ''کوہینگا'' تک پہنچنے کے لیے ہالی ووڈ فری وے استعمال کرنا تاخیر کا سبب بنے گا۔ وہ ذیلی سڑکوں پر چکراتا ہوا ہائی لینڈ ایونیو کے ذریعے کوہینگا پاس پر نکلا۔ دورانِ سفر اس نے سٹی کمیونیکیشن سینٹر سے حاصل شدہ معلومات راشیل کے گوش گزار کر دیں۔

''ابتدائی کال ''ایزی پرنٹ'' نامی چھاپا خانے سے آئی تھی...... مجھے یقین ہے کہ جو ٹویوٹا وہ ڈرائیو کر رہا تھا، وہ اسی پارکنگ میں ہونی چاہیے جہاں وہ گرا تھا۔ میں شرط لگانے کے لیے تیار ہوں کہ اگر ٹویوٹا مل گئی تو سیسیم بھی مل گئی۔ اسرار یہ ہے کہ سیسیم اس کے پاس کیوں اور کیسے تھی؟''

''اور کیوں وہ اتنا احمق تھا کہ اس نے بغیر کسی حفاظت کے اسے جیب میں رکھ لیا۔'' راشیل نے اضافہ کیا۔

''کیونکہ وہ سیسیم کی اصلیت سے ناواقف تھا۔'' ہیری نے کہا۔

''یہ کیونکر ممکن ہے کہ اس کا تعلق دہشت گردوں سے نہ ہو۔'' راشیل کی آنکھوں میں الجھن تھی۔ ''بوش ایسا کیسے ہو سکتا ہے؟''

وہ مسکرایا۔ راشیل نے اس کے نام کا آخری حصہ پھر استعمال کیا تھا۔ یہ قربت کی علامت تھی۔ ''ایکو پارک کیس'' سے پہلے وہ اسے بوش کے نام سے ہی پکارتی تھی...... محتاجِ بیان تھی ابھی دل کی بات...... لیکن لاشعوری طور پر گا ہے گا ہے وہ عالم بے خودی میں لڑکھڑا جاتی۔ پتا نہیں عالم بے خودی تھی یا عالمِ ہوش۔ تاہم تلخیوں کے اختتام کا آغاز ہو رہا تھا۔

''اور اس پروفیسر کومت بھولنا جس کے گھر کے آگے سے گاڑیاں گمنام کال کے ذریعے برآمد ہوئی تھیں۔'' ہیری نے کہا۔

''ہاں، وہ ایک دھوکا تھا۔'' اس نے پُرسوچ انداز میں کہا۔

''لیکن اچھا تھا۔ اس فریب نے مائٹی کیپٹن بیڈلی کو پنکچر کر دیا۔''

وہ ہنس دی۔ ''کیا اسے اس نام سے پکارا جاتا ہے؟''

''ہاں، مائٹی کنگ کانگ...... لیکن ظاہر ہے، سامنے نہیں۔''

''اور تمہیں؟؟ سرپھرا یا پاگل دیوانہ...... شاید دیوانہ۔'' راشیل نے کہا۔

''ہاں، دیوانہ...... مجنوں...... مجنوں بھی ہوں لیلیٰ اور محمل بھی۔ طوفان بھی ہوں...... کشتی بھی اور ساحل بھی...... اب یہ نہ پوچھنا کس کا دیوانہ ہوں؟''

''فری ہو رہے ہو......؟''

''ہاں، پھر سے۔ شرط لگاتا ہوں کہ یہی موقع ہے۔''

''بار بار شرطیں لگا رہے ہو؟''

''تم بھی لگا کے دیکھ لو۔''

''اداس ہو جاؤ گے۔'' راشیل نے چھیڑا۔

''اس پر بھی شرط لگاتا ہوں کہ نہیں ہوں گا۔''

وہ ہولے سے مسکرائی۔ ''بوش......''

''ہاں؟''

"کچھ نہیں۔"

"سمجھ گیا...... راشیل تمہیں پتا ہے، تمہارا نمبر ابھی تک میری فون ڈائریکٹری میں محفوظ ہے۔ میں اسے مٹا نہیں سکا...... میرے خیال میں تم نے میرا نمبر ہٹا دیا ہوگا۔"

جواب دینے سے پہلے راشیل نے طویل وقفہ لیا۔

"میرا خیال ہے کہ تمہارا نمبر محفوظ ہے، ہیری۔"

ہیری پھر مسکرایا۔ وہ واپس بوش سے ہیری پر آگئی تھی۔

وہ لڑکھڑا گئی تھی اور جان بھی گئی تھی۔ ہیری کے نزدیک اب سنبھلنے کی کوشش جان کا زیاں تھا...... عقل وخرد کی چیرہ دستی کب تک...... دیوانہ ہے کتنا دلِ دیوانہ بھی...... میرا ہو یا تیرا۔ اب ہر آن سنبھلنا مشکل تھا۔ انداز بدل بدل کے چلنا دشوار تھا۔

"ہم پہنچ رہے ہیں۔" اس نے کہا اور رفتار کم کی۔

بائیں جانب شاپنگ سینٹر میں "ایزی پرنٹ" کے پینا فلیکس پر نظر ڈال کر اس نے گاڑی پارکنگ میں ڈال دی۔ پارکنگ پلیس زیادہ بڑی نہیں تھی۔ بائیں گلی میں گزرتے ہوئے اس نے دونوں طرف کھڑی گاڑیوں کو نظروں سے ٹٹولا۔ ٹویوٹا کہیں نہیں تھی۔ لیکن وہ جانتا تھا کہ مختلف ماڈلز ہیں کاروں کے علاوہ پک اَپ ٹرک بھی ہوسکتا ہے۔ بصورت دیگر قریبی دوسری پارکنگ کی تلاشی لینی پڑے گی۔ تاہم اسے قوی امید تھی مطلوبہ گاڑی وہیں ہے۔ "لائسنس پلیٹ...... یا رنگت وغیرہ؟" راشیل نے کہا۔

"نہیں، نہیں۔" آخر تک جا کر اس نے گاڑی واپس گھمائی اور دھیمی رفتار سے واپس پلٹتا۔

"ٹویوٹا کو یہاں ہونا چاہیے۔" وہ بڑبڑایا۔

"کیا اسٹریٹ پر جانا چاہیے۔" راشیل نے مشورہ دیا۔ ہیری نے سر ہلایا۔ اسٹریٹ پر نکلنے سے پہلے دائیں جانب اس کی نگاہ پرانے سفید پک اَپ ٹرک پر پڑی۔ وہ قدرے آگے بڑھ گیا تھا۔ بریک لگائے۔ راشیل نے پلٹ کر بغور دیکھا۔

"بوش، تم ایک جینئس ہو۔" اس کی آواز جذباتی انداز میں بلند ہوگئی تھی۔

ہیری نے ریورس گیئر ڈالا۔ راشیل نے سیل فون کے لیے جیب کی طرف ہاتھ بڑھایا۔

"نہیں راشیل، ابھی نہیں۔ چیک کرنے دو۔ کہیں مجھ سے غلطی نہ ہوجائے۔" اس نے راشیل کے ہاتھ پر ہاتھ رکھ دیا۔

"نہیں بوش، تم پوری فارم میں ہو۔" راشیل نے کہا۔ تاہم اس نے فون نہیں نکالا۔

ہیری نے کھڑکی سے سر نکال کر پک اَپ ٹرک کا جائزہ لیا۔ جس کا فرنٹ ہیری کی طرف تھا۔ اس نے گاڑی آگے بڑھائی اور گھوم کر واپس آیا۔ ٹویوٹا ٹرک کے عقب میں دس فٹ کے فاصلے پر اس نے گاڑی روک دی۔ پک اَپ ٹرک کے عقب میں ہڈنما کینوپی تھی۔ سبز رنگ کا بڑا سا کوڑے دان ٹویوٹا کے قریب دیوار کے ساتھ رکھا تھا۔ لائسنس پلیٹ کی جگہ "لوسٹ ٹیگ" کا نشان لٹک رہا تھا۔ وہ دراصل کچرا ڈھونے والی گاڑی تھی۔

وہ دونوں گاڑی سے باہر آگئے۔ ہیری نے کینوپی کے دروازے پر زور آزمائی کی۔ وہ کھلا ہوا تھا۔ اس نے جھک کر اندر جھانکا۔ وہاں نیم تاریکی تھی۔ جس کی وجہ رنگین شیشے تھے۔

"ہیری تمہارے پاس مانیٹر ہے؟" راشیل کی مضطرب آواز آئی۔

جواباً ہیری نے جیب سے مانیٹر نکال کر ہاتھ اوپر کیا۔ اندر جانے سے پہلے اس نے مانیٹر بیلٹ کے ساتھ لگا لیا۔ ٹویوٹا کے عقبی حصے میں کاٹھ کباڑ بھرا تھا۔ ہیری کی متلاشی نگاہیں مطلوبہ شے کے لیے ہر طرف گھوم رہی تھیں۔ جلد ہی اسے گرے رنگ کا کنٹینر نظر آگیا۔ جس کے نیچے پہیے لگے تھے۔ اس کی رفتار قلب میں اضافہ ہوگیا۔ وہ جس چیز کو دیکھ رہا تھا، اس کا مخصوص نام پگ تھا۔ معلومات کے مطابق اس کے گرد سیسے کا حفاظتی خول تھا۔ اس پر "ریڈی ایشن الرٹ" کا اشارہ موجود نہیں تھا۔ نہ ہی کوئی انتباہ۔ غالباً ایسے کسی اشارے کو ہٹا دیا گیا تھا۔ راشیل بھی اندر جھانک رہی تھی۔

"کیا یہی پگ (سیسیم کنٹینر) ہے؟" ہیری کی آواز آئی۔

"ہاں، ایسا ہی معلوم ہوتا ہے۔" راشیل کی آواز میں ہیجان تھا۔ ہیری نے پگ کے کان (ہینڈل) پکڑ کر اسے کچرے سے باہر نکالا اور عقبی دروازے کے قریب لے آیا۔ ٹاپ چار جگہ سے بند تھی۔

"کیا ہمیں کھول کر سیسیم کی موجودگی کا یقین کرنا چاہیے؟" ہیری نے استفسار کیا۔

"نہیں، ہمیں احتیاط کرنی چاہیے۔ میں ٹیم کو کال کرتی ہوں۔ وہ حفاظتی نظام سے مسلح ہیں۔" راشیل نے جواب دیا اور فون نکالا۔

ہیری ٹرک کے فرنٹ کی جانب آیا۔ کھڑکی سے

جھانکنے پر اسے برگر نما چیز دکھائی دی۔ جسے آدھا کھا کر چھوڑ دیا گیا تھا۔ وہ ناشتا پسنجر سیٹ پر پڑا تھا۔ ایک چپٹا خالی بیگ بھی نظر آرہا تھا۔ اس کی نگاہ دفعتاً ایک کیمرے پر جم گئی جو اسی نشست پر ایک پرانے بریف کیس پر رکھا تھا۔ بریف کیس کا ہینڈل ٹوٹا ہوا تھا جبکہ کیمرا اچھی حالت میں اور برانڈ نیو تھا۔

ہیری نے ڈرائیونگ سائڈ کے ڈور کو آزمایا۔ حسب توقع وہ بھی کھلا تھا۔ ہیری کے اندازے کے مطابق ڈبر ٹو کے ذہن سے ہر شے ہوا ہوگئی تھی۔ جیسے ہی سیسم کے مہلک اثرات نے سر اٹھایا ہوگا۔ وہ نکل بھاگا لیکن زیادہ دور نہیں جا سکا۔

ہیری نے مانیٹر ہاتھ میں لیا اور ڈور کھول کر اندر بیٹھ گیا۔ سکوت...... نو الارم۔ اس نے مانیٹر واپس بیلٹ کے ساتھ لگایا اور اتر کر اپنی گاڑی کی طرف چل پڑا۔ واپسی پر اس کے دونوں ہاتھوں پر ربر گلوز موجود تھے۔ اس کے کانوں میں فون پر بات کرتی راشیل کی آواز آئی۔

''کھیل تقریباً ختم ہے...... کیا ہم اسے کھول کر دیکھیں؟''

جواب سننے کے بعد اس نے کہا۔ ''جلد از جلد پہنچو......''

ہیری نے ٹویوٹا میں داخل ہوکر نکون ڈیجیٹل اٹھا لیا۔ اسے یقین واثق تھا کہ اس کے ہاتھ میں وہ کیمرا ہے جس سے ایلی سیا کینٹ کی تصویر اتاری گئی تھی۔ تاہم وہ فوٹو دیکھنے میں ناکام رہا۔ کیونکہ میموری چپ نکال دی گئی تھی۔ اس نے کیمرا چھوڑ کر برابر کی نشست پر موجود دیگر اشیا کا جائزہ لیا۔ تاہم اسے کوئی اہم چیز نظر نہیں آئی۔ معاً اس کی نگاہ فلور پر گئی جہاں رول کیا گیا ایک پوسٹر پڑا تھا۔ اُدھر متوجہ ہونے سے پہلے اس نے بریف کیس کھول کر دیکھا جو خالی تھا۔

اب وہ دونوں نشستوں کے درمیان موجود ہینڈ ریسٹ پر کہنی ٹکا کر جھکا اور بایاں ہاتھ بڑھا کر گلو کمپارٹمنٹ کھولا۔ وہاں ایک ہینڈ گن کے سوا کچھ نہ تھا۔ ہیری کا دل پھر زور سے دھڑکا۔ اس نے گن اٹھالی۔ وہ اسمتھ اینڈ ویسن اعشاریہ بائیس کیلبر ریوالور تھا۔

''قتل کا ہتھیار بھی ہاتھ آگیا۔'' وہ بڑبڑایا۔ پھر راشیل کو سنانے کے لیے یہی بات بلند آواز میں دہرائی۔ وہ ٹویوٹا کے عقبی سمت میں ابھی تک فون کے ساتھ مصروفِ کار تھی۔

ہیری نے گن واپس رکھ دی اور کہنی پر زور برقرار رکھتے ہوئے مزید جھک کر رولڈ پوسٹر اٹھا لیا۔ اس کی یہ حرکت محض تجسس کے زیرِ اثر تھی۔ جس کے تحت اس نے پوسٹر کھول دیا۔ وہ سیدھا ہوگیا تھا۔ دائیں کہنی سے نیچے کا حصہ ٹویوٹا کے ہینڈ ریسٹ پر ٹکا تھا۔ اس کے ہاتھوں کے درمیان پوسٹر نما چارٹ تھا جس پر بارہ عدد شبیہ نما اشکال بنی ہوئی تھیں۔ ہر شکل مختلف تھی۔ مخصوص پوزیشن...... ''یوگا آسن۔''

ہیری کی یادداشت میں کسی نے سرگوشی کی۔ اس کی آنکھیں سکڑ گئیں۔ تصور ہی تصور میں وہ اڑتا ہوا یک لخت کینٹ ہاؤس میں پہنچ گیا جہاں ایک دیوار پر اسے احساس ہوا تھا کہ وہاں سے کسی نے کلینڈر یا پوسٹر ہٹایا ہے اور دیوار کے اس حصے پر رنگ بقیہ دیوار سے معمولی مختلف تھا۔ اس نے بغور پوسٹر کا سائز دیکھا پھر آنکھیں بند کر کے تصوراتی نگاہ سے دیوار کا وہ حصہ دیکھا۔

''یہ وہیں سے ہٹایا گیا ہے۔'' وہ بڑبڑایا اور آنکھیں کھول دیں۔ اس نے پوسٹر واپس رول کیا اور باہر نکلنے کے لیے دروازہ کھولا۔ آرم ریسٹ سے ہاتھ ہٹتے ہی اسے شک ہوا کہ وہ محض آرم ریسٹ نہیں...... بلکہ نیچے خلا بھی ہے۔ وہ تھم گیا اور آرم ریسٹ کو کھولا۔ اگلے ہی لمحے وہ برفانی گودے کے مانند جم کے رہ گیا۔ اندر کپ ہولڈر میں بلٹ جیسے بارہ کیپسول پڑے تھے جو دونوں جانب سے چپٹے تھے۔ پالشڈ اسٹیل، چاندی کے مانند چمک رہا تھا...... یا شاید چاندی ہی تھی۔

ہیری کا سکتہ ٹوٹا اور اس نے مانیٹر نکال کر کیپسولز پر گھمایا۔ خطرہ ظاہر کرنے کے لیے کوئی آواز بلند نہیں ہوئی۔ اس نے مانیٹر کو دیکھا جس کے ایک طرف چھوٹا سا سوئچ تھا۔ انگوٹھے کی حرکت سے اس نے سوئچ اوپر کر دیا۔ تیز چبھتا ہوا الارم اتنا بلند آہنگ تھا۔ گویا کانوں کی راہ کھوپڑی میں گھسا جارہا ہو۔ ہیری اچھل پڑا۔ وہ بے ڈھنگے انداز میں باہر نکلا۔ پوسٹر بھی ہاتھ سے نکل کر گاڑی کے باہر گرا۔ ہیری نے مانیٹر آف کیا۔

''کیا ہوا؟'' راشیل چلائی۔

ہیری نے خود پر قابو پاتے ہوئے ٹویوٹا کے کھلے دروازے کی طرف اشارہ کیا۔

''کیا؟''

''اس نے کچھ سیسیم نکال کر آرم ریسٹ میں ڈال دی تھی۔ اسی وجہ سے اس کے لباس میں سے کچھ برآمد نہیں ہوا۔ اس کا دایاں کوٹھا آرم ریسٹ کے ساتھ ٹکا ہوگا۔''

ہیری نے بے خیالی میں اپنے دائیں کولھے پر ہاتھ پھیرا۔
''سیسیم ہاتھ سے نکالنے پر ڈبرٹو پہلے ہی براہِ راست متاثر ہو چکا تھا۔''

راشیل سکتے کے عالم میں ہیری کو تک رہی تھی۔

''تم ٹھیک ہو؟'' اس نے بمشکل خود کو سنبھالا۔

ہیری تقریباً ہنس دیا۔ ''پتا نہیں۔''

راشیل کے چہرے پر ہچکچاہٹ کے آثار نمودار ہوئے۔ جیسے وہ کچھ جان گئی ہے لیکن شیئر نہیں کرنا چاہتی۔

''کیا ہوا؟'' ہیری نے کہا۔

''کچھ نہیں۔ تمہیں مانیٹر کا خیال رکھنا چاہیے تھا؟ تمہیں چیک کرنا پڑے گا۔ ٹیم پہنچنے والی ہے۔''

''وہ کیا کریں گے۔ میں نے اتنا وقت اندر نہیں گزارا جتنا ڈبرٹو نے گزارا تھا۔ اس نے اندر بیٹھ کر ناشتا بھی کیا تھا۔''

وہ خاموش رہی۔ ہیری نے مانیٹر اسے پکڑا دیا۔

''یہ شروع سے ہی آف تھا...... جب تم نے مجھے دیا۔''

راشیل نے مانیٹر کو دیکھا اور نفی میں سر ہلایا۔

ہیری سوچ رہا تھا کہ اس نے دو مرتبہ مانیٹر جیب سے نکالا اور رکھا۔ شاید لاعلمی میں اس کے ہاتھ کی کسی حرکت نے مانیٹر آف کر دیا ہو۔ اس نے پلٹ کر ٹویوٹا کی طرف دیکھا۔

''کیا وہ خود کو ہلاک کر چکا ہے۔''

''مجھے پانی پینا ہے۔'' وہ بولا اور گاڑی کی طرف چلا گیا۔ گاڑی میں سے پانی کی بوتل نکال کر اس نے گھونٹ بھرے اور بوتل واپس رکھ دی۔ گاڑی کی چھت پر ہاتھ رکھ کر اس نے اپنے احساسات کو پڑھنے کی کوشش کی۔ ایمرجنسی ڈاکٹر کی باتیں یاد کیں جو اس نے ڈبرٹو کے بارے میں بتائی تھیں۔ سب سے خطرناک بات اندرونی تباہ کاری تھی۔ کیا اس کا اپنا دفاعی نظام ناکارہ ہو رہا ہے۔ ''نہیں ایسا کچھ نہیں ہے۔'' اس نے خود سے کہا۔

''ہیری؟''

اس نے سر گھمایا۔ راشیل اس کی طرف آ رہی تھی۔

''ٹیم پانچ منٹ میں پہنچ جائے گی۔ تم کیسا محسوس کر رہے ہو؟''

''میرا خیال ہے کہ میں ٹھیک ہوں۔''

''گڈ، میری بات ہوئی ہے۔ وہ کہہ رہے ہیں کہ قلیل وقت کے لیے زد میں آنے سے کسی بڑے خطرے کا امکان نہیں ہے لیکن پھر بھی تمہیں ایمرجنسی میں جا کر چیک کرانا چاہیے۔''

''یہ ایمرجنسی بوتل ہے۔'' ہیری نے پھر پانی کی بوتل نکالی اور چند گھونٹ لے کر مسکرایا۔ اس کی پشت گاڑی کی طرف تھی۔ سامنے راشیل کھڑی تھی۔ وہ اس کے قریب سے گزرا...... نگاہ جنوب کی طرف گئی۔ سلور لیک میں کوڑے دان کتنے کتنے فاصلے پر رکھے تھے۔ وہی حال یہاں کوہینگا میں تھا۔ سلور لیک کے مانند یہاں بھی کوڑا کرکٹ اٹھانے کا دن تھا۔ کوڑا اٹھانے والے ٹرک وہاں پہنچنے کے لیے تیار تھے۔ یہ بات سیسیم وہاں پھینکنے والے جانتے تھے۔ انہیں توقع تھی کہ یوں سیسیم کوڑے کے ساتھ سمٹ کر شہر سے دور مخصوص مقام پر کوڑے کے ساتھ نذرِ آتش ہو جائے گی۔

''لاؤ یہ پوسٹر مجھے دو۔ دوسری چیزوں کے ساتھ ڈبرٹو نے اسے بھی کوڑے دان سے نکالا تھا۔ حالانکہ یہ اس کے کسی کام کا نہیں۔''

سائرن کی آواز قریب آ گئی تھی۔

''اس پوسٹر میں کیا ہے؟''

دو فیڈرل گاڑیوں کی جھلک نظر آئی۔ ان کا رخ ہیری اور راشیل کی طرف تھا۔ ہیری نے دیکھا کہ آگے والی گاڑی بریز ڈرائیو کر رہا تھا۔

''ہیری میں کیا پوچھ رہی ہوں؟ ہیری......''

ہیری کے گھٹنے مڑے۔ گرنے سے پہلے راشیل نے اسے تھام لیا۔ ''بوش!'' وہ کراہی۔

''طبیعت ٹھیک نہیں ہے۔ مجھے کار تک لے چلو۔'' وہ آہستہ سے بولا۔ راشیل نے اسے سیدھا کھڑا ہونے میں مدد کی۔ ایک ہاتھ اپنی گردن میں حمائل کیا اور سہارا دے کر اسے کار کی طرف لے گئی۔ ان کے عقب میں گاڑیاں رکیں۔ دروازے کھل کر بند ہونے کی آوازیں بلند ہوئیں۔

''چابیاں کہاں ہیں؟'' راشیل نے پوچھا۔

بریز دوڑتا آ رہا تھا۔ جب ہیری نے چابیاں راشیل کے حوالے کیں۔

''کیا ہے؟ کیا ہوا؟''

''میرا خیال ہے کہ سیسیم نے اسے کسی حد تک گزند پہنچایا ہے۔'' راشیل نے جواب دیا۔

بریز اضطراری طور پر ایک قدم پیچھے ہٹ گیا۔

''ٹھیک ہے اسپتال چلو۔ جب موقع ملے مجھے کال کرنا۔'' بریز نے کہا۔

''کم آن بوش۔'' راشیل نے کہا۔ ''میرے ساتھ رہو۔''

☆☆☆

''میں تمہیں واپس کوئین آف اینجلز لے جا رہی ہوں۔ ڈاکٹر گارنر کے پاس۔'' وہ جذباتی انداز میں بولی۔

''جے رہو...... بوش میرے لیے۔''

چلو ختم فسانہ ہوا۔ ہیری نے مسکراہٹ دبائی۔ راکھ میں کوئی چنگاری دھیمے دھیمے سلگ رہی تھی۔ وہ شعلے میں ڈھل کر اچانک بھڑکنے لگی۔ دل ہنگامہ طلب سینے سے لگانے پر تلا تھا۔ اندیشوں نے اظہار کی جرأت بڑھائی تو سوئی ہوئی حسرت جاگ اٹھی۔

''ٹھیک ہے صرف تمہارے لیے...... سیسیم کیا چیز۔''

وہ سیدھا بیٹھ گیا۔ ''اسپتال کو بھول جاؤ۔ مجھے کینٹ ہاؤس لے چلو۔''

راشیل کی آنکھوں میں حیرت، مسرت اور شوخی کا ملا جلا تاثر۔ ''میں کچھ اور کہنا چاہ رہی تھی۔'' وہ مسکرائی۔ ''غلطی ہوگئی۔''

''غلطی پسند آئی۔ کچھ اور کہنا ہے، کہہ دو...... کب سے ترس رہا ہوں۔''

''تم غلط سمجھ رہے ہو۔''

''ایسا نہیں ہے۔ میں شرط لگاتا ہوں۔''

''ہار جاؤ گے۔'' مسکراہٹ راشیل کے ہونٹوں سے لپٹی ہوئی تھی۔

''تم سے ہار کے بھی جیت جاؤں گا۔''

''مکالمہ ہے یا شاعری؟''

''شاعری...... ہاں یاد آیا۔ وانستہ فریب کھا رہی ہو یا تابِ غم آزما رہی ہو۔''

''بس کرو بوش، یہ بتاؤ کہ تم واقعی ٹھیک ہو؟''

''ہاں...... تمہارے لیے۔''

راشیل نے لمحہ بھر کے لیے سڑک سے نظر ہٹا کر اسے دیکھا۔

''یوں نہ دیکھو۔ گریبان چاک کر کے صحرا میں نکل جاؤں گا۔''

''اچھا بتاؤ یہ کینٹ ہاؤس کی کیا کہانی ہے؟'' راشیل نے راستہ بدل لیا تھا۔ ''اور تم نے ڈراما کیوں کیا؟''

''میں تمہیں وہاں سے ہٹانا چاہتا تھا۔ مجھے کچھ چیک کرنا ہے اور تم سے بات کرنی ہے۔''

''کیسی چیکنگ، کیسی بات؟ تمہیں اندازہ ہے کہ سیسیم کی برآمدگی کا تمام کریڈٹ بریزر لے جائے گا جبکہ وہ دریافت ہماری تھی۔''

ہیری نے جیکٹ میں سے پوسٹر نکال کر کھولا۔ ''فکر مت کرو۔ گرفتاریوں کا کریڈٹ تمہیں ملے گا۔'' اس نے پوسٹر کا نصف حصہ تہ کیا اور اسے گھٹنوں پر پھیلا لیا۔ اس کی دلچسپی کا سامان پوسٹر کے نچلے نصف حصے میں تھا۔

''کن گرفتاریوں کی بات کر رہے ہو؟'' راشیل نے سوال کیا۔

''بتاتا ہوں۔ یوگا کے بارے میں کچھ جانتی ہو؟''

''تھوڑا بہت۔'' اس نے پوسٹر پر نگاہ ماری۔

''دھنور آسن...... ہندی میں یہ پوسچر دھنور آسن کہلاتا۔ انگریزی میں ''بو پوسچر''...... کمان آسن بھی کہتے ہیں۔''

''سن رہی ہوں۔''

''ایلی سیا کینٹ، یوگا کی پریکٹس کرتی تھی۔ میں نے پریکٹس کے مخصوص میٹس ''واک آؤٹ روم'' میں دیکھے تھے۔''

''میں نے بھی دیکھے تھے...... تو کیا ہوا؟''

''تم نے دیوار کا وہ حصہ دیکھا تھا، جہاں سے کوئی پکچر، کلینڈر یا پوسٹر ہٹایا گیا تھا؟''

''ہاں، میں نے دیکھا تھا۔''

''میں شرط لگاتا ہوں کہ یہ پوسٹر دیوار کے اس حصے پر بالکل فٹ بیٹھے گا۔''

''یہ تم نے بات بات پر شرطیں لگانی کب سے شروع کر دی ہیں، خیر آگے بتاؤ یہ دیوار کے اس حصے پر پرفیکٹ چسپاں ہو جائے گا تو کیا مطلب ہوگا؟''

''شرط...... میرا مطلب یہ ایک پرفیکٹ کرائم ہے۔ ایلی سیا کینٹ نے شوہر کو ٹھکانے لگانے کے لیے بڑی باریک بینی سے منصوبہ تیار کیا تھا۔ اگر بدقسمت خوامخواہ دوسری اشیا کے ساتھ پوسٹر نہ اٹھاتا تو مجھے دشواری پیش آتی۔ ایلی سیا کینٹ کے گمان میں نہ ہوگا کہ کیا ہوگا۔ ورنہ وہ پوسٹر کو دوسرے انداز میں تلف کرتی۔''

راشیل نے ناقابلِ یقین نظروں سے ہیری کو دیکھا۔

''اوہ، ہیری تم کہہ رہے ہو کہ ایلی سیا کینٹ دہشت گردوں سے مل گئی تھی اور سیسیم کے بدلے شوہر کو قتل کروا دیا...... نہیں، یہ مضحکہ خیز بات ہے۔''

''چلتی رہو، ہم دو منٹ میں وہاں پہنچنے والے ہیں۔ ایلی سیا سازش کے لیے دہشت گردوں کے ساتھ نہیں بلکہ کسی اور کے ساتھ ملوث تھی۔ سیسیم ڈھوکا تھا، ورنہ اس طرح اسے کچرے کی نذر نہ کیا جاتا۔ تم بھی پریشان تھیں کہ دہشت

گردوں نے سیسیم کچرے میں ڈالنے کے لیے چوری کیوں کی تھی...... دراصل یہ مرڈر کیس تھا۔ سیسیم اور پروفیسر کا گھر محض دھوکا تھے...... غلط سمت میں ڈالنے کے لیے۔ یہ پوسٹر ہماری مدد کرے گا۔"

"کیسے؟"

"دھنور آسن...... رائنگ بو۔" ہیری نے پوسٹر کا رخ راشیل کی طرف کرتے ہوئے زیریں کونے کی طرف اشارہ کیا۔ "کیا اس کو اس آسن کے مانند نہیں باندھا گیا تھا؟"

راشیل نے رفتار کم کی، سامنے دیکھا...... پھر غور سے آسن پر نظر ڈالی۔

"قاتل اور ایلی سیا نے پوسٹر اس خدشے کے پیشِ نظر ہٹایا کہ دورانِ تفتیش کوئی شرط لگانے والا کھٹک نہ جائے۔"

"ہیری تم بہت بڑی بات کر رہے ہو۔"

"پوسٹر اپنی اصل جگہ پر پہنچ جائے گا تو بات چھوٹی رہ جائے گی۔"

"تم کر سکتے ہو؟"

"بس گھر آنے دو۔" اس نے اعتراف کیا۔ "امید ہے تمہارے پاس چابی ہوگی۔ لگا لو شرط۔"

☆☆☆

کینٹ ہاؤس کے سامنے بیورو کی کوئی گاڑی نظر نہیں آئی۔ ظاہر ہے سب اس دریافت شدہ سیسیم کی طرف متوجہ تھے۔

"شکر ہے، اس بار میکسویل کا سامنا نہیں ہوگا۔" ہیری نے کہا۔

راشیل بے تاثر چہرے کے ساتھ خاموش تھی۔

ہیری نے پوسٹر کے ساتھ کرائم سین کی تصاویر والی فائل بھی اٹھالی۔ "اگر پوسٹر ٹھیک فٹ نہیں ہوا تو میں اس معاملے سے نکل جاؤں گا پھر تم اپنی مرضی کے مطابق حرکت کر سکتی ہو۔"

کچھ دیر بعد وہ مذکورہ دیوار کے سامنے مکان کے اندر کھڑے تھے۔ ہیری نے پوسٹر پھیلایا...... راشیل نے ہاتھ بٹایا۔ ہیری کا اندازہ ٹھیک نکلا۔ بال برابر فرق نہیں تھا۔ صرف کونوں پر ٹیپ کے نشانات کے علاوہ...... ہیری نے پوسٹر واپس لپیٹا اور دونوں لیونگ روم میں آگئے۔

"دھنور آسن میں خود کو بندھوانے کا خیال ایلی سیا کا ہو سکتا ہے۔ شاید تفتیش کنندگان کو الجھانے کے لیے۔ تاہم اسے اور اس کے ساتھی یا قاتل کا اندازہ تھا کہ کوئی سراغ رساں پوسٹر کو دیکھ کر لنک نہ ملا لے۔ لہٰذا پوسٹر ہٹانا ضروری تھا۔ اسکائی ماسک کے علاوہ تمام اشیا کچرے سے برآمد ہوئیں۔ ڈبرٹو کی بدقسمتی...... ہماری خوش قسمتی۔"

"ایلی سیا ماسٹر کریمنل ہے۔" راشیل نے کہا لیکن ہیری نے اس کے لہجے میں ہلکا سا طنز محسوس کر لیا۔ تاہم اس نے پروا نہیں کی۔ وہ پُریقین تھا کہ وہ راشیل کو قائل کر لے گا۔

"چند ایک اشیا، مثلاً ٹائیز، گلوز، ماسک، سائلنسر وغیرہ نہیں ملے۔ اگر تم اپنے آدمیوں کو ہدایت دو کہ وہ دیگر کوڑے دانوں کی تلاشی لیں تو وہ بھی مل جائیں گی۔"

"کہانی میں متعدد سوراخ ہیں۔ یہاں دو آدمی داخل ہوئے تھے۔ تمہاری کہانی سے احساس ہو رہا ہے کہ ایلی سیا نے کسی ایک کو ساتھ ملا کر سازش تیار کی تھی، جبکہ تمہارے گواہ کے مطابق تم نے پریز کو بتایا تھا کہ "مُل ہالینڈ لک اوور تک...... جہاں ڈاکٹر کا قتل ہوا وہاں بھی دو گاڑیاں اور دو آدمی تھے......؟" راشیل نے غیر متاثر انداز میں اعتراض کیا۔ "پھر امریکا میں "ڈوبی" کی موجودگی کا علم صرف ایف بی آئی کو تھا۔ نیویارک ٹائمز کی آخری اسٹوری ترکی سے متعلق تھی۔"

ہیری نے ہاتھ اٹھایا۔ "ذرا آہستہ چلو۔ مجھے پیاس لگی ہے۔" وہ کچن میں چلا گیا۔ ریفریجریٹر سے ٹھنڈے پانی کی بوتل نکالی...... پانی پیتے ہوئے اس نے دروازہ کھلا رکھا۔ وہ کاسنی انگوروں کے رس کی پلاسٹک بوتل کو دیکھ رہا تھا۔ وہ بالائی شیلف میں رکھی تھی۔ پانی کی بوتل رکھ کر اس نے انگوروں کے رس کی بوتل اٹھائی۔ اسے یاد آرہا تھا کہ دوسری مرتبہ جب وہ زبردستی کینٹ ہاؤس میں داخل ہوا تھا اس نے گیراج میں رکھے ٹریش کین میں چھوٹے کاغذی تولیے دیکھے تھے جن پر کاسنی دھبے پڑے تھے۔

"پزل کا ایک اور اشارہ۔" اس نے خود سے کہا۔ بوتل واپس رکھی اور ریفریجریٹر بند کر کے لیونگ روم میں آگیا۔

اس کے کچھ کہنے سے پہلے ہی راشیل نے نیا سوال داغ دیا۔

"نیز وہ جس طرح بندھی تھی...... اس طرح دو افراد ہی اُسے باندھ سکتے تھے۔"

"چلو میں اسی سوال سے شروع کرتا ہوں۔" ہیری نے کہا۔ "تم بھول رہی ہو کہ وہ یوگا کی پریکٹس کرتی تھی۔ وہ کسی مدد کے بغیر یہ آسن اختیار کرنے پر قادر تھی۔ باندھنے کا کام اس کے ساتھی نے کیا۔ باقی رہ گئے دو سوال۔ جہاں قتل

ہوا وہاں دوسرا آدمی میرے گواہ کے مطابق گاڑی سے اترا ہی نہیں تھا۔ دوسری گاڑی میں ایلی سیا خود تھی۔''

جملہ مکمل نہیں ہوا تھا کہ راشیل ہنس پڑی۔ ''میں یہ بھی فرض کر لیتی ہوں لیکن سب سے ٹیڑھا سوال وہی ہے کہ ایلی سیا نے ہمارے ماسٹر انویسٹی گیٹر کو ڈوبی کا نام کیسے بتایا؟''

''ہاں واقعی سوال ٹیڑھا ہے بلکہ بل دار ہے۔ یہ بتاؤ کہ ڈوبی کی وڈیو ائرپورٹ پر بیورو نے کب دیکھی۔''

''کیا مطلب؟''

''پلیز، جواب دو۔''

''اوکے، بارہ اگست...... گزشتہ برس۔''

''اوکے پھر کیا ہوا؟ بیورو کو الرٹ کر دیا گیا اور وفاقی ہوم لینڈ سیکیورٹی کو بھی؟''

''ہاں...... لیکن فوراً نہیں۔ دو ماہ کی جانچ پڑتال کے بعد...... بلیٹن میں نے ہی لکھا تھا جو نو اکتوبر کو سرکولیٹ ہوا۔''

''اسے پبلک نہیں کیا گیا؟''

''وہ اس لیے کہ دراصل...... میں بتا نہیں سکتی۔''

''تم نے بتا دیا ہے۔'' ہیری نے کہا۔ ''دو مہینے کے اندر تم نے اندازہ کر لیا تھا کہ وہ کہاں نمودار ہوگا۔ اگر تم لوگ مشتہر کر دیتے تو وہ انڈر گراؤنڈ چلا جاتا اور پھر کبھی نظر نہیں آتا۔''

''تم اپنی کہانی جاری رکھو۔'' راشیل نے اس کے اندازے کی تردید نہیں کی۔

''اندرونِ خانہ جس نے بھی بلیٹن پڑھا، ان میں سے کوئی بھی ایلی سیا کو ڈوبی کا نام بتا سکتا تھا۔''

راشیل پھر ہنس دی۔ ''فرض کر لیا لیکن بہت سے لوگ ہیں۔ شارٹ لسٹ کیسے کروگے؟''

''یہ کام تم کروگی۔ الٹا چلنا شروع کرو۔ جو ایجنسیاں باخبر تھیں، ان میں سے کس کے افراد کا پہلی مرتبہ ایلی سیا سے ٹاکرا ہوا۔''

راشیل نے نفی میں سر ہلایا۔ اس کی تیوریوں پر بل پڑ گئے۔

''جس دائرے کا تم ذکر کرتے رہے ہو۔ اس دائرے کے اندر کہیں، کوئی بھی اس سے ٹکرا سکتا تھا...... مطلب مڈبھیڑ......''

''گڈ، اب یوں سوچو کہ وہ کون ہو سکتا ہے جسے ڈوبی اور سیسیم دونوں کے بارے میں علم تھا۔ مزید برآں وہ یہ بھی جانتا تھا یا تھی کہ ڈاکٹر کینٹ (مقتول) سیسیم تک رسائی رکھتا ہے۔ اب سوچو ایسا کون پہلی مرتبہ ایلی سیا سے ملا؟''

''نہیں...... نہیں...... یہ ایک غیر معمولی اتفاق ہوگا، فلک بوس اتفاق۔'' اس کی تیوریوں کے بل کھنچ گئے۔ اسے دفعتاً احساس ہوا کہ ہیری بوش اسے کہاں لے جا رہا ہے۔ سمجھنے کے بعد وہ شاک کی کیفیت میں تھی۔

''میں اور میرا پارٹنر ایک سال پہلے ڈاکٹر کینٹ کو خبردار کرنے آئے تھے۔'' اس نے سرگوشی کی۔ ''میرا قیاس ہے کہ تم مجھ پر شک کر رہے ہو۔''

''میں نے کئی جگہ شی (She) نہیں۔ ہی (He) کا لفظ استعمال کیا ہے۔ تم اکیلی یہاں نہیں آسکتیں۔''

ہیری کی ذومعنی بات کا مطلب سمجھ کر راشیل کی آنکھیں سرخ ہو گئیں۔ ''نو وے...... یہ پاگل پن ہے۔ میں تم پر یقین نہیں......'' وہ یکلخت تھم گئی۔ اپنے پارٹنر کا خیال اس کے ذہن میں آیا۔

ہیری کھڑا ہو گیا۔ لوہا گرم تھا۔ ''وہاٹ؟'' وہ بولا۔

''کچھ نہیں۔''

''بول دو۔''

''دیکھو۔'' وہ مضبوط لہجے میں بولی۔ ''میرا مشورہ ہے کہ کسی اور سے اپنی تھیوری کا ذکر نہیں کرنا۔ تم خوش قسمت ہو کہ یہ باتیں تم نے میرے سامنے کیں۔ جو محض ایک بے معنی پوسٹر کے گرد چکرا رہی ہیں۔''

''اس کے سوا کوئی نظریہ نہیں ہے۔ میں حقائق کی بات کر رہا ہوں۔ اس نظریے کو نظرانداز کروگی تو بیورو یا کوئی اور کبھی قاتل تک نہیں پہنچ سکے گا۔ یا یوں کہہ لو کہ اصل قاتل تک۔ بیورو، ہوم لینڈ سیکیورٹی اور دیگر وفاقی ایجنسیوں کی گہری دلچسپی اس بات میں ہے کہ دہشت گردی کی موجودگی کو ثابت کریں۔ اس طرح وہ اپنی ناکامیوں کی گرد جھاڑ کر اپنی اہمیت منوائیں گے۔ جہاں تک ثبوت و شواہد کی بات ہے تو پوسٹر محض ابتدا ہے۔ ایلی سیا کو لائی ڈیٹیکٹر پر رکھو گی تو معلوم ہوگا کہ اس نے مجھے، تمہیں اور تمہارے ماسٹر انٹروگیٹر سے جو بولا...... سب جھوٹ تھا۔ اصل ماسٹر ایلی سیا خود ہے۔''

راشیل آگے جھکی، فرش کی طرف دیکھا اور بولی۔ ''شکریہ ہیری جس ماسٹر انٹروگیٹر کا مذاق اڑا رہے ہو، وہ میں تھی۔''

ہیری کا منہ کھل گیا۔

''اوہ...... ویل...... سوری۔ لیکن کوئی فرق نہیں پڑتا۔ نکتہ یہ ہے کہ وہ جھوٹ بولنے میں ماسٹر ہے۔ لیڈی

ماسٹر۔"

راشیل اٹھ کے کھڑی ہوگئی اور آہستہ آہستہ چلتی ہوئی کھڑکی کے پاس چلی گئی۔ ونڈو بلائنڈ میں رخنہ پیدا کر کے اس نے باہر جھانکا۔

ہیری سمجھ گیا کہ راشیل کی دلچسپی قریب الختم ہے۔

"تمہارے گواہ کا کیا ہوا؟" اس نے مڑے بغیر پوچھا۔ "تم نے کچھ نام اگلوائے تھے؟"

"دراصل نام اس نے ایک ہی سنا تھا۔ پُریقین نہ ہونے کی وجہ سے اس نے کئی نام لیے۔ میں پہلے بتا چکا ہوں۔ بیان کے مطابق قاتل نے گولی چلاتے وقت نام لیا تھا، جیسے نعرہ لگاتے ہیں۔ نام اور دھماکا، اگرچہ دھماکا مصنوعی سائلنسر کی وجہ سے زوردار نہیں تھا۔ تاہم کچھ فاصلہ بھی تھا۔ تینوں عناصر ایک دوسرے میں اُلجھ گئے۔" ہیری نے کہا۔ "مزید یہ کہ عینی شاہد ہراساں بھی تھا۔"

"تم نے چار نام بتائے تھے۔" وہ بولی۔ "اریٹو، مولیسا، اولیسا اور الیکسا...... کیا بات ہوئی؟ کیا تمہارا گواہ بھی سازش کا حصہ تھا۔ محض ایک فریب؟"

"نہیں۔ پوسٹر ملنے کے بعد راستہ کھل گیا۔ میں نے الٹا چلنا شروع کیا اور معما حل ہوتا گیا۔"

"یعنی؟"

"یعنی یہ کہ قاتل نے نام ایلی سیا کا لیا تھا جو گاڑی سے نہیں اتری تھی۔ ناموں میں اریٹو کے علاوہ تینوں ناموں پر غور کرو...... گواہ کا خوف، فاصلہ اور دھماکے کا عنصر نکال دو تو وہ نام صاف سن لیتا...... ایلی سیا۔" ہیری مسکرایا۔

"لیکن وہ تو یہاں بندھی پڑی تھی۔" راشیل نے قدرے نرمی سے کہا۔ اس کی آنکھوں میں دلچسپی کا عنصر واپس آنے لگا۔

ہیری سنبھل گیا اور شرط لگانے سے پہلے اپنا بہترین پتّا نکالا۔ تصاویر والی فائل راشیل کی طرف بڑھائی۔

"دیکھو، کیا نظر آرہا ہے؟"

راشیل نے فائل کھولی اور مختلف زاویوں سے کھینچی گئی ماسٹر بیڈ روم کی تصاویر دیکھنے لگی۔

"میں کیا مس کررہی ہوں؟" اس نے استفسار کیا۔

"مجھے۔"

"کیا؟" اس نے سر اٹھایا۔ ہیری رخسار کھجا رہا تھا۔

"دیکھو اس تصویر میں کپڑے نظر نہیں آرہے۔ اس نے بتایا تھا کہ حکم کے مطابق وہ کپڑے اتار کر بستر پر بیٹھ گئی تھی۔ کیا ہم یقین کرلیں کہ گھر میں داخل ہونے والوں نے باندھنے سے پہلے ایلی سیا کو اجازت دی ہوگی کہ وہ لباس کو صحیح جگہ پر لٹکا دے؟ اب یہ آخری فوٹو دیکھو۔ ای میل فوٹو کا پرنٹ آؤٹ۔"

وہ پرنٹ کو گھور رہی تھی۔ ہیری نے دیکھا، اس کی آنکھوں میں چمک بڑھ گئی تھی۔

"کیا دیکھا؟"

"گاؤن۔" اس نے ہیجانی آواز میں جواب دیا۔

"ہم نے جب اسے لباس لینے کے لیے اکیلا چھوڑا تو وہ گاؤن لینے کے لیے وارڈروب کی طرف گئی۔ کرسی پر گاؤن نہیں تھا بلکہ کہیں نہیں تھا۔"

ہیری نے اثبات میں سر کو جنبش دی۔ "کہانی کہتی ہے کہ نرم دل دہشت گردوں نے گاؤن واپس جگہ پر رکھنے کے بعد اسے باندھا تھا یا پھر تمام کارروائی کے دوران میں مسز کینٹ کو دو بار باندھا گیا۔ بوجہ گاؤن بھی حرکت پذیر رہا...... اور اس تصویر میں کلاک کو دیکھو۔ اس کا پلگ ٹیبل کے نیچے تھا جسے نکال دیا گیا۔"

"کیوں؟"

"مجھے نہیں معلوم۔ شاید وہ نہیں چاہتے تھے کہ تصویر میں صحیح وقت دکھائی دے۔ ممکن ہے کہ پہلا فوٹو ایک دن پہلے لیا گیا ہو...... یا دو دن یا دو ہفتے۔"

راشیل نے جس انداز میں سر کو جنبش دی۔ ہیری سمجھ گیا کہ وہ یقین کی آخری منزل پر ہے۔

"ایک مرتبہ اسے باندھا گیا۔ فوٹو بنانے کے لیے۔ دوسری مرتبہ باندھا گیا بازیابی کے لیے۔ جب ہم نے آکر اسے کھولا۔" راشیل نے کہا۔

"بالکل ٹھیک۔ اس نے اپنے شوہر کو نہیں مارا۔ مارنے والا اس کا ساتھی تھا لیکن وہ وہاں موجود تھی۔ بعدازاں انہوں نے سیسیم اور دیگر اشیا کو کچرے کے سپرد کیا۔ گاڑیاں پروفیسر کے گھر کے آگے کھڑی کیں۔ واپس آئے اور ایلی سیا کا ساتھی اسے باندھ کر نکل گیا۔ سب کچھ آس پاس ایک مخصوص دائرے میں اس لیے ہوا کہ پولیس کے آنے سے پہلے...... ایلی سیا کو باندھ کے ڈالنا تھا۔"

"یعنی جب ہم پہنچے تو وہ بے ہوش نہیں تھی۔ پلان کے مطابق ایک ڈراما تھا جس میں گیلے بستر نے رنگ بھر دیا۔" راشیل نے پُرجوش انداز میں کہا۔

"ہاں اور پیشاب کی بُو نے انگوروں کے رس کی معمولی سی خوشبو کو بھی چرا لیا۔"

"کیا مطلب؟" راشیل چونکی۔

"خراشیں اور بندشوں کے اودے نشانات دراصل کاسنی انگوروں کے رس کا کرشمہ تھا۔ اودے نشانات بتا رہے تھے کہ اسے گھنٹوں پہلے باندھا گیا تھا جبکہ ایسا نہیں تھا۔ انگوروں کے رس کی بوتل ابھی تک ریفریجریٹر میں رکھی ہے۔"

"اوہ مائی گاڈ......"

"کیا ہوا؟"

"جب ہم اُسے یہاں سے لے گئے تھے اور میں اس کے ساتھ خفیہ جگہ پر چھوٹے سے کمرے میں سوال جواب کررہی تھی۔ اس وقت مجھے وہم سا ہوا تھا کہ کہیں انگوروں کے رس کی خوشبو ہے۔ میں نے سوچا کہ ہم سے پہلے وہاں جو ہوگا، اس نے سرخ انگوروں کا رس پیا ہوگا...... اوہ نو......"

"اب تم سمجھ رہی ہو۔" ہیری نے کہا۔

معاً راشیل کے روشن چہرے پر ایک سایہ لہرایا۔ "لیکن محرک کہاں گیا؟" وہ بولی۔ "ہم ایک نامعلوم فیڈرل ایجنٹ کے بارے میں بات کررہے ہیں جس کی وجہ سے ایک آدمی قتل ہوا اور ایک خود بالواسطہ مارا گیا۔ سیسیم اسپتال سے نکالی گئی۔ ہماری تھیوری میں کوئی جھول نہیں رہنا چاہیے۔"

ہیری اس سوال کے لیے تیار تھا۔

"محرک کیا تھا؟ ایک رخ تم دیکھ چکی ہو۔ وہ تھا ایلی سیا کا حسنِ جہاں سوز، توبہ شکن......"

راشیل کی آنکھیں پھیل گئیں۔ "لیکن وہ (HE)......"

"مجھے بات ختم کرنے دو۔" ہیری نے کہا۔ "گزشتہ برس جب تم اور بریز ڈاکٹر کو ہوشیار کرنے آئے تھے، اس وقت ایلی سیا اور بریز کی آنکھ لڑی اور افیئر شروع ہوا۔ بات بڑھتی گئی، دوسرا رخ انشورنس کی رقم تھی۔ اس کے ساتھ ڈاکٹر کا اپنے پارٹنر کی کمپنی میں نصف حصہ۔ زن اور زر...... یہ محرک کافی وشافی تھا۔ سیسیم، دہشت گردی یا کسی اور چیز کا کوئی تعلق نہیں تھا۔ یہ سیدھا سادہ مرڈر تھا سیکس اور دولت کے لیے۔ اب لگالو شرط۔"

راشیل کی ایک بھوں پیشانی پر چڑھ گئی۔ اس کا سر دائیں بائیں ہل رہا تھا۔ "تم نہیں جانتے تم کیا کہہ رہے ہو۔ بریز شادی شدہ، تین بچوں کا باپ ہے۔ خشک مزاج اور بورنگ ہے۔ خرافات سے اسے کوئی دلچسپی نہیں۔"

"کوئی بھی کسی بھی وقت بدل سکتا ہے۔ عورت ایک فتنہ ہے...... سب نہیں تو اکثر...... اور مرد......"

عصمت

عصمت کے متعلق خود عورت کا جو معیار ہے۔ وہ مردوں کی پرواز خیال سے اس قدر بلند و بالا ہے کہ وہ اس معیار کی بلندی کا تصور بھی نہیں کرسکتے۔ یہ عورتوں کو پردہ میں بٹھانے والے مرد جو اپنے آپ کو عورت کی عصمت کا محافظ سمجھتے ہیں یہ نہیں جانتے کہ اپنی عصمت کی محافظ یا تو عورت خود ہوتی ہے ورنہ دنیا کی کوئی طاقت ایسی نہیں ہے جو عورت کو اس گمراہی سے روک سکے۔ اس لیے کہ مرد اپنے پورے استبداد اور اپنی پوری جابرانہ قوتوں سے کام لیں تو زیادہ سے زیادہ یہی کرسکتے ہیں کہ عورت کو جسمانی عصمت شکنی سے محفوظ رکھ سکیں لیکن دراصل عصمت تو اسی وقت سے ختم ہو جاتی ہے جب کسی عورت کے ذہن میں اس قسم کا گمراہ خیال آجائے۔"

مرسلہ: عبدالرؤف ضیا، پنڈی گھیب (کیمبل پور)

"تم پوری بات سن لو۔ تم غلطی پر ہو۔ بریز اس نے پہلے ایلی سیا سے ملا ہی نہیں۔ جب میں گزشتہ سال یہاں آئی تھی تو وہ میرا پارٹنر نہیں تھا۔ یہ بات میں نے تمہیں کبھی نہیں بتائی۔ ضرورت بھی نہ موقع......"

ہیری نے زوردار جھٹکا کھایا۔ الیکٹرک شاک...... وہ شروع سے بریز کو پارٹنر فرض کرتا آیا تھا۔ بریز کی شبیہ لاشعوری طور پر کہانی میں فٹ ہوگئی تھی۔

"پھر اس وقت پارٹنر کون تھا؟"

"میں نے پارٹنر تبدیل کرلیا تھا۔"

"کون تھا؟"

راشیل اس کی آنکھوں میں دیر تک تکتی رہی......

"کلف میکسویل۔"

☆☆☆

ایک اور جھٹکا۔ وہ تقریباً ہنس دیا تھا لیکن کچھ نہ کرسکا۔ سر جھٹک کر رہ گیا۔ مطلب، راشیل یہ کہہ رہی تھی کہ مرڈر کیس میں ایلی سیا کا ساتھی، میکسویل تھا...... وہی جسے چند گھنٹے قبل ہیری کینٹ ہاؤس میں ہتھکڑی لگا چکا تھا۔

"یقین نہیں آتا۔" بالآخر وہ بولا۔

راشیل کبیدہ خاطر نظر آئی۔ اس بات پر کہ یہ گھناؤنا کام ایک اندر کے مہرے نے کیا تھا۔ سیسیم کا دھوکا جھیب

صورتی سے دیا گیا۔

دونوں مہر بہ لب ایک دوسرے کو تک رہے تھے۔ کچھ کہنے سننے کا یارانہ تھا۔ سب کو دہشت گردوں کے پیچھے لگا کر دونوں نے عیاشی کا سامان کرلیا تھا۔

''اگر کبھی ڈوبی اور ساتھی پکڑے بھی گئے تو اس قتل کا دفاع نہیں کرسکیں گے۔''

''ہاں، یہ ایک مکمل جرم ہے...... قریب قریب......'' ہیری نے اعتراف کیا۔ ڈبرٹو غریب خوامخواہ دودھ میں مکھی بن کے گرا۔ ورنہ ہم ابھی تک......'' ہیری چپ ہوگیا۔

''اب ہمیں کیا کرنا چاہیے بوش؟'' الفت بھرا لہجہ پھر لوٹ آیا۔

ہیری نے شانے اچکائے، پھر کچھ سوچ کر کہا۔

''دونوں کے لیے چوہے دان بنا کر دو الگ کمروں میں چھوڑ دیں گے اور گھنٹی بجائیں گے۔ دونوں پر الزام دھر دیں گے۔ بلیم گیم...... میرا اندازہ ہے کہ ایلی سیا بول پڑے گی۔ وہ الزام میکسویل پر لگائے گی کہ اس نے اپنی پوزیشن کو استعمال کرتے ہوئے اسے استعمال کیا۔''

''غالباً تم ٹھیک کہہ رہے ہو۔ نیز میرا نہیں خیال کہ میکسویل اتنا اسمارٹ ہے...... جو تم سے جان بچالے۔ میں اس کے ساتھ کام کرچکی ہوں اور......'' راشیل کے فون کی گھنٹی بجی۔ اس نے فون نکال کر اسکرین دیکھی۔

''بریز ہے۔'' اس نے بتایا۔

''باتوں کے دوران میں معلوم کرو، میکسویل کہاں ہے؟'' ہیری نے اشارہ کیا۔

راشیل نے فون اٹینڈ کیا۔ چند سوالات کے جواب دیے اور ہیری بوش کی خیریت کے بارے میں بتایا۔ وہ سرسری انداز میں باتوں کا رخ میکسویل کی طرف لے گئی۔

''بائی داوے، میکسویل کہاں ہے؟ مجھے بات کرنی ہے۔ ہال وے میں ہیری کے ساتھ اس کا رویّہ مجھے برا لگا تھا۔''

اس نے رک کر جواب سنا۔ اس کی پیشانی پر بل پڑتے دیکھ کر ہیری چوکنا ہوگیا۔

''کب کی بات ہے؟'' راشیل نے سوال کیا۔ جواب سننے کے بعد اس نے کہا۔

''سنو، مجھے جانا ہوگا۔ ہیری کو شاید ڈسچارج کررہے ہیں۔ فارغ ہوتے ہی میں وہاں آتی ہوں۔'' رابطہ ختم کرنے کے بعد اس نے ہیری کو دیکھا جو سوالیہ نظروں سے اسے تک رہا تھا۔

''کیا کہا اُس نے؟'' ہیری نے سوال کیا۔

''اس کا کہنا ہے کہ اکثریت سیسیم کے مقام پر ہے۔ اور وہ لوگ ریڈی ایشن ٹیم کا انتظار کررہے ہیں۔ مارک ٹوئن سے گواہ کو اٹھانے کے لیے میکسویل نے اپنی خدمات پیش کیں۔''

''وہ اکیلا گیا ہے؟''

''بریز نے یہی بتایا ہے۔''

''کتنی دیر ہوگئی؟''

''نصف گھنٹا۔''

''وہ اُسے ختم کرنے گیا ہے۔ نکلو یہاں سے۔'' ہیری تیزی سے حرکت میں آیا۔ ''جیسی کے کمرے میں فون نہیں ہے۔''

ہیری نے ہالی ووڈ ڈویژن کے واچ کمانڈر سے رابطہ کرکے کہا کہ ایک پٹرول کار ہوٹل کی طرف روانہ کردی جائے۔ جو گواہ کو چیک کرے گی پھر اس نے ہوٹل میں استقبالیہ کا نمبر ملایا۔

''ایلون، میں ہیری بوش بات کررہا ہوں۔ صبح آیا تھا۔ پہچانا؟''

''اوہ یس، کیا بات ہے آفیسر؟''

''کیا کسی نے چارلس ڈکنز سے ملنے کی کوشش کی؟''

''نہیں۔''

''گزشتہ بیس منٹ میں کوئی پولیس جیسا آدمی وہاں آیا تھا؟''

''نہیں، کیا ہوا؟''

''غور سے سنو۔ تم اوپر جاکر میرا پیغام چارلس ڈکنز تک پہنچاؤ گے۔ تم کہو گے کہ وہ فوراً وہاں سے نکل جائے اور کہیں سے مجھے فون کرے۔''

''فرنٹ ڈیسک پر میں اکیلا ہوں۔''

''یہ ایمرجنسی ہے۔ تمہارے پانچ منٹ خرچ ہوں گے۔ میرا نمبر لکھو...... تین دو۔ تین، دو۔ چار۔ چار، پانچ۔ چھ۔ تین۔ ایک۔ سمجھ گئے۔''

''ٹھیک ہے جاتا ہوں۔''

''گڈ، میرے علاوہ کوئی آئے تو کہنا کہ وہ چیک آؤٹ کرگیا ہے...... شکریہ۔'' اس نے فون بند کرکے راشیل کی طرف دیکھا۔ راشیل سمجھ گئی کہ ہیری ایلون پر تکیہ نہیں کرسکتا۔ ہیری کے تاثرات یہی کہہ رہے تھے۔

اس نے گاڑی کی رفتار بڑھا دی۔ پوری توجہ ڈرائیونگ پر تھی۔ ہیری نے اندازہ لگایا کہ وہ پانچ منٹ

میں مارک ٹوئن ہوٹل پہنچ سکتا ہے۔ اس لیے بے چینی محسوس کی۔ میکسویل کو نصف گھنٹے کی سبقت حاصل تھی۔

''اس نے ہوٹل کا عقبی راستہ بھی اختیار کیا ہوگا تو وہ جیسی تک پہنچ چکا ہوگا۔'' ہیری نے اندیشہ ظاہر کیا۔ ''استقبالیہ کلرک پر بھروسا نہیں کیا جاسکتا۔''

''ممکن ہے وہ صرف یہ جاننا چاہ رہا ہو کہ جیسی اس کے لیے خطرہ بن سکتا ہے یا نہیں......'' راشیل نے خیال ظاہر کیا۔

ہیری نے نفی میں سر ہلایا۔ ''کوئی چانس نہیں ہے۔ کوڑے دان سے سیسیم کی برآمدگی کے بعد وہ کوئی رسک نہیں لے گا۔ اس کی سازش کا تار و پود بکھر چکا ہے۔ ایک ہی راستہ ہے کہ وہ جلد از جلد ممکنہ خطرات کا صفایا کردے۔ پہلے گواہ پھر ایلی سیا۔''

''ایلی سیا؟ جس کے لیے سب ہنگامہ ہوا۔ کیا وہ اس کے خلاف جائے گا؟'' راشیل نے شک کا اظہار کیا۔

''کوئی فرق نہیں پڑتا۔ جب جان پر بن آئے تو باقی تمام ترجیحات کی کوئی اہمیت نہیں رہتی۔ اس نے ایک بڑا قدم اٹھایا ایلی سیا کے لیے...... اب وہ ایسا ہی قدم صرف اپنی خاطر اٹھائے گا...... اور......''

دفعتاً وہ چپ ہوگیا۔ سینے میں گھونسا سا لگا۔ اس نے بلند آواز میں خود پر لعنت بھیجی...... ہالی ووڈ باؤل کے سامنے اس نے ہائی لینڈ ایونیو پر خطرناک انداز میں تین لائنیں کراس کیں اور چیختے پہیوں کے ساتھ سامنے سے آنے والے ٹریفک سے بچ کر یوٹرن لیا۔ کار ایک طرف سے اٹھی...... اور ہالی ووڈ فری وے پر دوڑنا شروع کیا۔ راشیل کا ایک ہاتھ ڈیش بورڈ اور دوسرا ہینڈل پر تھا۔

''ہیری کیا کررہے ہو؟''

ہیری نے سائرن آن کیا...... چھت کی بتی بھی روشن ہوگئی۔ وہ رفتار بڑھاتا چلا گیا اور چلّا کر جواب دیا۔

''جیسی کی طرف جانے کا اس نے دھوکا دیا ہے۔ اس کے لیے بڑا خطرہ کون ہے؟''

''ایلی سیا۔'' راشیل نے بلند آواز میں کہا۔

''ہاں، وہ ایلی سیا کو ٹیکٹیکل انٹیلی جنس یونٹ سے نکالنے گیا ہے۔'' ہیری نے کہا۔ وہ اندازہ لگا رہا تھا کہ کیا وہ بغیر سائرن کے عام انداز میں گیا ہوگا۔

راشیل نے سیل فون نکالا۔ وہ نمبر کے بعد نمبر ملا رہی تھی۔ لاحاصل...... کوئی جواب نہیں آرہا تھا۔

''TIU کہاں ہے؟''

''اس مرتبہ راشیل نے بلاجھجک جواب دیا۔ ''براڈوے پر، ملین ڈالر تھیٹر بلڈنگ کی تیسری انٹری۔''

ہیری نے سائرن بند کیا اور اگناسیو کا نمبر ملایا۔

''کہاں ہو تم؟''

''چھوڑ دو سب کچھ...... ملین ڈالر تھیٹر بلڈنگ پہنچو۔ تیسری سڑک سے داخل ہونا۔ کوئی سوال نہیں۔ جلدی کرو۔'' اس نے فون بند کرکے سائرن آن کردیا۔

☆☆☆

اگلے دس منٹ، دس گھنٹوں کے مانند تھے۔ ہیری تیز رفتار بل کھاتے سانپ کے مانند ٹریفک میں راستہ بنا رہا تھا۔ تین بلاک پیچھے اس نے سائرن بند کردیا۔ وہ تھیٹر کے قریب تھے۔ بلند عمارت نظر آتے ہی اس نے کہا۔

''سیکرٹ یونٹ اور سیکرٹ آفس کے لیے اچھی جگہ۔ کوئی شک نہیں کرسکتا۔''

راشیل نے پھر کال کرنے کی کوشش کی اور مایوسی کے عالم میں فون بند کردیا۔ ''سیکریٹری کو تو ہونا چاہیے۔'' وہ بڑبڑائی۔

''کون سی منزل؟''

''ساتویں۔'' راشیل نے جواب دیا۔

''اسکواڈ؟''

''آٹھ ایجنٹ...... آفس منیجر چھٹی پر ہے، سیکریٹری غالباً لنچ کے لیے نکلی ہوگی۔ لیکن ایلی سیا کو تنہا نہیں ہونا چاہیے۔ یہ پالیسی کے خلاف ہے۔ یہ کیسے ہوسکتا ہے؟''

ہیری نے موڑ کاٹا اور تیسری اسٹریٹ میں داخل ہوکر گاڑی روک دی۔ کچھ دور اگناسیو عام سے انداز میں والوو اسٹیشن ویگن کے ساتھ ٹیک لگائے کھڑا تھا۔ ویگن کے قریب ایک ایف بی آئی کی کار کھڑی تھی۔ وہ دونوں گاڑی سے اترے۔ ہیری، اگناسیو کی طرف گیا اور راشیل نے فیڈرل بیورو کی کار میں جھانکا۔

''کیا تم نے میکسویل کو دیکھا؟'' ہیری نے اگناسیو سے سوال کیا۔

''کون؟''

''وہی جسے ہم نے کینٹ ہاؤس میں باندھا تھا۔''

''نہیں، میں نے کسی کو نہیں دیکھا، کیا مسئلہ ہے؟''

اسی اثنا میں راشیل ان دونوں کے قریب آگئی۔

''وہ کار اسی کی ہے۔'' اس نے انکشاف کیا۔

ہیری نے اگناسیو کو بتایا کہ راشیل کون ہے۔ دونوں نے مصافحہ کیا۔

''اس کا مطلب وہ اوپر ہے۔'' ہیری بولا۔ ''کتنی سیڑھیاں ہیں؟''

''تین اسٹیئر ویلز۔'' راشیل نے جواب دیا۔ ''لیکن وہ ان سیڑھیوں سے باہر آئے گا جو اس کی کار سے قریب ہیں۔'' راشیل نے کونے کی جانب ڈبل اسٹیل ڈور کی طرف اشارہ کیا۔

ہیری نے ڈور کا رخ کیا۔ وہ دونوں بھی اس کے پیچھے تھے۔

''آخر ہو کیا رہا ہے؟'' اگنا سیو کی آواز آئی۔

''میکسویل، ڈاکٹر کا قاتل ہے۔'' ہیری نے جواب دیا۔

اگنا سیو حیرت زدہ رہ گیا۔

ہیری نے ڈور کا جائزہ لیا، باہر کی جانب کوئی ناب یا ہینڈل نہیں تھا۔ اس نے زور دیا تو پٹ تھوڑے سے کھل گئے۔ وہ مڑا اور اگنا سیو کو دیکھا۔

''غور سے سنو، وقت کم ہے۔ مجھ پر بھروسا کرو۔ میکسویل ہمارا ٹارگٹ ہے۔ وہ یہاں ایلی سیا کو نکالنے آیا ہے۔''

''ایلی سیا؟ وہ یہاں کیا کر رہی ہے؟''

''یہ بھی ایف بی آئی کی ایک خفیہ لوکیشن ہے۔ وہ یہاں لائی گئی تھی۔ سوالات مت کرو۔ میں اور راشیل اوپر جا رہے ہیں۔ تم اس دروازے پر نظر رکھو گے۔ اگر میکسویل یہاں سے نکلے، اسے قابو کر لینا۔ چاہے گولی چلانا پڑے۔ میں سنجیدہ ہوں۔''

''سمجھ گیا۔'' اگنا سیو نے مضبوط لہجے میں کہا۔ وہ دیکھ رہا تھا کہ ایف بی آئی کی ایجنٹ ہیری کے ساتھ ہے۔

''گڈ، اس دوران میں ''بیک اپ'' کے لیے کال کر لینا اور چوکس رہنا۔'' یہ کہہ کر ہیری، راشیل کے ہمراہ اندر داخل ہو گیا۔ اندر کوئی لابی نہیں تھی۔ صرف ایلی ویٹر۔ بٹن دبانے پر ایلی ویٹر کا در کھلا۔ ساتویں منزل کے لیے راشیل نے ''کی کارڈ'' استعمال کیا۔ ایلی ویٹر کا عمودی سفر شروع ہو گیا۔

''اگر یہ ساتویں منزل پر پہنچی تو کسی روشنی یا بیل کا اشارہ جائے گا؟'' ہیری نے سوال کیا۔

''مجھے یاد...... میرا خیال ہے...... ہاں یقیناً ایسا ہو گا۔''

''بُرا ہو گا۔ مطلب ہم ساکت بطخوں کے مانند نشانے پر ہوں گے۔'' ہیری نے اپنا گیمبر، ہولسٹر سے کھینچا۔ راشیل نے بھی گن باہر نکالی۔ ہیری نے اسے ایک دیوار کے ساتھ لگایا اور خود مخالف دیوار کے ساتھ چپک گیا۔ اس کے دونوں ہاتھ گن پر تھے۔ گن کا رخ شانے کے قریب چھت کی جانب تھا۔ دونوں حملے کی پوزیشن میں تھے...... بالآخر ایلی ویٹر ساتویں منزل پر پہنچ گیا...... در کھلا اور گھنٹی بجنے کی ہلکی سی آواز آئی۔

وہاں کوئی نہیں تھا۔ راشیل نے بائیں طرف جھانکا جہاں دفاتر تھے۔ ہیری فائر کے لیے تیار تھا۔ وہ جھکی حالت میں باہر آیا۔ دونوں شانہ بشانہ قدم بہ قدم دفاتر کی طرف بڑھے۔ کیوب نما دفاتر میں اسکواڈ روم اور تین پرائیویٹ روم تھے۔ ہر جانب سناٹا تھا۔

ہیری نے کھڑکی سے پہلے کمرے میں جھانکا۔ کرسی پر ایک آدمی نیم دراز تھا۔ سینے پر سرخ تولیا تھا۔ سر پیچھے کی طرف اور آنکھیں بند تھیں۔ لمحہ بھر میں ہیری نے دیکھ لیا کہ وہ تولیا نہیں خون تھا۔ اسے سینے میں گولی ماری گئی تھی۔ اس نے آنکھ سے راشیل کو اشارہ دیا۔ راشیل نے دیکھا۔ اس کے ہونٹوں پر نہایت مدھم آہ خارج ہوئی۔

کمرے کا دروازہ نیم وا تھا۔ ہیری نے احتیاط اور آہستگی سے اندر قدم رکھا۔ راشیل پشت سے اسے کور کر رہی تھی۔ ایلی سیا کینٹ دیوار سے ٹیک لگائے فرش پر بیٹھی تھی۔ ہیری گھٹنوں کے بل اس کے قریب بیٹھ گیا۔ ایلی سیا کی کھلی ہوئی مقناطیسی آنکھوں میں زندگی کی کوئی رمق نہیں تھی۔ آنکھوں کا مقناطیس بھی کشش کی طاقت کھو بیٹھا تھا۔ ایک گن، فرش پر ایلی سیا کی ٹانگوں کے درمیان پڑی تھی۔ اس کے عقب میں دیوار خون سے رنگین تھی۔ خون تازہ تھا۔

ہیری نے سر گھما کر کمرے کو کھنگالا...... یہ سیٹ اپ تھا۔ بظاہر یوں لگ رہا تھا کہ ایلی سیا نے ایجنٹ کی گن ہتھیا کر اسے ختم کیا۔ بعدازاں اسی ہتھیار سے اپنی جان لے لی۔ کوئی تحریر، کوئی وضاحت نمایاں نہیں تھی۔ میکسویل مختصر وقت میں اس سے زیادہ کر بھی نہیں سکتا تھا۔

ہیری کھڑا ہو گیا۔ ''راشیل، وہ شاید ابھی یہیں ہے۔'' ہیری نے سرگوشی کی۔ راشیل نے خاموشی سے سر ہلایا۔ ہیری نے باہر آ کر اسکواڈ روم کی کھڑکی میں جھانکا۔ عین اسی وقت الیکٹرونک ریک کے پیچھے کسی کی جھلک نظر آئی۔ ہیری نے گن اوپر کی اور چوکنا ہو گیا۔ نگاہ ریک پر جمی ہوئی تھی۔ راشیل کو اس نے پیچھے رکھا تھا۔ جھلک پھر نظر آئی۔ ریک کے پیچھے سے کوئی باہر نکلنے کے لیے دروازے کی طرف جھپٹ رہا تھا۔ آڑ ختم ہو گئی۔ وہ میکسویل تھا۔

''میکسویل!'' ہیری دہاڑا۔ ''رک جاؤ۔''

رکنے کے بجائے اس نے گھوم کر فائرنگ کی۔ کھڑکی کے پرخچے اُڑ گئے۔ شیشے، ہیری کے اطراف میں برسے۔

ہیری نے نیچے بیٹھتے ہوئے ہاتھ پھیلا کر دروازے پر جوابی فائرنگ کی جو باہر کی جانب کھل گیا تھا۔

''راشیل، تم ٹھیک ہو؟'' اسی خمیدہ حالت میں نگاہ پھیرے بغیر سوال کیا۔ راشیل کی آواز فرش کی طرف سے آئی۔ وہ شوٹنگ کے آغاز پر ہی نیچے لیٹ گئی تھی۔

''وہ کہاں ہے؟''

''سیڑھیوں پر۔'' راشیل نے جواب دیا۔ ہیری مزید جھکا اور لڑھکتا ہوا مخالف دیوار کے ساتھ جا لگا۔ منظر صاف ہو گیا۔ اس نے دیکھا کہ کھلے ہوئے دروازے کے عین سامنے سیڑھیاں تھیں جہاں سے چند گولیاں ٹوٹی ہوئی کھڑکی کے آس پاس داغی گئیں۔ پھر سناٹا۔ ہیری نے سیڑھیوں پر دو فائر کیے۔ دھپ دھپ کی آواز کے ساتھ قدموں کی آہٹ دور ہوتی گئی۔

ہیری اٹھ کھڑا ہوا اور سیڑھیوں کی جانب لپکا۔ راشیل بھی کپڑے جھاڑ کر اٹھی۔ اس کے رخسار پر کٹ لگا ہوا تھا۔ ہیری نے سیل فون پر اسپیڈ ڈائل استعمال کیا۔ پوری گھنٹی بجنے سے پہلے اگناسیو کا جواب آیا۔

''ہوشیار، وہ نیچے آرہا ہے۔'' ہیری نے فون بند کیا اور دو دو سیڑھیاں پھلانگنی شروع کیں۔ تاہم اسے اندازہ تھا کہ میکسویل فاصلہ بڑھا چکا ہے۔

☆☆☆

ہیری نے تین لینڈنگ کے بعد تین تین سیڑھیوں پر کودنا شروع کیا۔ کچھ فاصلے پر راشیل اس کے عقب میں تھی۔ اچانک نیچے سے دھماکا نما آواز آئی۔ میکسویل سیڑھیوں کے آخر میں دروازے سے ٹکرایا تھا۔ فوراً بعد کوئی چیخا اور فائرنگ کے دھماکے۔ اندازہ نہیں ہو سکا کہ کتنی گولیاں چلیں...... کیا حشر ہوا۔

وہ دس سیکنڈ بعد باہر تھرڈ اسٹریٹ پر تھا۔ بیورو کی کار کے ساتھ اگناسیو ٹیک لگائے کھڑا تھا۔ ایک ہاتھ میں اس کی گن تھی۔ اسی ہاتھ کو کہنی کے قریب سے اس نے دوسرے ہاتھ سے پکڑا ہوا تھا۔ شانے کے قریب خون کا دھبا پھیلتا جا رہا تھا۔ دو طرفہ ٹریفک تھم گیا تھا۔ پاپیادہ چلنے والے تحفظ کے لیے بھاگ رہے تھے۔

''میری دو گولیاں اُسے لگی ہیں۔'' اگناسیو اذیت کے باوجود چلایا۔ ''اس طرف گیا ہے۔'' اس نے سمت بتائی۔

ہیری نے سر ہلایا۔ سمت کہہ رہی تھی کہ وہ بنکر ہل کی سرنگ میں گیا ہے۔ ہیری نے رک کر پارٹنر کا زخم دیکھا۔ تشویش کی بات نہیں تھی۔

''بیک اَپ کو کال کی تھی؟''

''ہاں، وہ راستے میں ہیں۔'' اگناسیو نے کہا۔

''جمے رہو، تم نے کارنامہ انجام دیا ہے۔ مدد پہنچنے والی ہے۔ ہم اس کے پیچھے جا رہے ہیں۔''

ہیری اور راشیل ایک دوسرے سے فاصلہ رکھ کر اگناسیو کی بتائی ہوئی سمت کی طرف گئے۔ میکسویل کو پانا آسان تھا۔ اگناسیو نے اسے خاصا زخمی کر دیا تھا۔ انہیں خون کے قطرے نظر آرہے تھے۔ ہیری نے راشیل کا خون آلود رخسار دیکھ لیا تھا۔ تاہم خاموش رہا۔ وہ خونی نشان دیکھتے ہوئے آگے بڑھتے رہے۔ لیکن تھرڈ اسٹریٹ اور گرینڈ سینٹرل مارکیٹ کے مشترکہ کونے پر دھبے غائب ہو گئے۔

''اس طرف۔'' ہیری نے اشارہ کیا۔

دونوں تیزی سے وسیع مارکیٹ کی طرف بڑھے۔ خونی دھبے پھر نظر آئے۔ ہیری ان کے سہارے اندر گھس گیا۔ مارکیٹ دو منزلہ تھی۔ مارکیٹ میں شور اور ہجوم تھا۔ دونوں عناصر دشواری پیدا کر رہے تھے۔ معاً دھماکوں کے ساتھ چیخ و پکار کی آوازیں بلند ہوئیں۔ غالباً ہوائی فائرنگ ہوئی تھی۔

ہجوم بے ہنگم انداز میں گرتا پڑتا باہر کی جانب رواں ہوا۔ ہیری نے تیزی سے انسانی لہر کا اندازہ کیا اور راشیل کا ہاتھ پکڑ کر ایک ستون کی آڑ میں ہو گیا۔ کچھ دیر بعد مارکیٹ خالی ہو چکی تھی۔ ہیری نے آڑ سے جھانکا، میکسویل غائب تھا۔ کیا وہ ہجوم کے ساتھ نکل گیا؟ ہیری نے خود سے سوال کیا۔ مشکل ہے، وہ زخمی ہے...... اس نے خود ہی جواب دیا۔ آنکھیں حلقوں میں گردش کر رہی تھیں۔ پھر اسے گوشت کی دکان کے مخالف سمت کے شیشے میں حرکت نظر آئی۔ اس نے غور کیا۔ میکسویل گوشت کی دکان میں تھا۔ ہیری نے خطرہ مول لے کر آڑ چھوڑ دی۔ وہ لٹکتے ہوئے گائے کے ٹکڑوں کے درمیان جھانک رہا تھا۔

ہیری نے دیکھا کہ میکسویل دکان کے عقبی حصے میں ریفریجریٹر سے ٹیک لگائے نیچے بیٹھا ہے۔

''وہ گوشت کی دکان میں نیچے بیٹھا ہے۔'' آڑ میں آکر ہیری نے سرگوشی کی۔ ''تم گھوم کر اس طرف سے

دائیں جانب آؤ اور میں سامنے سے..... اس طرح میں اس کی سائڈ میں رہوں گا اور تم ریفریجریٹر کے سامنے ہوگی۔''

''خطرہ؟''

''ہاں، خطرہ ہے لیکن تم دونوں ایک دوسرے کو جانتے ہو۔ خطرہ تمہارے سامنے ہوگا۔ میں اس طرف سے جا کر اس کی توجہ بٹاؤں گا۔ اس نے تم پر گولی چلائی تو اسے کھڑا ہونا پڑے گا۔''

''ٹھیک ہے۔''

ہیری نے پھر حالات کا جائزہ لیا۔ وہ وہیں بیٹھا تھا۔ چہرے پر پسینا اور سرخی تھی۔

''حرکت کرو، وہ وہیں ہے۔''

راشیل نے سر ہلایا۔ دونوں نے جگہ چھوڑ دی۔

ہیری آڑ بدلتا ہوا میکسیکن کافی شاپ تک چلا گیا۔ دکان کی بلند دیواریں دفاع کے لیے موزوں تھیں۔ بیس فٹ دور میکسویل کا سائڈ ویو نظر آ رہا تھا۔ اس کی حالت خراب تھی۔ قمیص پوری خون میں بھیگی ہوئی تھی لیکن اس نے گن دونوں ہاتھوں سے تھامی ہوئی تھی۔ ہیری نے بڑھنے کا ارادہ کیا۔ دفعتاً راشیل کی آواز گونجی۔

''میک، میں ہوں..... راشیل۔ مجھے مدد کے لیے آنے دو۔'' وہ کھلی جگہ پر کھڑی تھی۔ گن والا ہاتھ نیچے تھا۔

''مدد کا وقت نکل گیا۔'' میکسویل کی کراہتی ہوئی آواز آئی۔ ''بہت تاخیر ہوگئی ہے۔''

''کم آن، اس طرح مت سوچو۔''

''اور کوئی راستہ نہیں ہے۔''

اچانک میکسویل کے جسم نے جھٹکا کھایا۔ کھانسی اٹھی جس کے ساتھ لہو ہونٹوں تک آ گیا۔

''گاڈ، اس آدمی نے مجھے مار ہی دیا۔'' دوبارہ کھانسنے سے پہلے وہ بولا۔

''میک مجھے آنے دو۔ میں تمہاری مدد کرنا چاہتی ہوں۔''

''نہیں، تم آئیں تو میں.....'' اس کی بات ادھوری رہ گئی۔ فائرنگ ہوئی۔ راشیل تاڑ گئی تھی۔ وہ پھرتی سے نیچے گری اور آڑ میں چلی گئی۔ میکسویل کی حالت ایسی نہیں تھی کہ وہ ٹھیک نشانہ لیتا یا کھڑا ہوتا۔

ہیری دونوں ہاتھوں میں گن تھامے باہر نکلا۔ شوٹنگ پوز میں اس نے قدم اٹھایا۔ پھر دوسرا..... نشانہ میکسویل کی کھوپڑی تھی۔ جس نے گن اپنی گود میں رکھ لی تھی۔ خون اس کی باچھوں سے رس رہا تھا۔ اس نے ہلنے کی کوشش کی۔

''میں صرف اتنا کہنا چاہتا ہوں..... اُس کا قصور تھا..... وہ شوہر سے جان چھڑانا چاہتی تھی..... میں صرف اسے چاہتا تھا۔ اس نے مجھے راستہ دکھایا..... کسی طرح شوہر کو ہٹانا پڑے گا..... اور..... میں نے کر دیا۔ لعنت ہے مجھ.....''

ہیری نے ایک قدم اور لیا۔ میکسویل نے ابھی تک اسے نہیں دیکھا تھا۔

''سوری، راشیل..... ان کو بتا دینا۔''

''تم خود بتاؤ گے۔ حوصلہ رکھو۔''

دفعتاً میکسویل نے گن اٹھا کر ٹھوڑی کے نیچے رکھی اور ٹریگر دبا دیا۔ سر نے پیچھے کی طرف جھٹکا کھایا۔ خون ریفریجریٹر ڈور کے اوپری حصے تک چلا گیا۔ گن اس کی پھیلی ہوئی ٹانگوں کے درمیان فرش پر گر گئی۔ وہی انداز تھا جس انداز میں اس کی محبوبہ ختم ہوئی تھی۔

☆☆☆

ہیری نے گھڑی دیکھی۔ ایک بج رہا تھا۔ بارہ گھنٹے سے کچھ اوپر ہوئے تھے اور کیس کلوز ہو گیا تھا۔ پانچ افراد مارے گئے تھے۔ چھٹے نے اسپتال میں دم توڑا تھا اور ایک زخمی تھا۔

وہ سوچ رہا تھا کہ اس سے کیا فرق پڑتا ہے کہ ایک 'اوورلک' جیسے مقام پر مارا گیا اور مارنے والے نے قصائی کی دکان میں دم توڑا۔ موت ہم سب کے اردگرد چکرا رہی ہے۔ کسی کو جلد جھپٹ لے گی، کسی کو دیر سے۔ کچھ موت کو آتا دیکھ لیں گے اور بہت سے بے خبر ہوں گے کہ فرشتۂ اجل سر پر منڈلا رہا ہے۔ کیا فرق پڑتا ہے؟ اہم بات ہے کہ آپ نے مثبت انداز اختیار کرنا ہے اور آخری سانس تک لڑنا ہے۔ زندگی جدوجہد کا دوسرا نام ہے۔

''کیا سوچ رہے ہو؟'' راشیل کی آواز نے اسے خیالات کی دنیا سے باہر نکالا۔ راشیل کی آنکھوں میں حزنیہ تاثر تھا۔

''کچھ نہیں۔'' ہیری نے اس کے زخمی رخسار کی طرف دیکھا۔ ''نشان رہ جائے گا۔''

''کیا فرق پڑتا ہے۔'' اس نے ہاتھ بڑھایا۔ ہیری نے اس کا گداز ہاتھ تھام لیا۔ خود اس کے چہرے پر تاسف کی علامات موجود تھیں۔ دونوں نے بوجھل قدموں سے باہر کا رخ کیا، جہاں سائرن کی آوازیں خاصی بلند ہو گئی تھیں۔